ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت ملتان
صفر 1427ھ — مارچ 2006ء
3

توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والے یورپ سے 39 سوال

"آبروئے ما زِ نامِ مصطفیٰ است"

افکارِ احرار
مفکرِ احرارؒ کے آئینہ خیال میں

اُن شہیدوں پہ لاکھوں سلام
بیاد شہدائے ختم نبوت 1953ء

قومی مجلس مشاورت اور حالیہ تحریک

پروفیسر محمود الحسن قریشی
دوست نُما استاد

اخبار الاحرار

نورِ ہدایت

القرآن

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں' ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کیا ہے۔''

(احزاب:۵۷)

الحدیث

''عمر بن دینار نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون ٹھکانے لگائے گا؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچائی ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یارسول اللہ' میں اس کے لیے تیار ہوں۔ کیا آپ (ﷺ) چاہتے ہیں کہ میں اس کو قتل کردوں؟'' رسولِ کریم ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ انہوں نے اسے قتل کردیا۔'' (صحیح بخاری)

الآثار

مسلمانو! پرچم ختم نبوت گرنے نہ پائے اور عقیدۂ ختم نبوت پر آنچ نہ آئے ......اس کی حفاظت ہم سب مسلمانوں کے ایمان کی اساس ہے۔ ہمارے ساتھیوں نے اپنے خون سے اس مشن کی آبیاری کی ہے۔ اس مقدس تحریک کو زندہ رکھنا۔

احرار کے سرخ پوش جوانو، خونِ شہداء کے وارثو!

تمہیں دیکھ کر میں اپنے آپ کو بہت طاقت ور محسوس کرتا ہوں۔ میں مطمئن ہوں کہ جب تک احرار زندہ و باقی ہیں ''نئی نبوت'' نہیں چلنے دیں گے۔ جب بھی کوئی مدعی نبوت سر اٹھائے گا' صدیقِ اکبرؓ کی سنت جاری کی جائے گی۔ مسلمانو! متحد ہو کر احرار کی اس دینی جنگ میں شریک ہو جاؤ اور اپنی اجتماعی قوت سے انگریزی نبوت کا ٹاٹ لپیٹ دو۔

مقصود کی منزل نہ ملی ہے نہ ملے گی
سینوں میں اگر جذبۂ احرار نہیں ہے

بانیٔ احرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ

(آخری خطاب: ملتان ۱۵ ستمبر ۱۹۵۸ء)

ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

جلد 17 شمارہ 3 صفر 1427ھ مارچ 2006ء

Regd.M.NO.32, I.S.S.N.1811-5411

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ
ابن امیر شریعت حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

مدیر مسئول
سید محمد کفیل بخاری

معاون مدیر
شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

رفقاء فکر
پروفیسر خالد شبیر احمد
عبداللطیف خالد چیمہ، سید یونس الحسنی
مولانا محمد مغیرہ، محمد عمر فاروق

آرٹ ایڈیٹر
محمد الیاس میراں پوری
i4ilyas1@hotmail.com

سرکولیشن منیجر
محمد یوسف شاد

زرِ تعاون سالانہ
اندرون ملک ...... 150 روپے
بیرون ملک ...... 1000 روپے
فی شمارہ ...... 15 روپے

ترسیل زر بنام: نقیبِ ختمِ نبوت
اکاؤنٹ نمبر 1-5278
یو بی ایل چوک مہربان ملتان

بیاد
سید الاحرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی
ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

تشکیل

دل کی بات	''آبروئے ما ز نامِ مصطفیٰ است''	مدیر	02
شذرہ:	قومی مجلس مشاورت اور حالیہ تحریک	عبداللطیف خالد چیمہ	04
دین و دانش:	تعلیمات نبویہ کی پابندی، آج کی ضرورت	مولانا سعید الرحمٰن علویؒ	06
شاعری:	حمد باری تعالیٰ	علامہ سید سلیمان ندویؒ	11
//	''باغی تتلیاں''	ابوالاسرار رمزی اٹاوی	12
//	۸۔ اکتوبر	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی	14
افکار:	توہین اسلام، توہین قرآن اور توہین رسالت کے واقعات کا تسلسل	سید محمد معاویہ بخاری	15
//	توہین رسالت کرنے والے یورپ سے ۳۹ سوالات	ادارہ	22
//	ڈنمارک کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل	ادارہ	26
//	اُن شہیدوں پہ لاکھوں سلام (بیاد: شہدائے ختم نبوت ۱۹۵۳ء)	سید عطاء المحسن بخاریؒ	28
//	افکارِ احرار، مفکرِ احرار کے آئینہ خیال میں	پروفیسر خالد شبیر احمد	31
ردّ قادیانیت:	قادیانی ٹولے میں ٹوٹ پھوٹ	عبدالرحمٰن باوا	37
الافتاء:	اویس قادری: اسلام کی آفاقیت کو ساز اور رنگ سے بدلنے کی سازش	مولانا اختر رضا خان	39
طنز و مزاح:	زبان میری ہے بات اُن کی	عینک فریدی	43
یادِ رفتگاں:	پروفیسر محمود الحسن قریشی...... دوست نما اُستاد	محمد الیاس میراں پوری	44
اخبار الاحرار:	مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	48
حسن انتقاد:	تبصرہ کتب (جاوید اختر بھٹی، ابوالادیب، محمد عمر فاروق)		58

ای میل ایڈریس
majlisahrar@hotmail.com
majlisahrar@yahoo.com

تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوۃ شعبہ تبلیغ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

رابطہ: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل نو پرنٹرز

Dar-e-Bani Hashim, Mehrban Colony, Multan.(Pakistan)

☎061-4511961

دل کی بات

''آبروئے ما زِ نامِ مصطفیٰ است''

خالق کائنات وحدہ لاشریک کو سب سے زیادہ محبت سید الاوّلین والآخرین محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس سے ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ ساری مخلوق اُن سے محبت کرے۔ آپ ﷺ کو بنی نوع انسان کی طرف تا قیامت رحمت بنا کر بھیجا گیا اور آپ ہی کی ختم نبوت پر ایمان کو مدارِ نجات قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ کی آپ سے محبت کا یہ عالم ہے کہ مشرک کی توبہ قبول ہے مگر نبی رحمت ﷺ کے گستاخ کی توبہ ہرگز قبول نہیں۔

یہ لکھتے ہوئے قلم کانپتا ہے اور ہاتھ لرزتے ہیں کہ ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء کو ڈنمارک کے ایک اخبار JYLLANDS POSTEN نے (خاکم بدہن) نبی کریم ﷺ کے توہین آمیز ۱۲ خاکے شائع کیے اور ۱۰ جنوری ۲۰۰۶ء کو ناروے کے ایک میگزین نے مکرر یہ تکلیف دہ جسارت کی۔ یہ شرانگیز اور ذلیل حرکت یہود ونصاریٰ کی ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔ یہ پوری ملتِ اسلامیہ کی دینی غیرت وحمیت کو کھلا چیلنج تھا۔ سب سے پہلے سعودی عرب کی حکومت نے نوٹس لیا اور سفارتی تعلقات منقطع کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا۔ یہ بارش کا پہلا قطرہ تھا۔ پھر کویت اور لیبیا نے اسی فیصلے کا اعلان کیا اور پھر پورے عالم کے مسلمان مضطرب ہو کر سراپا احتجاج بن گئے۔ یوں بات چلتے چلتے ''فرنٹ لائن سٹیٹ'' تک پہنچی۔ کبھی مملکت خداداد پاکستان کی پہچان یہ تھی کہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں سب سے پہلی آواز یہاں سے بلند ہوتی تھی اور آج بدبختی کا یہ عالم ہے کہ نام نہاد روشن خیال حکمرانوں کی ایک نحیف، شرمناک اور دبی ہوئی آواز سب سے آخر میں اٹھی اور عالمی دہشت گردوں کے خوف سے تحلیل ہو کر رہ گئی۔ عوام اٹھے، گھروں سے نکل کر شاہراہوں پر آئے، چیخے اور چلائے مگر ان کی پکار کو دبانے کے لیے فوج، رینجرز اور پولیس نے بندوقیں تان لی ہیں۔

مجلس عمل کے صدر قاضی حسین احمد صاحب نے دو مرتبہ اسلام آباد میں ''کل جماعتی قومی مشاورت'' کا انعقاد کیا۔ فیصلوں کی روشنی میں ہڑتالیں ہوئیں، ریلیاں اور جلوس نکلے، احتجاجی جلسے اور مظاہرے ہوئے۔ قوم متحد ہو کر میدان میں اتری مگر پہلے ہی مرحلے میں روشن خیال حکمرانوں نے کاری وار کیا۔ لاہور اور پشاور کے مظاہروں میں منصوبہ کے تحت بھجوائے گئے شرپسندوں کے ذریعے توڑ پھوڑ، آتشزدگی اور اپنے ہی بھائیوں کی ہلاکت کی سازش مکمل کی گئی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ شہروں پر بندوق والوں کا قبضہ ہے۔ چوکوں پر رائفلیں تنی ہوئی ہیں۔ بعض لیڈر نظر بند ہیں اور کارکن قید ہیں۔ جو بچ گئے ہیں وہ سوچ بچار میں مصروف ہیں۔ ہم دیانت داری سے سمجھتے ہیں کہ ''قومی مجلس مشاورت'' میں عجلت میں فیصلے کیے گئے یا سنائے گئے۔ یہ معمولی بات نہ تھی۔ تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کا مسئلہ تھا۔ امت مسلمہ کی حیات وموت

کا معاملہ تھا۔اب بھی ایک مضبوط منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔اپوزیشن کی تمام جماعتیں اگر منظّم حکمت عملی کے ساتھ حکومت پر دباؤ ڈالیں تو ڈنمارک، ناروے اور دیگر گستاخ یورپی ممالک کا اقتصادی گھیراؤ کر کے انہیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔یورپ کے حکمرانوں نے تو واضح منصوبہ بنایا ہے کہ:

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو

اور امتِ مسلمہ نے بہر صورت یہ باور کرانا ہے کہ:

''آبروئے ما زِ نامِ مصطفیٰ است''

حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی رحمہ اللہ کا سانحۂ ارتحال

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند و جانشین اور جمعیت علماء ہند کے امیر حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی ۶رفروری ۲۰۰۶ء پیر کی شام نئی دہلی کے اپالو ہسپتال میں انتقال فرماگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔وہ ۱۹۲۸ء میں اس گھر میں پیدا ہوئے جہاں ابتدائی قاعدے سے لے کر قرآن وحدیث کی مکمل تعلیم کا انتظام موجود تھا۔حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کا گھر اور دارالعلوم دیوبند کی علمی وروحانی فضا مولانا اسعد مدنی کی تعلیم وتربیت کے لیے بہت بڑی نعمت تھی۔انہوں نے تحصیل علم کے بعد اپنی تمام صلاحیتیں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لیے وقف کردیں۔اس وقت ہندوستان میں ہزاروں دینی مدارس، سکول اور دیگر ادارے اُن کی نگرانی وسرپرستی میں کام کررہے تھے۔انہوں نے مسلمانوں کی معیشت مستحکم کرنے کے لیے نجی سطح پر غیر سودی بینک قائم کر کے کامیابی سے چلایا۔تین بار قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور مسلم پرسنل لاء منظور کرایا۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر حضرت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے مولانا مرحوم کے فرزند مولانا محمود مدنی سے فون پر تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مولانا سید محمد اسعد مدنی صرف بھارت ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی آنکھوں کا تارا تھے۔وہ عظیم باپ کے صحیح جانشین تھے۔انہوں نے بھارت میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے شاندار خدمات انجام دیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ عطاء فرمائے۔حضرت کے تمام لواحقین وپسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔(آمین)۔مجلس احرار اسلام پاکستان کے تمام اراکین اظہارِ تعزیت کرتے ہیں اور اس صدمے میں برابر کے شریک ہیں۔

عبداللطیف خالد چیمہ
ناظم نشر واشاعت: مجلس احرار اسلام پاکستان

قومی مجلس مشاورت اور حالیہ تحریک

ڈنمارک اور یورپی ممالک کے اخبارات میں جو توہین آمیز اور فتنہ انگیز خاکے شائع کیے گئے۔ ان پر پورا عالم اسلام سراپا احتجاج بنا ہوا ہے۔ ''حماس'' کی کامیابی اور ناموسِ رسالت (ﷺ) پر جانیں نچھاور کر دینے کے عالمگیر جذبات اللہ کرے بار آور ثابت ہوں (آمین)

توہین آمیز خاکوں کے خلاف قوم کے جذبات کو منظّم کرنے اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے ''قومی مجلس مشاورت'' کے نام سے پہلا بھرپور اجلاس ۱۱ رفروری کو اسلام آباد میں جناب قاضی حسین احمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس میں مجلس احرار اسلام کی جانب سے چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ، قاری محمد یوسف احرار اور راقم نے شرکت کی اور صورت حال کا بغور جائزہ لیا۔ ۱۴ رفروری کو تحفظِ ناموسِ رسالت (ﷺ) محاذ کی جانب سے لاہور میں جو ہڑتال اور احتجاج ہوا' اس کو جس بری طرح تشدد کی راہ پر ڈال کر تحریک کو ابتدائی مرحلے میں سبوتاژ کرنے کی شعوری کوشش کی گئی' یہ پوری قوم کے لیے پریشانی کا موجب بنا اور قومی و دینی قیادت کے لیے سوالیہ نشان بھی۔ سرکاری و غیر سرکاری اہلکاروں نے پنجاب اسمبلی سمیت جہاں جہاں تشدد کو بھڑکایا اور املاک کو نقصان پہنچایا' پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا اور دیگر ذرائع کے ریکارڈ پر سب کچھ محفوظ ہے اور بعض ''ذمہ دار'' افراد تو نامزد بھی ہو چکے ہیں' جن سے سرکاری انتظامیہ اغماض برت کر خود صورتحال کی تصدیق کا موجب بھی بن رہی ہے۔ ۱۹ رفروری کو اسلام آباد کی ریلی کو روکنے کے لیے حکومت نے بوکھلاہٹ میں غلط فیصلے کیے پھر بھی احتجاج کو دبا نہ سکی۔

۲۰ رفروری کو قومی مجلس مشاورت کا دوسرا اجلاس پھر اسلام آباد میں قاضی حسین احمد کی زیر صدارت ہوا جبکہ اس اجلاس سے چند گھنٹے پہلے اسلام آباد میں ہی متحدہ مجلس عمل کی سپریم کونسل کے اجلاس میں فیصلے کر کے اس تحریک سے متعلقہ بریفنگ دی جا چکی تھی۔ چنانچہ لازمی طور پر قومی مجلس مشاورت کا یہ ڈھیلا ڈھالا اجلاس ضابطے کی کارروائی ہی سمجھا گیا۔ اس اجلاس میں جنرل (ر) حمید گل، جناب عرفان صدیقی اور جمعیت علماء اسلام آزاد کشمیر کے مولانا محمد نذیر صدیقی نے تحریک کے اہداف و مقاصد طے کرنے کے لیے بہت مناسب انداز میں مثبت اور قابل عمل تجاویز دیں۔ راقم نے شریک اجلاس چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ سے مشورے کے بعد اجلاس میں اپنی جماعت کی جانب سے یہ تجاویز رکھیں۔

(۱) لوگ والہانہ انداز میں سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ ان کو سنبھالنا ازحد ضروری ہے۔ کوئی باضابطہ نظم نہ ہونے کی وجہ سے نقصان ہو رہا ہے جس کی مثال لاہور میں ۱۴ رفروری کی ہڑتال و ہنگامے سب کے سامنے ہیں۔

(۲) تحریک تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) یا تحریک حرمتِ رسول (ﷺ) کے نام سے منسوب کر کے اس تحریک کو با قاعدہ منظم کیا جائے۔

(۳) تحریک میں شہید ہونے والوں کے ورثاء کی دلجوئی کی جائے اور تحریک میں گرفتار ہونے والوں کے لیے قانونی چارہ جوئی کا انتظام کیا جائے۔

(۴) معروف قانون دان جناب محمد اسماعیل قریشی نے کہا ہے کہ وہ یہ کیس عالمی فورم اور عالمی عدالتوں میں لڑنے کے لیے تیار ہیں۔ان سے رابطہ کر کے اس کی سبیل نکالی جائے۔

ان سطور کے ذریعے ہم جناب قاضی حسین احمد، جناب مولانا فضل الرحمٰن اور اس تحریک کی ابتدائی مشاورت میں نہایت موثر کردار ادا کرنے والی جماعت الدعوۃ کے حضرات سے بڑے ہی ادب کے ساتھ ملتمس ہیں کہ:

لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔لہٰذا صورتحال کا حقیقی ادراک فرما کر اس کا کوئی باضابطہ نظم قائم کر لیا جائے اور متحدہ مجلس عمل سے باہر کی جماعتوں کو بھی پوری طرح اعتماد میں لے کر کام کو آگے بڑھایا جائے۔ان شاءاللہ تعالیٰ ہم اس کام میں آپ کے خادم اور کارکن ثابت ہوں گے۔اللہ تعالیٰ آپ اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو، کامیابیاں آپ حضرات کے قدم چومیں اور دین وملت کے دشمن نا کام و نامراد ہوں۔آمین یارب العالمین!

سالانہ اجتماعاتِ احرار

مناظرِ اہل سنت مولانا محمد مغیرہ خطیب جامع مسجد احرار چناب نگر

نواسۂ امیر شریعت حافظ سید محمد کفیل بخاری حفظہ اللہ
ڈپٹی سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان
مدیر: ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' ملتان

25 مارچ ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد مائی والی میلسی
داعی: مولانا قاری محمد رمضان منتظم اعلیٰ: جامعہ مدنیہ گلزار ٹاؤن میلسی

26 مارچ اتوار بعد نماز ظہر بستی چھتانیاں
داعی: عبدالسلام

26 مارچ اتوار بعد نماز مغرب چاہ شاہو والا
(موضع میراں پور) داعی: گلزار احمد

27 مارچ سوموار بعد نماز ظہر چاہ فقر شاہ
داعیان: حاجی محمد عارف، حاجی توفیق احمد، منظور احمد

27 مارچ سوموار بعد نماز مغرب جامع مسجد مکی
مدرسہ تعلیم القرآن محبت پور داعی: حاجی محمد احمد

28 مارچ منگل بعد نماز ظہر ککری کلاں
داعی: میاں ریاض احمد

28 مارچ منگل بعد نماز مغرب مدرسہ معمورہ میراں پور
داعی: محمد عبداللہ بن حافظ محمد اکرم احرار

شعبۂ نشریات: مجلس احرار اسلام میلسی (وہاڑی)

مولانا محمد سعید الرحمٰن علویؒ

تعلیماتِ نبویہ کی پابندی' آج کی ضرورت

اس دور کا انسان اعلیٰ صفات سے محروم ہو چکا ہے:

حضور رسالت مآب، فخر المرسلین، امام الاوّلین والآخرین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس وقت دنیا میں تشریف لائے جبکہ کفر وشرک اور رسوم وبدعات کی آندھیوں نے پوری طرح اپنا تسلط جمایا ہوا تھا اور چار دانگ عالم میں کہیں بھی خالق کائنات کے حقوق کو پہچاننے والے اور انسانی اقدار کی حفاظت کرنے والے موجود نہ تھے۔ وحشت وسفاکیت ،درندگی ، جور وستم اور غفلت وتعیش جیسی امراض خبیثہ اور مہلکات روحانیہ ربع مسکون کو اپنی لپیٹ میں لے کر دنیا کو نقشۂ جہنم بنائے ہوئے تھیں۔ اس وقت ماحول دیکھ کر ایک دیدہ ور آدمی خود بخود اندازہ لگا سکتا ہے کہ نبی امی علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کا سفر کتنا دشوار اور کٹھن تھا لیکن اس نبی رحمت ﷺ نے جس عظیم استقلال و پامردی سے کام لے کر بساطِ عالم کو پلٹا اور زبردست روحانی قوت سے صفحہ گیتی کو طمانیت وسکون کا گہوارہ بنایا وہ اسلامی تاریخ کا ایک درخشندہ باب ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہ صرف مشکل بلکہ بالکل محال ہے۔

آپ کا انداز تبلیغ وتعلیم ایسا دل کو لبھانے والا تھا کہ بڑے بڑے دشمن بھی کھنچے چلے آتے تھے۔ درشتی وتند مزاجی کا شائبہ بھی نہ تھا۔ آپ سراسر رحمت و رافت اور مجسّمہ ،عفو و درگزر تھے حق تعالیٰ نے آپ کو دارین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ غم خواریٔ اُمت کا یہ حال تھا کہ رات کی تنہائی میں مصلے پر کھڑے کھڑے اور بیٹھے بیٹھے امت کی فلاح کی دعائیں مانگی جا رہی ہیں ،رکوع وسجدہ اتنا طویل کہ پائے اقدس متورم ہو جاتے لیکن اس ذات اقدس واطہر کو غم ہے تو اسی کا کہ ضلال مبینً کی تباہ کن وادی میں گرے ہوئے انسان دین حق کو کیوں قبول نہیں کرتے اور یہ غم اتنا بڑھا کہ اللہ میاں کو فرمانا پڑا لعلک باخع نفسک الایکونو امومنین۔ اگر ایک وقت میں وہ عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ مبارکہ میں اپنے غفور ورحیم آقا سے سلامتی امت کی التجا کر رہے ہیں تو دوسرے وقت بقیع غرقل میں کھڑے کھڑے آنسو بہا کر اس جہان رنگ وبو سے جانے والے اہل حق کے لیے بخشش ومعرفت مانگ رہے ہیں۔

غرض یہ کہ اس کی پوری زندگی اُن کے اپنے الفاظ میں ''اِنـیّ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّافاً وَّلٰکن بُعِثْتُ وَاعِیًا وَّرَحْمَةً (مسلم عن ابی ہریرہ) کا مصداق ہے۔ کس قدر ناسپاسی اور ستم ظریفی ہے کہ ہم اس محسن امت اور شفیع گنہگاران کے حقوق سے پہلوتہی کریں اور محض زبانی دعویٰ محبت کے بعد یہ سمجھ لیں کہ حق ادا ہو گیا غلط اور غلط، اسی قسم کے بے مغز دعاوی نے پچھلوں کو بھی غارت کیا اور ہماری بے راہ روی بھی رنگ لایا چاہتی ہے اگر ہم خلافت ارضی کے منصب جلیلہ پر پھر فائز ہونا چاہتے ہیں اور گرامی قدر اسلاف کی عظمت اور رفعت پھر سے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو نبی امی کی تعلیم کو اپنائے بغیر ممکن نہیں آئیں صحبت امروزہ میں اس رؤف ورحیم نبی کی پاکیزہ تعلیم کا مختصر سا حصہ پڑھ کر اپنی زندگی کو اس کے مطابق

ڈھالنے کا عزم بالجزم کریں تعلیمات نبویہ جن کو خود صاحب تعلیم نے جوامع الحکم ۔(مختصر اور پر مغز جملے) سے تعبیر فرمایا اس قابل ہے کہ ہر مسلمان و مدعی محبت رسول ﷺ اسے حرز جان بنائے کہ دارین کی سعادتوں سے ہمکنار ہونے کا یہی ایک راستہ ہے مسلمان کی ترقی کا اسی پر انحصار ہے ورنہ......

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بد او نہ رسیدی تمام بولہبی است

(اقبال)

آخری نصیحت:

اس مبارک دن جبکہ آپ وصال کے لیے بیقرار ہو رہے تھے، ازواج مطہرات، پیاری بیٹی اور دوسرے اعزہ کو ضروری نصیحتیں فرمانے کے بعد حسب روایت خادم خصوصی حضرت انس رضی اللہ عنہ آخری نصیحت یہ فرمائی ''اَلصلوٰۃَ اَلصلوٰۃ وَمَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُم (بخاری) یعنی نماز کا اہتمام اور خدام سے حسن سلوک! اور بقول اماں عائشہ رضی اللہ عنہا اس نصیحت کو بار بار دہرایا (خصائص الکبری ج ۲)

مقام غور ہے کہ کتنا اہتمام ہے نماز کا دم واپسیں (اسی کی تاکید کی جارہی ہے نماز ایک ایسی چیز ہے جو سفر و حضر بیاری وصحت، تنگدستی و خوشحالی اور جنگ و امن غرض کسی حالت میں بھی معاف نہیں لیکن آہ ہماری غفلت وسستی اور بے راہ روی نے یہ گل کھلائے کہ آج اس فریضہ خداوندی سے الٹا مذاق ہے اور من مانی تاویلیں! لیکن

روز محشر کہ جاں گداز بود
اوّلین پرسش نماز بود

کو ہم بھول گئے خدا ہم پر رحم فرمائے اور ساتھ ہی خدام سے حسن سلوک کی تلقین ہو رہی ہے! ایک پہلو یہ ہے اور دوسری طرف ہر مسلمان اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے! کہ وہ خدام کا کس طرح خون چوس رہا ہے کس طرح انہیں اپنی اغراض نفسانیہ اور خواہشات مذمومہ کی بھینٹ چڑھا رہا ہے شاید ہم لوگ

ع بابر بہ عیش کوش کو عالم دوبارہ نیست!

کے مطابق روز جزا کو بھول گئے جس دن ہر طرح کی اونچ نیچ ختم ہو جائے گی۔ ایک اور صرف ایک بالا و بلند ہوگا۔ لِلهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ! خون انسانیت چوسنے والے اس دن کیا جواب دیں گے؟

انسانی شرافت وحرمت:

''لوگو تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں جیسا کہ تم آج کے دن کی (یوم عرفہ) اس شہر کی (مکہ) اور اس مہینہ کی (ذوالحجہ) حرمت کرتے ہو، لوگو عنقریب تمہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا! خبردار میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو

(خطبہ حجۃ الوداع بخاری عن ابی بکرۃؓ)

خون انسانیت سے ہولی کھیلنے والے، سفاکی ودرندگی کا وطیرہ اختیار کرنے والے دشمنانِ خون وحرمت انسانی، بنی رحمت کے ارشاد کو غور سے پڑھیں اور اپنی روش پر غور کریں کہیں ایسا تو نہیں کہ مدعیان تہذیب ودانش اپنے آپ کو جہنم کی دائمی وابدی آگ کے لیے تیار کر رہے ہیں؟

جنت کا آسان نسخہ:

لوگو نہ تو میرے بعد کوئی اور پیغمبر ہے اور نہ کوئی جدید امت پیدا ہونے والی ہے خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو پنجگانہ نماز ادا کو، سال بھر میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہایت دلی خوشی کے ساتھ دیا کرو، خانہ کعبہ کا حج بجالاؤ اور اپنے اولیاء امور وحکام کی اطاعت کرو جس کی جزا یہ ہے کہ تم اپنے پروردگار کے فردوس بریں میں داخل ہو گے۔ (ابن عساکر وابن جریر)

شرافت امت کے بیان کا کیسا خوش کن انداز ہے کہ میں بھی آخری تم بھی آخری۔ لیکن یہ شرافت ومجد تبھی قائم رہ سکتی ہے کہ اپنے خالق کے حقوق وفرائض کو بجالاؤ اور جنت کے مستحق بنو ورنہ "اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ" کی سنت الٰھیہ بھی موجود ہے۔ کاش کہ راگ ورنگ کی محفلیں جمانے والے اور طاؤس ورباب کے نشہ میں مخمور مسلمان آنے والے دن کی ہولناکی سے ڈریں اور فردوس بریں کے وارث بننے کے لیے نسخہ محمدی پر عمل کریں۔

شرک کا قلع قمع:

شرک ایک ایسا جرم ہے جس کی خدا کے یہاں معافی نہیں "اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ الایۃ تاجدار ختم نبوت نے اس فعل شنیع سے امت کو بچانے کے لیے جس قدر اہتمام فرمایا اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

ان یہودیوں اور نصرانیوں پر اللہ لعنت کرے جنہوں نے انبیاء کی قبور کو سجدہ گاہ بنالیا (بخاری مسلم من عائشہ) اور میری قبر کو میرے بعد بت نہ بناد یجیو کہ اس کی پرستش ہوا کرے (موطا امام مالک من عطار بن سیار) انداز تبلیغ ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح جڑ کاٹی جارہی ہے۔ حقوق الٰہی کی حفاظت کا کتنا خیال ہے؟ اور پھر اپنے حال پر نظر کریں کہ کس طرح جھوٹے مدعیان محبت "اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوَاہُ" کے مطابق عہد الٰہی کے مستحق ہو رہے ہیں آج محبت نبوی کو ہم نے ایک نمائش سمجھ لیا اور اس کا اظہار گلی کوچوں اور بازاروں میں کیا۔ حالانکہ تقاضے کچھ اور تھے!

خادم کا مقام:

اسلام ہی واحد مذہب ہے جس نے زیردستوں کو زبردست کمزوروں کو طاقت ور بنایا رنگ ونسل کے بتوں کو توڑا غلام وآقا کا فرق مٹا کر اخوت ومؤانست کا ایک نا مٹنے والا رشتہ قائم کیا۔ خدام کو وہ مقام بخشا کہ بے ساختہ قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔ تفصیلات کا وقت نہیں ایک سرسری نگاہ ڈال لیں دس سالہ خادم انس رضی اللہ عنہ کو کبھی یہ نہ کہا کہ یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہ کیا؟ حتیٰ کہ اف تک نہ کی۔ اور اس سے بڑھ کر ان کے مال واولاد میں برکت کی دعا فرمائی۔ (بخاری من انسؓ)

یہ نصیب اللہ اکبرلوٹنے کی جائے ہے !بادہ غفلت میں سرشاراور دین حق پر پھبتیاں کسنے والوں نے کبھی یہ تماشا بھی دیکھا؟

خدمت والدین:

والدین کتنے بڑے صاحب حق ہیں کہ حضرت حق نے اپنی توحید کے ساتھ جا بجا ان کے حقوق کا ذکر فرمایا۔تہذیب فرنگ کے متوالے آج جس طرح حقوق والدین کو پامال کررہے ہیں اس پر جتنے آنسو بہائے جائیں کم ہیں یتیم مکہ کی زبان سے مقام والدین سنیں اور دیدہ بینائی خدا سے توفیق مانگیں۔ایک صاحب' جہاد کی اجازت چاہتے ہیں۔ارشاد ہوا والدین زندہ ہیں عرض کی جی ہاں فرمایا انھی کی خدمت کرو(بخاری کتاب الاداب)

امداد باہمی:

ایک مسلمان کا دوسرے پر کیا حق ہے اس کو نبی آخرالزمان نے جس جامعیت سے بیان فرمایا سنیں:

ایک مومن دوسرے کے لیے ایسا ہے کہ جیسے بنیاد کی اینٹیں کہ ایک دوسرے سے قوت ملتی ہے پھر آپ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا یعنی مومن ایسے ملے جلے رہتے ہیں۔(بخاری عن ابی موسیٰ)

ہم نے ذہنی گھوڑے دوڑا کر دوراز کار چیزوں کو امداد باہمی کا نام تو دے لیا کہ مسلمان بھائی کی تکلیف میں شرکت بھول گئے الٹا خوشی کے ڈونگرے برسانا ہمارا شیوہ ہو گیا آہ؟

حقیقی مسلمان:

فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔(بخاری کتاب الایمان)اس کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں ارشاد ہے''مومن کو گالی دینا فسق اوراس کا قتل کفر ہے''اس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں ستم تو یہ ہے کہ زندوں کو چھوڑ کر مردوں بلکہ حیات جاوداں کے مالک اسلاف امت پر طعن وتشنیع اور پھر دعویٰ کہ ہم اصلی مسلمان ہیں۔

ایمان کا کمال:

فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے(بخاری کتاب الایمان)اور حالت یہ ہے کہ فکر ہے تو اسی کی کہ کس طرح دوست نما دشمن بن کر بھائی کا گلا کاٹیں۔اچھی پسند تو درکنار۔

قوت نیکی ناداری بدمکن......پھر بھی عمل نہیں

پسندیدہ اعمال:

نبی رحمت ﷺ سے سوال ہوا کہ اللہ کے نزدیک محبوب اعمال کون سے ہیں؟ فرمایا: جس پر دوام کیا جائے' اگرچہ کم ہی ہو۔یعنی اعمال نافلہ میں افراط وتفریط سے کام نہ لینا چاہیے۔کسی منضبط اصول کے تحت دائمی طور پر روح کی بالیدگی کے لیے کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے۔یہ ٹھیک نہیں کہ جی میں آیا تو''گوشہ نشین''ہو گئے اور جب مزاج اقدس''بور''ہوا تو سب کچھ بھول

گئے' آگے وضاحت فرمائی کہ عمل عبادت اتنا ہی کیا کرو جتنا بآسانی کرسکو۔ (بخاری کتاب الرفاق) کتنا خیال تھا' امت کا اور کتنی شفقت تھی اپنے نام لیواؤں پر! اگر ہم اس قدسی صفت بزرگ کے حقوق نہ ادا کریں تو ہم سے بڑا ظالم کون ہے؟

محنت کی تعریف مانگنے کی برائی:

اللہ میاں کو محنت بہت پسند ہے اور اس کے مقابلے میں بھیک سے سخت نفرت' اپنی امی علیہ السلام نے ریوڑ چرائے، تجارت کی اور بھی کام کیے، امت کو ہدایت فرمائی، لکڑیوں کا گٹھا پیٹھ پر لانا اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگے اور لوگ اسے دیں۔ (بخاری عن ابی ہریرہؓ)

انسداد گداگری کے لیے اخباری بیانات بے سود ہیں۔ بلکہ فی الواقع مستحقین کے لیے شرعی بیت المال تیار کرنا اور امراء ورؤساء تجویزوں سے حق الٰہی وصول کرنے، اس کے بندوں میں تقسیم کرنا اور پیشہ ور گداگروں کی اصلاح ضروری ہے لیکن خود محنت سے جی چرانے والے اور قوم کے خون پسینہ کی کمائی سے محافل تعیش منعقد کرنے والے ایسا کیوں کریں؟

اخلاقِ رزیلہ سے نہی:

اسلام ہی وہ مذہب ہے' جس نے عالمی بھائی چارہ قائم کیا: اَلْمُسْلِمُ اَخُ الْمُسْلِمِ جیسے اصول ارشاد فرمائے' وہ تمام انسانوں کو بمنزلہ اجزائے جسم واحد دیکھنا چاہتا ہے۔ حقوق العباد سے مبرا ہو کر کوئی بھی مقام تقویٰ پر سرفراز نہیں ہوسکتا۔

مہمان اور ہمسایہ کا حق:

جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے ہمسایہ کو ایذا نہ دیا کرے اور مہمان کی عزت کرے۔ (بخاری کتاب الرفاق)۔ پڑوسیوں کو ستانا اور پریشان کرنا ملعون آدمی کا کام ہے۔ اس معاملہ میں شرعی احکامات بڑے سخت ہیں۔ ایسے ہی ''اکرام ضیف'' نہایت ضروری ہے' اگرچہ کوئی ہو۔

کلام وسکوت:

فرمایا اللہ و یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والے کو لازم ہے کہ بولے تو اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے (بخاری کتاب الرفاق)۔ کیسی جامع تعلیم ہے۔ مسلمان کے منہ سے اچھی بات نکلے۔ اہل ایمان کے لیے لازم ہے یہی سعادتوں کا سرچشمہ ہے۔

ماہانہ مجلس ذکرو اصلاحی بیان

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

5 مارچ 2006ء
اتوار بعد نماز مغرب

دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور

نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکرو اصلاحی بیان ہوتا ہے

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465

علامہ سید سلیمان ندویؒ

حمد باری تعالیٰ

صدق احساس کی دولت مرے مولا! دے دے
غم امرُوز بھلا دے غم فردا دے دے

دُھن کچھ ایسی ہو' فراموش ہو اپنی ہستی
دلِ دیوانہ و سودائی و شیدا دے دے

اپنے میخانے سے اور دست کرم سے اپنے
دونوں ہاتھوں میں مرے ساغر و مینا دے دے

کھول دے میرے لیے علم حقیقت کے در
دلِ دانا ، دلِ بینا ، دلِ شنوا دے دے

قول میں رنگ عمل بھر کے بنا دے رنگیں
لب خاموش بنا کر دلِ گویا دے دے

دلِ بے تاب ملے دیدۂ پُر آب ملے
تپِ آتش مجھے دے دے، نمِ دریا دے دے

دردِ دل سینہ میں رہ رہ کے ٹھہر جاتا ہے
جو نہ ٹھہرے مجھے وہ درد' خدایا دے دے

مولانا ابواسرار رمزیؔ اٹاوی

’’باغی تتلیاں‘‘

جہنم زارِ معصیت میں لاشۂ غیرت وعصمت کی چیختی ہوئی ہڈیوں کے نام

ایک شاہانہ محفل کے انسانیت سوز نظارہ سے متأثر ہوکر

☆......☆......☆

بے حجابی کا مرقع کفر کی تصویر دیکھ
شرم کی بگڑی ہوئی اس بزم میں تقدیر دیکھ
اس طرف کرسی نشینوں کی صفوں پر غور کر ان کی پوشش اور گلے کے کالروں پر غور کر
غیر محرم جمگھٹے ہیں اور خواتینِ وطن
بجلیاں نظروں میں جن کی چتونوں میں بانکپن
یہ خواتیں کون ہیں؟ اور کون ہیں یہ بیبیاں نوجواں کالج کی دو شیزہ مہذب لڑکیاں
سر سے پا تک مغربی پوشاک میں ملبوس ہیں
بے نیاز دیں نئی تہذیب سے مانوس ہیں
جسم پر جمپر، فراکیں، جگمگاتی ساریاں پاؤں میں رنگین چپّل، فینسی گر گابیاں
از پئے اظہار زینت، خوبصورت عینکیں
ریشمیں فیتے، پروں کی کلغیاں، رخشاں پنیں
دختِ آدم کی جلو میں دختِ رز کی بوتلیں سرخیٔ باطل لبوں پر انگلیوں میں سگرٹیں
اس طرح بل کھا رہا ہے اڑ کے ہونٹوں سے دھؤاں
جیسے بوڑھے سود خواروں کی جبیں پر جھرّیاں
جھانکتا ہے جن کی آنکھوں سے شرارت کا فسوں کر چکا ہے جن کو پاگل، دیو مغرب کا جنوں
روح میں محلول جن کی بادۂ طاغوتیت
جن کی گندی سانس سے آتی ہے بوئے معصیت
جن کے سینے بھی کھلے ہیں، جن کے بازو بھی کھلے بال بھی کترے ہوئے ہیں، نصف زانو بھی کھلے
عالمِ جذبات و مستی کے بھیانک سلسلے
باعثِ ہیجانِ خاطر جن کے فاجر قہقہے

ساحرانہ گنگناہٹ ہلکی ہلکی سیٹیاں
کر رہی ہیں سازشیں مہکی ہوئی رعنائیاں
بے سبب سعیٔ تبسم بے محل انگڑائیاں
کوندتی جاتی ہیں پیہم معصیت کی بجلیاں
جرم آلودہ نگاہیں ، ذہن مشغولِ خطا
قلب کی تاریکیوں میں اھرمن ہنستا
جن کے اندازِ خراماں سے تکبر ہے عیاں
گفتگو سے جن کی انداز تبختر ہے عیاں
بعض فقرے بول جاتی ہیں زبانِ خاص میں
آگ روشن کر رہی ہیں خرمنِ اخلاص
سر برہنہ دیویاں ، یہ نیم عریاں لڑکیاں
پتھروں میں آ پڑی ہیں کیوں یہ نازک شیشیاں
آہ! گلزار تمدن کی یہ باغی تتلیاں
جن کی بے باکی سے لرزاں زاہدوں کی نیکیاں
عظمت ِ اسلاف اور ناموس سے منہ موڑ کر
آ گئی ہیں خارزاروں میں گلستاں چھوڑ کر
اے ناموس! یہ کیا پر خطر نظارہ ہے؟
حد فطری چھوڑ کر اب حسن یوں آوارہ ہے
کالجوں میں ، پارکوں کے مست گہواروں میں دیکھ
کھیل کے میدان ، تھیٹر اور گلزاروں میں دیکھ
خوبصورت میکدوں ، ہوٹل کے مے خواروں میں دیکھ
ہونے والی حُور کو کوثر سے بیزاروں میں دیکھ
حسن ہے بکھرا ہوا ہر سمت بازاروں میں دیکھ
خلد سے نکلی ہوئی حوروں کو انگاروں میں دیکھ
روشنی اب تک وہی ہے عرش کے تاروں میں دیکھ
ہیں وہی آثارِ عظمت سخت کہساروں میں دیکھ
ہاں! اسی انداز سے قائم ہیں اجرامِ فلک
انقلاب آیا نہیں ان کی روش میں آج تک
ایک ہی رفتار پر پابند قانونِ خدا
بندگی کرتے چلے جاتے ہیں بے چون و چرا
تتلیاں باغوں کی اب تک باغ کے پھولوں میں ہیں
اور گھر کی تتلیاں ظلمات کے جھولوں میں ہیں

مطبوعہ: ''مستقبل'' مرتبہ: سید ابوذر بخاریؒ۔ شوال ۱۳۶۹ھ

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

۸۔اکتوبر

تزَل زَل
مسلسل
زمیں ہل گئی ہے
پہاڑوں کے ٹکڑے
اڑنے لگے ہیں
دراڑیں ہیں ہر سُو
مکانوں کا ملبہ
دکانوں کی مٹی
پہاڑوں کے پتھر
لاشوں کے اوپر
اللہ اکبر
ایک اُن میں عورت
زندہ ہے اب تک
وہ ہلنے سے قاصر
نکلنے سے قاصر
کہ ملبہ پڑا ہے
ٹانگوں کے اوپر
ساتھ اُس کے
بھائی کا
لاشہ پڑا ہے

کتے
کئی دن کے بھوکے
آنے لگے ہیں
لاشِ برادر کو
کھانے لگے ہیں
ایسے میں
جذبۂ ہمشیر دیکھو
جسم پارہ پارہ
درماندہ حالت
خونیں لبادہ
زخموں میں ڈوبی
مرتے ہوئے بھی
نہیں ہارتی ہے
کتوں کو
ملبے کے ٹکڑوں سے
دھتکارتی ہے
پتھر مارتی ہے
کہ وہ
اُس کے بھائی کا
لاشہ نہ نوچیں

سید محمد معاویہ بخاری

توہین اسلام، توہین قرآن اور توہین رسالت کے واقعات کا تسلسل

بیسویں صدی کو ذرائع ابلاغ (میڈیا) کی صدی کہا جاتا ہے۔ اس صدی میں ہونے والی ہوشربا میڈیائی ترقی کے ذریعہ ہی عالمی استعمار نے اپنی عریاں تہذیب وتمدن کی ترویج کا سلسلہ آغاز کیا تھا اور اپنے پامال فکری ونظری حوالوں کو گھر گھر پہنچانے اور اپنا غلبہ قائم رکھنے کے لیے ذرائع ابلاغ کو بڑی کامیابی کے ساتھ استعمال کیا تھا۔ اس میڈیائی قوت کی بدولت ہی دین اسلام کے استہزا پر مبنی قدیم کافرانہ روایت کو بھی ایک نئی زندگی اور ایک نیا رخ مل گیا۔ اسلامی شعائر کے استہزاء اور توہین وتضحیک کے سلسلہ میں سب سے خوفناک پیش رفت اور سب سے اذیت ناک پہلو توہین قرآن اور نبیٔ رحمت سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی اہانت کے ضمن میں پے در پے رونما ہونے والے واقعات تھے۔

عالمی استعمار نے ذرائع ابلاغ کی وسعت، طاقت اور اس کی اثر انگیزی کی تمام جہتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دل آزار تحریروں، تصویروں، فلموں، گانوں، بھجن اور قوالی نما توصیفوں، آوازوں اور سازوں کو ایک مشن کے تحت دنیا کے طول وعرض میں پھیلا دیا تھا۔ 80 اور 90 کی دہائیوں میں ملعون ''سلمان رشدی'' اور بنگلہ دیش کی تسلیمہ نسرین کے تحریر کردہ غلیظ ناول بھی اسی سلسلۂ خباثت کی کڑیاں تھے۔ جن میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے لے کر دیگر کئی برگزیدہ انبیاء سمیت اور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے بارے میں ناقابل ذکر الفاظ وکلمات استعمال کیے گئے تھے۔ اس واقعہ پر مغرب نے اہل اسلام کی دل آزاری کا نوٹس نہیں لیا تھا بلکہ دونوں ملعون اس کی نظر میں آزادی اظہار رائے کی علامت قرار پائے اور مغربی آئیڈیالوجی کے مطابق مذہبی روایات کے منفرد ناقدین میں ان کا شمار کیا گیا۔

''سلمان رشدی'' کی ''شیطانی آیات'' اور ''تسلیمہ نسرین'' کے دو ناولوں کو ادب وانشا اور تاریخ ومذہب کا بیش قیمت سرمایہ قرار دے کر دنیا کی متعدد زبانوں میں ان کا ترجمہ کرایا گیا اور پھر چند مخصوص کاروباری حربوں کے ذریعہ عالمی مارکیٹ میں ان کی مانگ اس طرح بڑھائی گئی کہ یہ توہین آمیز اور دل آزار کتابیں ایک ریکارڈ تعداد میں فروخت ہوئیں۔ شرق وغرب اور شمال وجنوب کے طول وعرض میں انہیں پڑھا اور پڑھایا گیا۔ اس توہین آمیز اور شرمناک تحریری مواد کی بہ اہتمام اشاعت پر عالم اسلام کا مشتعل ہونا ایک فطری اور منطقی نتیجہ تھا، چنانچہ دیوانوں اور فرزانوں کے قافلے تحفظ ناموس رسالت کے لیے دنیا بھر میں سراپا احتجاج بن گئے تھے۔ دوسری طرف انسانی حقوق کے علمبردار مغرب کے مکروہ چہرے سے نقاب اس وقت اتر گیا جب دونوں گستاخ ملعونوں کو مغربی حکومتوں نے جان ومال کا تحفظ فراہم کرنے اور بپھرے ہوئے غیرت مند مسلمانوں کے قہر سے بچانے کے لیے سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین کو باقاعدہ سرکاری پروٹوکول فراہم کر دیا اور ان

کے گرد حفاظتی حصار قائم کر کے اہل اسلام کو یہ پیغام بھی دے دیا گیا کہ اسلام اور اہل اسلام کے بارے میں ان کا وہی نقطۂ نظر ہے جو سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین نے اپنی تحریروں میں پیش کیا ہے بلکہ ان دونوں نے دراصل ہمارے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ ہم بلا جھجک کہہ سکتے ہیں کہ مغرب نے تہذیبی تصادم کی بنیاد تب ہی رکھ دی تھی کیونکہ یہ سلسلہ بعد کے سالوں میں بھی رک نہیں سکا تھا اور ایسی جسارتیں دہرانے کی ذمہ داری پھر خود مغربی میڈیا نے اٹھالی۔ اخبارات و جرائد، ریڈیو، ٹیلی ویژن، ڈش انٹینا اور بعد ازاں انٹرنیٹ جیسے میڈیم کے ذریعہ ایک ایسا طوفان بدتمیزی شروع ہو گیا جو آج تک پوری شد و مد سے جاری ہے۔

جنوری 2000ء میں کراچی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ جریدہ ''وجود'' نے اپنی اشاعت میں انٹرنیٹ پر جاری ہونے والے ایک ایسے توہین آمیز خاکے کی طرف توجہ دلائی تھی جس میں جینز پہنے ہوئے ایک لڑکی کو رقص کرتے ہوئے اس طرح دکھایا گیا تھا کہ مسلمان با جماعت سجدے میں پڑے ہیں گویا وہ اس لڑکی کو سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ تصویری خاکہ کچھ اس ترتیب اور مہارت سے بنایا گیا تھا کہ اصلیت کا گمان ہوتا تھا۔

اسی طرح ستمبر 2000ء میں انٹرنیٹ پر قرآن مجید کی دو جعلی سورتیں The Challenge (کے عنوان سے منظر عام پر آئی تھیں ان سورتوں کے بارے میں کہا گیا تھا کہ یہ وہ مظلوم سورتیں ہیں جنہیں تکمیل قرآن کے بعد صحیفۂ مقدس سے جبراً نکال دیا گیا تھا۔ چند لوگوں نے ان فرضی سورتوں کی انٹرنیٹ پر تشہیر کے حوالہ سے آواز بلند کی تھی۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ ایسے اقدامات کرے کہ انٹرنیٹ پر توہین قرآن کا سلسلہ روکا جا سکے۔ اس ضمن میں بعض جرائد نے احتجاجی مضامین بھی شائع کئے تھے مگر نتیجہ یہ ہوا کہ الٹا احتجاج کرنے والوں کو ہی مورد الزام ٹھہرا کر گرفت کی گئی۔ اور ان پر مقدمات قائم کر دیئے گئے۔

اکتوبر 2001ء میں جب امریکہ افغانستان پر قبضہ جمانے کے لئے نئی حربی پالیسی War on Terror (وار اون ٹیرر) کے تحت حملہ آور ہوا تھا انہی دنوں انٹرنیٹ پر ایک ویب سائٹ بعنوان The Real Face of Islam (اسلام کا اصل چہرہ) کا چرچا ہوا تھا جس میں ہتک آمیز مختلف مضامین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موسوم چھ عدد تصاویر بھی جاری کی گئی تھیں۔ مضامین میں دین اسلام، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کو اس حوالہ سے پیش کیا گیا تھا کہ دین اسلام کے مذکورہ مقدسات جو مسلمانوں کے اساسی عقائد کا حصہ ہیں یہودیوں اور عیسائیوں کے خلاف دہشت گرد کارروائیاں کرنے کی نہ صرف ترغیب دیتے ہیں بلکہ اہل اسلام کے نزدیک یہود و نصاریٰ کو جانی و مالی نقصان پہنچانا ہی معاذ اللہ دین اسلام، قرآن اور رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی بنیاد ہے۔ مضامین کے ساتھ انتہائی توہین آمیز تصاویر کو جوڑ کر یہ تحریر کیا گیا تھا کہ مسلمان ایک ایسی شخصیت کو اپنا مقتدا اور ہادی و رہبر سمجھتے ہیں جو غیر مسلموں کا خون بہانا پسند کرتے تھے (معاذ اللہ) غلیظ تحریر کی سند ثابت کرنے کے لیے ایک بھونڈی دلیل یہ بھی دی گئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کا مقابلہ کرتے ہوئے 28 غزوات میں بنفس نفیس شرکت فرمائی تھی اور ان غزوات کا مقصد ذاتی اقتدار کا قیام تھا جسے الہامی دین کے مطالبہ سے موسوم کر دیا گیا اور ان غزوات میں جو کفار مسلمانوں کے ہاتھوں جہنم رسید ہوئے تھے وہ ایسے مظلوم لوگ تھے جنہیں اسلامی اقتدار قائم کرنے کے لئے قتل کیا گیا تھا۔ (معاذ اللہ)

مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ 9/الیون کے بعد انٹرنیٹ پر مشتہر کی گئی توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی تصویریں آج بھی کئی لوگوں کے پاس محفوظ ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس وقت ان توہین آمیز تصاویر اور مضامین کی اشاعت پر کہیں سے کوئی صدائے احتجاج بلند نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ مذکورہ تصاویر ڈنمارک کے اخبار ''جیلنڈز پوسٹن'' (Jyllands Posten) میں شائع ہونے والے توہین آمیز خاکوں سے کس طرح کم اذیت ناک نہیں تھیں۔ ہوسکتا ہے تب ہمارے معتوب دینی مدارس اور تنظیمات کے پاس انٹرنیٹ کی سہولت موجود نہ ہو مگر یہ تسلیم نہیں کیا جاسکتا کہ پاکستان سمیت پورے عالم اسلام کی حکومتیں، سرکاری و پرائیویٹ میڈیا چینلز بھی اس سہولت سے محروم تھے؟ بلکہ ہوا یہ تھا کہ ''وار اون ٹیرر'' کی دہشت ناک صیہونی مہم نے پورے عالم اسلام کو خوف و ہراس میں مبتلا کر دیا تھا اور تمام اسلامی ممالک کی حکومتیں (اپنی خیر مناؤ اور چمڑی بچاؤ) کے کلیہ پر کاربند ہوگئی تھیں۔ اگر اس وقت کوئی جوابی احتجاجی تحریک اسلامی ممالک کی سرپرستی میں آغاز ہو جاتی جس کی بنیاد انٹرنیٹ پر جاری ہونے والی توہین آمیز تصاویر اور مضامین کو بنایا جاتا تو شائد امریکہ اور مغرب کے مکروہ عزائم کے سامنے کوئی بند باندھا سکتا تھا مگر افسوس امت مسلمہ جتنے خانوں میں بٹ چکی ہے یا بانٹی جاچکی ہے اس کے باعث اجتماعی طور پر ایسا کچھ کرنا نہ پہلے ممکن تھا اور بدقسمتی کی حد یہ ہے کہ آج بھی ممکن ہوتا نظر نہیں آ رہا۔ دیوانوں، فرزانوں کا احتجاج خواہ کہیں بھی ہو رہا ہے مگر انفرادی ہے۔ اور مسلم حکومتیں آج بھی استعماری ٹولہ کی آلۂ کار بنی ہوئی ہیں۔

امریکہ اور مغربی ممالک ایک طرف تو مذہبی رواداری، تحمل اور برداشت کا پراپیگنڈہ اور پرچار کرتے ہیں لیکن دوسری طرف مسلمانوں کے خلاف ان کی محاذ آرائی اور مذہبی و نسلی تعصب کے واقعات اب روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں۔ یورپی لبرل ازم کا بھیانک روپ اس وقت زیادہ کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ جب اسلامی شعائر اور مقدس شخصیات کی توہین کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا جاتا۔ اور اس میں شدت یہاں تک آگئی ہے کہ یورپی ممالک کی حکومتیں مسلمانوں کے خلاف نہ صرف امتیازی قوانین منظور کرنے اور انہیں جبراً نافذ کرنے پر تلی بیٹھی ہیں بلکہ تضحیک آمیز رویوں کو بھی آزادیٔ اظہار رائے کے جوازات کے تحت تحفظ فراہم کیا جارہا ہے۔

نومبر 2004ء میں نیدرلینڈ (ہالینڈ) کے اہم ترین شہر ''ہیگ'' میں جہاں عالمی عدالت انصاف اور عالمی فوجداری عدالتیں موجود ہیں اور جس کی وجہ شہرت بھی امن کے حوالے سے ہے۔ وہاں مسلمانوں کے خلاف مسلم کش کارروائی کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ اکتوبر 2004ء کے دوران وہاں یہودی فلم ساز ''وان گوغ'' نے اپنی بنائی ہوئی فلم ''اطاعت'' (Submision) میں مسلم خواتین کے لئے تعلیم شدہ اسلامی قوانین کی توہین کی تھی، اس فلم میں قرآنی احکامات کو اس حوالہ سے توہین و تضحیک کا نشانہ بنایا گیا تھا کہ اگر کوئی شادی شدہ مسلم خاتون زنا کا ارتکاب کرلے تو اسلام اس کے لئے سنگساری کی سزا تجویز کرتا ہے۔ یہودی فلم ساز ''وان گوغ'' نے اپنی فلم میں زانی اور زانیہ کی سزا سے متعلقہ قرآنی آیات کی بے حرمتی اس طرح کی کہ ایک برہنہ فاحشہ عورت کی پشت پر مذکورہ قرآنی آیات تحریر کیں اور اس کی پشت کوڑوں سے زخمی دکھائی گئی۔ اس طرح فلم کے ذریعہ یہ پیغام دیا گیا کہ زنا سے متعلق قرآن مجید کی آیات ظالمانہ احکام پر مبنی ہیں اور دین اسلام

معاذ اللہ ایسی ہی ظالمانہ اقدار کا حامل ایک ضابطۂ حیات ہے جس سے کم از کم مغربی ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کو تو اپنی جان چھڑا ہی لینی چاہئے۔ اس فلم کی تشہیر ہوتے ہی مسلمانوں میں زبردست اشتعال پھیل گیا اور ایک غیرت مند مراکشی نوجوان ''محمد بوہیری'' نے گستاخ قرآن ملعون ''وان گوغ'' کو اس کے انجام تک پہنچادیا۔

یاد رہے کہ اس فلم کا سکرپٹ نائیجریا کی ایک نام نہاد مسلمان سیاہ فام خاتون ''عایان ہرشی علی'' جواب مرتد ہوچکی ہے نے تحریر کیا تھا۔ ''ہرشی علی'' کچھ عرصہ قبل مادر پدر آزاد سوسائٹی میں رہنے کا جنون لے کر ہالینڈ آئی تھی اس کے بعد وہ ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہوگئی جو نہ صرف اسلام دشمن بلکہ یورپ میں مقیم مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے والی تھیں۔ ہالینڈ کے مسلمانوں نے ''عایان ہرشی علی'' کی ان سرگرمیوں پر احتجاج کیا تو اس نے واویلا کرنا شروع کردیا کہ ڈچ حکومت اس کی حفاظت کے انتظامات کرے کیونکہ اسے انتہا پسند مسلمانوں سے شدید خطرہ لاحق ہے۔ چنانچہ ڈچ حکومت نے توہین قرآن پر مبنی غلیظ فلم سکرپٹ لکھنے والی ہرشی علی کو سرکاری حفاظت میں لے لیا یعنی۔

سنگ وخشت مقید اور سگ آزاد

2005ء میں توہین قرآن کے متعدد واقعات سامنے آئے تھے۔ کراچی سے شائع ہونے والے مؤقر جریدہ ہفت روزہ ''تکبیر'' نے اپنی اشاعت 27 جنوری تا 2 فروری 2005ء میں من گھڑت آیات پر مبنی ''الفرقان الحق'' نامی کتاب کے حوالہ سے ایک اہم رپورٹ شائع کی تھی رپورٹ کے مطابق ایک امریکی کمپنی ''پروجیکٹ اومیگا 2001'' (Project Omega 2001) نے 364 سے زائد صفحات پر مبنی ایک ایسی کتاب شائع کی ہے جسے دنیا بھر میں معاذ اللہ ''جدید قرآن'' کا نام دیا جارہا ہے اس من گھڑت کتاب میں قرآن کے ناموں سے مشابہ 88 آیات چھاپی گئی ہیں۔ اسلام دشمن نظریات، شعائر اسلام کی توہین، تعلیمات الٰہیہ اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف اور مسخ شدہ آیات اور احادیث کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ اور نئی صدی میں مسلمانوں کو درپیش عالمی سطح کے تہذیبی وتمدنی چیلنجوں کیلئے معاون قرار دیا گیا۔ اس کتاب کا عربی نام الفرقان الحق رکھا گیا جبکہ اس کی قیمت 19.99 امریکی ڈالر درج کی گئی ہے۔ پروجیکٹ اومیگا 2001ء نامی اشاعتی ادارے کے حوالہ سے ملنے والی مصدقہ اطلاعات کے مطابق یہ ادارہ بنیادی طور پر اسلام اور مسلم دشمن سرمایہ داروں کے توسط سے قائم ہوا ہے اور مختلف سطح پر اس ادارے نے اسلام دشمن سرگرمیوں کو عام کر رکھا ہے۔

مارچ 2005ء میں امریکہ میں ہی شعائر اسلامی کی توہین پر مبنی ایک اور شرمناک واقعہ رونما ہوا تھا اس کی ذمہ دار جہاں اسلام دشمن یہودی لابی تھی وہیں ان کے پروردہ عناصر جو دین اسلام کو اپنی خواہشوں کے تابع کر کے خود کو لبرل مسلمان ثابت کرنا اور اور شہرت کمانا چاہتے ہیں وہ بھی اس کے برابر ذمہ دار ہیں۔ امریکہ کی ''ورجینیا کامن ویلتھ یونیورسٹی'' میں اسلامک سٹڈیز کی پروفیسر ''امینہ ودود'' انہی میں سے ایک ہے جس نے نیویارک میں ڈیڑھ سو کے قریب مرد وعورتوں کے مخلوط اجتماع میں نماز جمعہ کی امامت کر کے نئے فتنہ کو ہوا دی۔ ذرائع کے مطابق عورت کی امامت کے لیے چلائی جانے والی تحریک کی اصل روح رواں ''مارگن ٹاؤن'' (Morgin Town) ویسٹ ورجینیا کی ایک آبرو باختہ نام نہاد مسلمان عورت اسرا

نعمانی تھی۔ ذرائع کے مطابق اسرا نعمانی ایک بگڑی ہوئی آزاد خیال عورت ہے اور ناجائز تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچے کی ماں بھی ہے۔

بغیر شادی کے ماں بننے پر اسے کوئی شرمندگی نہیں بلکہ اسے اپنے مذموم فعل پر فخر ہے جس کا اظہار وہ اپنی تقریروں میں اکثر کرتی رہتی ہے۔ اسراء نعمانی کا کہنا ہے کہ امریکہ اور مغرب میں رہنے والے مسلمانوں کو نہ صرف مغربی کلچر مکمل طور پر اپنا لینا چاہیے بلکہ انہیں اپنے اسلام میں بھی ایسی ترامیم کر لینی چاہئیں جو مغرب کو قابل قبول ہوں۔

(بحوالہ ہفت روزہ تکبیر کراچی 31مارچ تا6اپریل2005ء)

امریکہ اور مغرب دنیا بھر میں بالعموم اور مسلم ممالک میں بالخصوص یہی توہین آمیز پراپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ انتہا پسند مذہبی عناصر (علماء) نے مسلم معاشروں کو یرغمال بنا رکھا ہے لہٰذا ان عناصر سے آزادی کے لیے ضروری ہے کہ مذہب کے حوالہ سے ایسے افراد کو سامنے لایا جائے جن کے نزدیک توہین قرآن، توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور دینی شعائر کی تضحیک کے واقعات اہمیت کے حامل نہ ہوں بلکہ وہ اسے آزادیٔ اظہار رائے کا ایک فطری حق سمجھ کر خاموش رہیں۔ اور اگر توہین آمیز واقعات کے رونما ہونے کے بعد امت مسلمہ میں اشتعال پیدا ہو تو اسے انتہا پسندی کے عنوان سے جوڑ دیا جائے۔ ہمارے مذہبی جذبات اپنی جگہ لیکن امریکہ اور مغرب کا اپنا فلسفہ ہے ان کے نزدیک مذہب ایک لایعنی چیز ہے۔ اگر کسی مذہب کے خلاف یا مذہب سے وابستہ مقدس شخصیات کے بارہ میں کہیں کوئی بات کہہ دی جاتی ہے تو اس کا برا نہیں منانا چاہیے کیونکہ ایک شخص کے نزدیک اگر کوئی چیز پسندیدہ ہے تو دوسرے کے لیے وہی چیز انتہائی ناپسندیدہ ہو سکتی ہے۔ لہٰذا جس کو جو پسند ہے اسے اس کے اظہار کا حق حاصل ہے اور اسی کلیہ کے مطابق جسے وہ چیز پسند نہیں وہ اس کی خامیاں بھی بیان کر سکتا ہے اور اپنی ناپسندیدگی کے اظہار کے لیے وہ آزاد بھی ہے۔ امریکہ اور مغرب کی اسی روش نے ہی مذہب بیزار معاشروں کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ اب امریکہ اور مغرب میں نہ تو چرچ کی اہمیت رہی ہے اور نہ ہی کسی دوسرے مذہب سے متعلق عبادت گاہوں کی۔ آئے روز چرچ فروخت ہو جاتے ہیں، ان میں شراب خانے اور نائٹ کلب بن رہے ہیں، یہ صورت حال بنیاد پرست عیسائیوں کے لیے یقیناً تکلیف دہ ہے۔ دوسری طرف ان کی نظر مسلمانوں کی عبادت گاہوں ان کے مذہبی تہواروں، مقدس شخصیات اور کلام الٰہی کی حرمت عزت کی طرف بھی جاتی ہے۔ اور مغربی معاشروں کے لوگ دیکھتے ہیں کہ مسلمان باوجود فسق و فجور میں مبتلا ہونے کے اپنے اساسی عقائد، اپنی برگزیدہ شخصیات اور مقدس کتاب قرآن مجید سے انتہائی والہانہ عقیدت و محبت اور ان کے عزت و حرمت کی حفاظت کے لیے کٹ مرنے کا جذبہ و جنون اپنے اندر سے ختم نہیں کر سکے۔

مسلمانوں کا یہی والہانہ پن امریکی و مغربی معاشرے کے افراد کے لیے ناقابل یقین اور باعث حسرت و حسد ہے۔ چنانچہ وہ مذہب کی پامالی اور اپنی مذہبی کتابوں اور عبادت گاہوں کی بربادی جو خود ان کے اپنے حکمرانوں کی غیر دانشمندانہ اور ظالمانہ پالیسیوں کے باعث ظہور پذیر ہو رہی ہے مگر مسلمانوں کے لیے ان کی جھلاہٹ اور نفرت کا روپ اختیار کر رہی ہے۔ یہی سبب ہے کہ وہ مختلف حیلوں حربوں سے اور مختلف ذرائع سے مسلمانوں کی دل آزاری کا سامان کرتے

رہتے ہیں۔گزشتہ سطور میں ہم نے امریکہ ورمغرب میں رونما ہونے والے جن توہین آمیز واقعات کا ذکر کیا ہے۔وہ اسی نفرت وتعصب کا اظہار ہیں۔مئی 2005ء میں امریکی جریدہ ''نیوز ویک'' نے اپنی اشاعت 2 تا 9 مئی 2005ء میں انکشاف کیا تھا کہ امریکی فوجیوں نے افغانستان اور گوانتاناموبے کے ایکسرے کیمپ میں دہشت گردی کے جرم میں قید مسلمانوں پر نہ صرف ظلم وستم کی حد کردی ہے بلکہ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ امریکی فوجی توہین قرآن کے مرتکب بھی ہوئے ہیں۔توہین قرآن کے ان واقعات کی تعداد 50 سے تجاوز ہے۔قرآن مجید کو معاذ اللہ قیدیوں کے کمروں میں اس طرح پھینکا جاتا ہے جیسے گھروں میں اخبار پھینکے جاتے ہیں۔ستم بالائے ستم یہ کہ قرآن مجید کے نسخوں کو ٹائلٹ میں فلش کیا گیا، گندگی کے ڈھیروں پر پھینکا گیا۔قدموں تلے روندا گیا۔نالیوں میں بہایا گیا۔ان شرمناک واقعات کو دیکھ کر مسلمان قیدی اپنی جسمانی صعوبتوں کو بھول گئے اور سراپا احتجاج بن گئے،انہوں نے بھوک ہڑتالیں کیں اور تفتیشی افسران کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون کرنے سے انکار کردیا۔ان واقعات کی رپورٹ منظر عام پر آنے کے بعد دنیا بھر میں اشتعال پیدا ہوا اور مسلمان عوام نے جی جان سے احتجاج کیا تو امریکہ نے اپنے پروردہ حکمرانوں کے ذریعہ ان کو ظلم وستم کا نشانہ بنوایا اور انہیں انتہا پسند اور دہشت گردوں کا معاون قرار دیا اور دلوایا۔یہ بات سمجھنے کی ہے کہ امریکہ اور یورپ مسلمان حکمرانوں اور مسلمان عوام دونوں کو الگ الگ انداز،حکمت عملی اور طریقۂ کار کے ذریعہ آزماتے اور چیک کرتے ہیں کیونکہ وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ مسلمان حکمران اور مسلمان عوام دو الگ الگ طبقات ہیں۔دونوں ایک دوسرے سے متصادم راستوں پر چل رہے ہیں،اوران دونوں طبقوں کی تہذیب،ثقافت،سوچ،فکر اور طرز زندگی بالکل جدا جدا ہیں۔اس وقت عالم اسلام اور مغرب کے درمیان جو علانیہ جنگ اور غیر علانیہ تصادم کی صورت حال درپیش ہے۔عالمی استعمار اور اس کے گماشتے اسی سے فائدہ اٹھا کر ایک سوچی سمجھی حکمت عملی کے تحت اہل اسلام کی غیرت وحمیت کا ٹیسٹ بار بار لے رہے ہیں۔

اسلام مخالف لابیوں کا طریقۂ کار یہ ہے کہ وہ پہلے شعائر اسلام کی بے حرمتی کے مرتکب ہوتے ہیں اور مقیاسِ غیرت پر مسلم حکمرانوں کی غیرت کو جانچتے پرکھتے ہیں اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ مسلم حاکموں کی زبانیں گنگ اور دل ودماغ میں قبرستانوں جیسی کیفیت ہے تب وہ نئے جذبوں اور ہتھکنڈوں سے لیس ہوکر اپنی خباثتوں میں اضافہ کردیتے ہیں۔ ڈنمارک کے اخبار ''جیلنڈز پوسٹن'' (Jyllands Posten) میں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی 12 خاکے 30 ستمبر 2005ء کو شائع ہوئے تھے تب سے اب تک یہ خاکے ''جیلنڈز پوسٹن'' (Jyllands Posten) کی ویب سائٹ پر موجود ہیں عالم اسلام میں یہودی نظریات کے ترجمان اس اخبار کے خلاف پہلا ردعمل دسمبر 2005ء کی آخری ساعتوں میں رونما ہوا تھا،جنوری 2006ء میں سعودی عرب وہ پہلا مسلمان ملک تھا جس نے سخت مؤقف اختیار کرتے ہوئے نہ صرف حکومتی سطح پر باقاعدہ اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا بلکہ ڈنمارک کی تمام مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان بھی کیا۔

سوال یہ ہے کہ تیز رفتار ترقی کے اس عہد میں جب کہ ٹیلی میڈیا تمام حدیں پھلانگتا ہوا کیبل اور ڈش کے ذریعہ ہر گھر تک پہنچ چکا ہے اور انٹرنیٹ جیسی سہولت نے سکولوں،کالجوں سمیت تمام سرکاری وغیر سرکاری اداروں اور تنظیموں کے

دفاتر تک رسائی حاصل کر لی ہے۔ تو پھر ان توہین آمیز خاکوں کی بات کم وبیش چار ماہ تک کیوں اور کیسے مخفی رہ گئی۔ اور اب احتجاج شروع ہوا ہے تو رکنے کا نام کیوں نہیں لے رہا؟

اس کا آسان اور سیدھا جواب یہ ہے کہ بات جب تک عامۃ الناس تک نہیں پہنچی تھی۔ تب تک تمام مسلم ممالک کی حکومتوں نے بھی یہ سوچ کر خاموشی اختیار کیے رکھی کہ بیٹھے بٹھائے اشتعال آمیز احتجاجوں میں ملوث ہونا خود ان کی اپنی حکومتوں کے لیے کسی طور مفید نہیں تھا۔ کیونکہ مسلم رعایا اور حکمران دو الگ الگ راستوں اور جدا جدا سمتوں میں چل رہے ہیں، مزید یہ کہ حکمران جن کے آشیر باد سے مقتدر ہیں اور جن کی ایک فون کال پر برسوں کے طے شدہ آئینی وقانونی ضابطے پامال کرتے ہوئے اصولی مؤقف سے روگردانی کر سکتے ہیں۔ جن کے احکام کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے لوگوں کو دہشت گرد قرار دے کر گرفتار کرتے حتیٰ کہ مار دیتے ہیں بلکہ مار رہے ہیں وہ نہیں چاہتے تھے کہ حکومتی سطح پر کوئی احتجاج ہو یا عوام کو کسی احتجاجی ہیجان کی طرف لے جائیں۔ اور اپنے سرپرستوں کے سامنے شرمسار ہوں لیکن حسن اتفاق ہے کہ عالم اسلام کے چند غیرت مند عرب نوجوانوں نے ''جیلنڈز پوسٹن'' (Jyllands Posten) کی خباثت کو بے نقاب کر دیا اور اس کے بعد کسی مسلم حکومت کے لیے یہ ممکن نہیں رہا تھا کہ وہ سرکاری سطح پر اس کی بھرپور مذمت سے گریز کرتی یا اپنے عوام کو احتجاجی مظاہروں سے روک سکتی۔ چنانچہ سعودی عرب، کویت، بحرین، فلسطین، ایران، شام، لبنان، پاکستان، انڈونیشیا، ملائیشیا اور بنگلہ دیش سمیت اکثر اسلامی ممالک میں شدید احتجاج ہوا۔ درجنوں لوگ نام نہاد اسلامی حکومتوں کی رواداری کی بھینٹ چڑھ کر جام شہادت نوش کر گئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ احتجاج ضرور ہونا چاہیے تھا کہ یہ ہماری دینی غیرت کا امتحان اور رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت اور ان کی حرمت وعزت پر جان نثار کر دینے کے بنیادی عقیدے کا سوال تھا مگر درحقیقت جو ہونا چاہیے تھا۔ وہ ابھی تک نہیں ہوا اور عہد حاضر کے غلام ذہن حکمرانوں سے اس کی آئندہ بھی امید نہیں کی جا سکتی۔ کرنے کا کام یہ تھا اور ہے کہ تمام اسلامی ممالک متحد ہو کر امریکہ ومغرب کی توہین آمیز پالیسیوں اور رویوں کے خلاف ایک مشترکہ لائحہ عمل مرتب کرتے، 55 اسلامی ممالک صرف ایک ماہ کے لئے ہی سہی مگر تمام مغربی مصنوعات کا بائیکاٹ کرتے اپنے سفارتی مشن احتجاجاً بند کر دیتے اور ان تعلقات کی بحالی امریکہ، برطانیہ، ہالینڈ، فرانس، اٹلی، ڈنمارک، ناروے جیسے ممالک کی مشترکہ معافی میڈیا پر معذرت اور آئندہ کسی توہین آمیز واقعہ کے رونما نہ ہونے کی یقین دہانی سے مشروط کر دی جاتی تو شاید اس اتفاق واتحاد کی بدولت امریکہ اور اہل مغرب کی آنکھیں بھی کھل جاتیں اور وہ مستقبل میں اپنے مکروہ عزائم کی تکمیل کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات سے پہلے ہزار بار سوچتے۔ مگر افسوس ابھی تک ایسا نہیں ہوا۔ ہماری مجموعی کمزوری کے اظہار نے گستاخوں کو مزید تقویت دی ہے یہی وجہ ہے کہ ''جیلنڈ زپوسٹن'' (Jyllands Posten) کا ایڈیٹر اور ڈنمارک کا وزیر اعظم ابھی تک اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہیں۔ اور ''جیلنڈ زپوسٹن'' کی ویب سائٹ آج بھی توہین آمیز خاکے اپنے پہلے صفحہ پر آویزاں کیے ہوئے ہے۔ یہ کفر کی کامیابی نہیں بلکہ ہماری بے حسی کا نوحہ ہے جو دنیا بھر میں پڑھا، سنا اور دیکھا جا رہا ہے۔

ادارہ

توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والے یورپ سے ۳۹ سوال

(۱) کیا مغربی ملکوں میں توہین ادیان، ہتک عزت یا مذہبی دل آزاری کرنے والوں کے خلاف کوئی قانون موجود نہیں؟

(۲) برطانیہ میں آج تک نافذ العمل توہین عیسائیت قانون (Blasphemy Law) کے حوالے سے آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا یہ آزادیٔ اظہار پر قدغن نہیں؟

(۳) ۱۹۹۰ء کی دہائی میں آسٹریا میں بھی ایسا ہی ایک کیس عدالت میں لایا گیا جس میں اوٹو پریمینگر انسٹی ٹیوٹ (Otto Preminger Institute) کو فریق بنایا گیا۔ کیا یہ ثابت نہیں کرتا کہ برطانیہ کے علاوہ دیگر یورپی ممالک میں یہ قانون کسی نہ کسی طرح موجود ہے؟

(۴) برطانیہ میں موجود قانون کا دائرہ کار صرف چرچ (عیسائیت) کے تحفظ تک کیوں محدود ہے۔ کیا یہ دیگر مذاہب کے ساتھ امتیازی سلوک کا اظہار نہیں؟

(۵) برطانوی ماہرین قانون کے مطابق اگر برطانیہ میں دیگر مذاہب کے لوگوں کے لیے کوئی قانون ہے بھی تو اس کی حیثیت ''کسی کی ذاتی شناخت'' ہے نہ کہ ''کسی کے عقائد'' کی۔ اس مذہبی تفریق کے حوالے سے آپ کیا کہیں گے؟

(۶) یورپی ممالک کو آئین کے مطابق جہاں ایک طرف آزادیٔ اظہار کا احترام کرنا ہے، وہیں وہ اقلیتوں پر ہونے والے زبانی اور عملی حملے روکنے کے بھی پابند ہیں۔ کیا یہ مشکل ترین کام نہیں؟ کیا انسانی حقوق کے حوالے سے یہ تضاد کا حامل نہیں؟

(۷) ۱۹۸۹ء میں ایک فلم (Visions of Ecstasy) بنائی گئی جو سینٹ تھیریسا آف ایے ویلا کے ویژن کے موضوع پر تھی۔ برطانوی بورڈ نے اس فلم کی ریلیز روک دی تھی کیونکہ اس کے نزدیک یہ توہین مذہب (یا چرچ) کے دائرے میں آتی ہے۔ حالانکہ وہ ثابت بھی نہیں کر سکے تھے کہ فلم سچ مچ توہین آمیز ہے۔ لیکن جیلنڈر پوسٹن نامی ڈنمارک کے اخبار میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر ٹونی بلیئر کا ڈنمارک کے وزیر اعظم کو فون اور اس کے ساتھ یکجہتی کا اظہار' کیا برطانوی دوغلے پن کو ثابت نہیں کر رہا؟ کیا ان کے نزدیک فلم کا اجراء روکنا اظہار رائے کی آزادی پر قدغن نہیں تھا؟

(۸) حیران کن بات یہ ہے کہ فلم میکر و ینگر و نے ۱۹۹۶ء میں یورپی عدالت میں کیس دائر کر دیا۔ اس نے بھی یہ دعویٰ آزادیٔ اظہار کی بنیاد پر کیا تھا مگر یورپی عدالت نے بھی فیصلہ اس کے خلاف دیا۔ کیا یہ واقعہ اسلام کے حوالے

سے یورپی ممالک کے دوغلے طرزِ عمل کو آشکار نہیں کرتا؟

(۹) کیا یورپی عدالت میں اس کیس کا دائر کرنا یہ ثابت نہیں کرتا کہ وہاں اس حوالے سے قوانین موجود ہیں؟ لیکن وہ صرف ان کے اپنے مذہب کے تحفظ کے لیے ہیں؟

(۱۰) کیا یورپی عدالت کا برطانوی حکومت کے حق میں فیصلہ دینا یہ ثابت نہیں کرتا کہ انہوں نے مذہبی تعظیم کو آزادیٔ اظہار پر فوقیت دی؟

(۱۱) ڈنمارک کے کریمنل کوڈ کے سیکشن ۱۴۰ کے مطابق ''ہر وہ شخص جو ملک میں قانونی طور پر مقیم کسی فرد یا کمیونٹی کے مذہب یا عبادات اور دیگر مقدس علامات کی تضحیک کرے گا' اسے زیادہ سے زیادہ چار ماہ کی قید یا جرمانہ کی سزا دی جا سکے گی۔'' کیا جیلنڈز پوسٹن نامی ڈنمارک کا اخبار اس قانون کی زد میں آتا ہے؟

(۱۲) کیا جیلنڈز پوسٹن کے خلاف کریمنل کوڈ سیکشن ۱۴۰ کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائے جانے کا امکان ہے؟

(۱۳) خود ڈنمارک کی حکومت نے اپنی سرکاری ویب سائٹ www.um.dk پر مندرجہ بالا دونوں سوالات کا جواب ہاں میں دیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر ڈنمارک کی حکومت مذکورہ اخبار کے خلاف قانونی کارروائی کیوں نہیں کر رہی؟

(۱۴) ڈنمارک کے وزیر اعظم اخبار جیلنڈز پوسٹن کی اس حرکت کا آزادیٔ اظہار کے نام پر دفاع کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کیا وہ اپنے ہی ملک کے قوانین کو سبوتاژ نہیں کر رہے؟ یا پھر ڈنمارک کے مسلمان وہاں کے قانونی شہری نہیں؟

(۱۵) ڈنمارک میں رائج کریمنل کوڈ کے سیکشن ۲۶۶ بی کے مطابق ''ایسا کوئی بھی بیان یا سرگرمیاں جرم ہیں جو کسی بھی کمیونٹی کے افراد کے لیے رنگ، نسل، قومیت، مذہب یا جنس کے حوالے سے دل آزار ہوں۔'' کیا جیلنڈز پوسٹن نے مذہب کی بنیاد پر قانونی طور پر مقیم ڈنمارک کی مسلمان آبادی کی دل آزاری نہیں کی؟

(۱۶) اپنی سرکاری ویب سائٹ پر ڈنمارک کی حکومت نے تسلیم کیا ہے کہ ذرائع ابلاغ کو آزادیٔ اظہار کا حق حاصل ہے مگر کسی قانون کو توڑنے کا نہیں۔ کیا جیلنڈز پوسٹن نے کریمنل کوڈ سیکشن ۱۴۰ اور سیکشن ۲۶۶ بی کو نہیں توڑا؟

(۱۷) اگر ایسا ہے تو پھر وہ آزادیٔ اظہار کا سہارا کیوں لے رہا ہے اور دیگر یورپی ممالک کے اخبارات اور خود ان کے حکمران انہیں آزادیٔ اظہار کی پناہ کیوں فراہم کر رہے ہیں؟

(۱۸) مندرجہ بالا حقائق کے باوجود ڈنمارک کے وزیر اعظم نے اپنی سرکاری ویب سائٹ پر جیلنڈز پوسٹن کی حرکت پر معافی مانگنے سے انکار کیوں کیا؟

(۱۹) ڈنمارک کے آئین میں آزادیٔ اظہار کے حوالے سے سیکشن ۷۷ موجود ہے۔ جس کے مطابق ''ہر شخص کو اپنے خیالات کے اظہار کی اور اسے چھاپنے کی مکمل آزادی ہے مگر اپنے خیالات کے حوالے سے وہ کورٹ آف جسٹس کو جواب دہ ہے۔'' کیا جیلنڈز پوسٹن بھی کورٹ آف جسٹس کو جواب دہ ہے؟

(۲۰) اگر ہاں (جیسا کہ آئین کہتا ہے) تو کیا کورٹ آف جسٹس نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کا احترام

کرتے ہوئے جیلنڈر پوسٹن سے جواب طلب کیا ہے؟

(۲۱) اگر ایسا اب تک نہیں ہوا تو کیا یہ ظاہر نہیں کرتا کہ خود ان ممالک میں بھی آئین اور قوانین پامال کیے جاتے ہیں؟

(۲۲) کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آئین اور قوانین امتیازی ہیں؟

(۲۳) ڈنمارک اور دیگر یورپی ممالک میں ہولوکاسٹ کے منکرین کے لیے قانون موجود ہے جس کے مطابق ہولو کاسٹ یعنی نازیوں کی جانب سے یہودیوں کے قتل عام کی کہانی کے کسی ایک بھی جزو سے انکار کرنے والے کو ۲۰ سال قید تک کی سزا ہوسکتی ہے۔کیا یہ قانون یہودیوں کو یورپ میں دوسروں سے نسلی برتری قرار دینے کا ثبوت نہیں؟

(۲۴) ہولوکاسٹ کے منکرین کے لیے قانون بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

(۲۵) کیا ہولوکاسٹ کا یہ قانون آزادیٔ اظہار پر قدغن نہیں؟

(۲۶) اگر ڈنمارک اور دیگر یورپی ممالک کے مطابق تمام شہریوں کے حقوق برابر ہیں تو کیا ہولوکاسٹ کے لیے علیحدہ سے قانون بنانا اور مسلمانوں کے مذہبی احترام کے لیے قانون نہ بنانا متضاد تاثر نہیں چھوڑتا؟

(۲۷) کیا ہولوکاسٹ کے منکرین کے لیے قانون کی موجودگی اسلام کے حوالے سے بھی ایسے ہی کسی قانون کو رواج دینے کے لیے جواز فراہم کرسکتی ہے؟

(۲۸) اگر ہاں تو کیا یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ یورپی ممالک میں اس حوالے سے قانون سازی کی جائے گی؟

(۲۹) بصورت دیگر کیا آپ اس امکان کو رد کرسکتے ہیں کہ مستقبل میں اسی نوعیت کا یا اس سے بھی زیادہ گھٹیا فعل کا اعادہ ہو؟

(۳۰) اگر ایسا ہوا تو کیا یہ تہذیبوں کے تصادم کے نظریے کو سچ ثابت نہیں کردے گا؟

(۳۱) انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے حوالے سے یورپی کنونشن کے چارٹر (Rome, 4.XI.1950) کے کے سیکشن 1 آرٹیکل 9 پارٹ 1 اور 2 کے مطابق ''ہر شخص کو آزادیٔ خیالات، شعور اور مذہب کا حق حاصل ہے۔ اس آزادی میں مذہب کی تبدیلی (اس کے یا بطور برادری) اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنا اسی کی تعلیمات عام کرنا شامل ہیں۔ان آزادیوں پر معاشرے میں موجود قوانین کے دائرہ کار کے اندر عمل کرنا ہوگا تاکہ یہ آزادیاں کسی دوسرے فرد یا کمیونٹی کے تحفظ، امن وامان اور دیگر افراد یا کمیونٹی کے حقوق اور آزادیوں کو سلب کرنے کا ذریعہ نہ بنیں۔'' کیا ڈنمارک سمیت دیگر یورپی ممالک نے یورپی یونین کے اس چارٹر کی پاسداری کی ہے؟

(۳۲) کیا انہوں نے آزادی کے لیے دوسروں کی آزادی اور حق پر ڈاکہ نہیں ڈالا؟

(۳۳) یورپی یونین کے اسی چارٹر کے سیکشن 1 آرٹیکل 10 پارٹ 1 اور 2 کے مطابق ''آزادیٔ اظہار کا مطلب یہ ہے

کہ ہر کوئی اپنی رائے کے اظہار کے لیے حکومتی بندشوں سے آزاد ہے۔'' کیا اس شق سے کہیں بھی یہ مطلب اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے مذہب یا ذاتی زندگی میں مداخلت کر سکتا ہے؟

(۳۴) آزادیٔ اظہار کی اسی شق کے پارٹ 2 میں صاف طور پر یہ الفاظ درج ہیں: "Since it carries with it duties & responsibilities" کیا یہ آزادیٔ اظہار کے ساتھ ساتھ ''فرض شناسی اور ذمہ داری'' کی شرط عائد نہیں کرتا؟

(۳۵) اگر ہاں تو کیا یورپ کے اخبارات نے فرض شناسی اور ذمہ داری کی شرط پوری کی ہے؟

(۳۶) اگر یورپی اخبارات نے یہ شرط پوری نہیں کی تو ان کے حکمران انہیں آزادیٔ اظہار کا تحفظ کیوں فراہم کر رہے ہیں؟

(۳۷) اسی شق میں یہ جملہ بھی درج ہے کہ ''آزادیٔ اظہار کے حوالے سے ملکی قوانین پامال نہیں کیے جائیں گے تا کہ جمہوری روایات، علاقائی سلامتی، قومی مفادات، دوسرے کے حقوق کی پاسداری اور باہمی اعتماد کو نقصان نہ پہنچے۔'' کیا کسی بھی یورپی ملک کے اخبارات نے اس حرکت سے قبل مندرجہ ذیل عوامل پر غور کیا؟

(۳۸) مندرجہ بالا شق صاف طور پر آزادیٔ اظہار کو ملکی قوانین کا گھیرا ڈال کر محدود کرتی ہے۔ کیا ڈنمارک کے اخبار نے اپنے ہی ملک کے کریمنل کوڈ سیکشن ۱۴۰ اور ۲۶۶ بی کو پامال نہیں کیا؟

(۳۹) کیا یورپی اخبارات کے اس فعل نے یورپی ممالک کی جمہوری روایات، علاقائی سلامتی، قومی مفادات، دوسروں کے حقوق کی پاسداری اور باہمی اعتماد کو تباہی کے کنارے لا کھڑا نہیں کر دیا؟

(یہ سوال نامہ پالیسی ریسرچ سنٹر اور ''امت'' نے مشترکہ طور پر تیار کیا)

(مطبوعہ: روزنامہ ''امت'' کراچی ۱۷ فروری ۲۰۰۶ء)

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپئیر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 0641-462501

ادارہ

ڈنمارک کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل

اس اپیل کا سبب کیا ہے؟

چار ماہ قبل ڈنمارک کے ایک کثیر الاشاعت اخبار نے پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کے بارے میں کارٹون سازی کا ایک مقابلہ منعقد کروایا۔ اخبار کو سو سے زائد کارٹونز ارسال کیے گئے جن میں سے ۱۲ قلمی تصاویر اخبار میں شائع کی گئیں‘ ان میں رحمت اللعالمین سیدنا محمد رسول ﷺ ایک عمامہ پہنے ہوئے ہیں جو بموں اور میزائلوں سے بھرا ہوا ہے اور آپ کو نہایت توہین آمیز طریقے سے ایک ذلت والی جگہ پر نماز پڑھتے ہوئے دکھایا گیا۔

وہاں کے اسلامی مرکز کے لوگوں نے اس پر احتجاج کرتے ہوئے اخبار کے ایڈیٹر سے ملنا چاہا تو اس نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا اور حکومت ڈنمارک نے اخبار کی مکمل حمایت اور اسے تحفظ دینے کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ وہاں کے مسلمانوں نے تمام دنیا کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس گستاخانہ، ظالمانہ اور جاہلانہ حرکت پر ڈنمارک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ خبیث اور ملعون دشمن پر اقتصادی دباؤ ڈالیں۔ یہ مت بھولیں کہ آپ روز قیامت نبی کریم ﷺ سے حوضِ کوثر پر ملاقات کریں گے اور آپ یہ سب جان لینے کے بعد کچھ نہ کریں گے تو کل رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دیں گے۔

اس توہین رسالت کو کوئی مسلمان ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہیں کر سکتا اس لیے کہ کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا‘ جب تک اللہ کے رسول ﷺ اس کو اپنی جان، اولاد، ماں باپ اور ساری دنیا سے بڑھ کر محبوب نہ ہوں۔ اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو۔

ڈنمارک کی مصنوعات

مکھن اور دودھ کی مصنوعات وغیرہ	کھانے کی اشیاء	کمپنیاں
۱۔ لورپاک مکھن	۱۔ تجارتی مارکہ کریسپی والی اشیاء	۳۔ کنٹریکٹرز-Contractrs
۲۔ تین گائے والا حینہ	۲۔ معجون طماطم السعودیہ	۴۔ Relays
۳۔ ڈنمارک کی سفید حینہ	۳۔ کریسپی، آلو کے چپس، مونگ پھلی	۵۔ Charging Boards
۴۔ حینہ موزاریلا	آئس کریم	ڈنمارک کی حصص والی کمپنیاں
۵۔ حینہ بوک	مودومپیک	۱۔ KDD کویتی ڈنمارک کی
۶۔ اجبان Vita السعودیہ	پریمو السعودیہ	کمپنی جو جوس، معجون، ٹماٹر، روغن
مشروبات	۳۔ ومور	زیتون، بالائی اور دودھ بناتی ہے
۱۔ ماجیسٹک مشروبات	۴۔ ویوفو	۲۔ سدافکو کمپنی، السعودیہ کی تمام
۲۔ السعودیہ کمپنی کے تمام مشروبات	۵۔ مووی نیک	مصنوعات ڈنمارک کی دودھ اور

۳۔السعو دیہ کمپنی کے تمام جوس	۶۔بابوآئس کریم	اس کے متعلقات اور جوسز وغیرہ کی
۴۔جوس ویویر	میک اپ کا سامان	بنیاد پر قائم ہیں
۵۔السعودیہ کمپنی کے تمام قسم کے تمام منرل واٹر	۱۔Haza کریم،صابن،سپرے،شیمپو	۳۔صوفی ڈی فرانس کمپنی جوڈبل
۶۔حلیب نیڈوNido	۲۔ Zata بالوں کو لگانے والی جیل	روٹی،فطائر اور مربہ جات بناتی ہے
۷۔حلیب اینکر	۳۔(شاذاد) سرخی لپ اسٹک جیلی	۴۔بیزون کمپنی میک اپ کا سامان
۸۔سنٹوپ جوس	کمپنیاں	بنانے والی ڈنمارک کی کمپنی ہے۔
۹۔حلیب السعودیہ	ڈنمارک کے بنے ہوئے Thermostats	۵۔شرکہ کیرولین
۱۰۔حلیبDanoدانو	۱۔اے سی اور ریفریجریٹر میں استعمال ہونے	۶۔Donfoss کمپنی
۱۱۔ماجیسٹک سوڈا واٹر	والے تھرموسٹیٹ	
	۲۔ریفریجریٹر کے کمپریسرز	

ہمارے ملک میں یورپ کی مصنوعات اُن کے نام یا ’’بارکوڈ‘‘(Barcode) کے نشانات کے ساتھ فروخت ہورہی ہیں۔ ہر ملک کا اپنا بارکوڈ نمبر ہے۔ ہم ان ممالک کی فروخت ہونے والی مصنوعات کے ’’بارکوڈ‘‘(Barcode) ہمراہ نام کے آپ کی رہنمائی کے لیے شائع کیے جارہے ہیں۔

COUNTRY		CODE	BARCODE
ISRAEL	اسرائیل	729	7 293453459072 — COUNTRY CODE ملک کا کوڈ، آگے کا نمبر کچھ بھی ہوسکتا ہے
DENMARK	ڈنمارک	570 TO 579	5 703453459072 — COUNTRY CODE ملک کا کوڈ، آگے کا نمبر کچھ بھی ہوسکتا ہے
NETHERLANDS	ہالینڈ	870 TO 879	8 703453459072 — COUNTRY CODE ملک کا کوڈ، آگے کا نمبر کچھ بھی ہوسکتا ہے
FRANCE	فرانس	300 TO 379	3 003453459072 — COUNTRY CODE ملک کا کوڈ، آگے کا نمبر کچھ بھی ہوسکتا ہے
NORWAY	ناروے	700 TO 706	7 003453459072 — COUNTRY CODE ملک کا کوڈ، آگے کا نمبر کچھ بھی ہوسکتا ہے
GERMANY	جرمنی	400 TO 440	4 003453459072 — COUNTRY CODE ملک کا کوڈ، آگے کا نمبر کچھ بھی ہوسکتا ہے

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بیادِ شہداء ختم نبوت ۱۹۵۳ء

اُن شہیدوں پہ لاکھوں سلام

نامرادانہ زیست کرتا تھا
میر کا طور یاد ہے ہم کو

فکر ونظر کی آوارگی، خیال کا فسق وفجور، آگہی ودانش کی دساست، سوچ کی لمحاتی خباثت اور قلبِ ناہموار کے بدکاری کے فیصلے......اسی کا نام سیکولرزم ہے۔ یا ٗیوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ انفرادی اور اجتماعی عمل کی مکروہ تقسیم اور اس تقسیم کا دینی اعمال، دینی مزاج اور دینی اخلاقیات پر اطلاق، سیکولر ذہنیت، سیکولر رویّے اور سیکولر عمل کا ہدف ہے۔ بہرحال یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ سیکولرزم...... ہندو، سکھ، یہودی، عیسائی، بالمیکی، زرتشتی، بدھسٹ، پارسی، مرزائی غرض کہ تمام کفار و مشرکین کا پسندیدہ پیراہن ہے۔ انہی کفار ومشرکین کی پیروی کی وجہ سے جدید سیاسی جماعتیں بھی اپنا سلوگن سیکولرزم ہی بتاتی ہیں اور اسے پاکستان کی اجتماعیت وسلامتی کی ضمانت قرار دیتی ہیں۔ ہمارے نزدیک یہی فرنگی کی فتح ہے کہ اس کا ایجاد کردہ ایک نظریہ مسلمانوں نے نہ صرف قبول کیا بلکہ اس کے ''اسلامی'' ہونے پر اصرار بھی کیا۔

بیسویں صدی کی تیسری چوتھی دہائی میں یہی فکری جنگ لڑی جا رہی تھی۔ سیکولر طبقہ کی نمائندہ جماعت مسلم لیگ نے غیر مسلم طبقات کو اپنی جماعت کا نہ صرف رکن بنایا بلکہ ایک سکہ بند مرزائی ''سر ظفر اللہ خاں'' کو ۱۹۴۶ء میں مسلم لیگ کا عہدیدار بنایا اور پاکستان بن جانے کے بعد پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنایا۔ پاکستان کا وزیر قانون ایک مشرک ''جوگندر ناتھ منڈل'' کو بنایا جو کہ مسلم لیگ کے الیکشنی اور منشوری وعدوں سے الگ تھلگ، متضاد اور متصادم تھا۔

مجلس احرار اسلام نے ظفر اللہ خان اور مرزا بشیر الدین محمود کی شیطانی چالوں کا اندازہ کر لیا اور ۱۹۴۹ء میں سیاسیات سے کنارہ کشی کر کے دین کی حفاظت، دینی تحفظات اور دینی حقوق کی طرف توجہ پھیر دی اور مرزائیت کے تعاقب پر ساری قوت لگا دی۔ ۵۲۔۱۹۵۱ء تو اخباری اور تقریری مہم پر صرف ہوئے۔ ۱۹۵۳ء میں عملی جدوجہد کا آغاز ہوا اور تحفظ ختم نبوت کے نامِ خوش نام سے اٹھنے والی تحریک ٗمالا کنڈ ایجنسی سے لے کر ساحل سمندر تک پھیل گئی۔ مارچ، اپریل، مئی......تین مہینے تحریک تحفظ ختم نبوت کا جوبن تھا۔ تمام منفی قوتیں ٗ دینی طاقت کے سامنے ہیچ ہو کر رہ گئیں اور لوگوں کی دینی محبت کو منہ پھاڑے تکتی رہ گئیں ٗ پھر سیکولر اور لبرل عفریت اکٹھے ہوئے اور ''جنرل اعظم خان'' کی مکروہ قیادت پر متفق ہو گئے۔ اس نے ابن زیاد اور شمر کا کردار انجام دیتے ہوئے پورے پنجاب میں گولی اور گالی کو عام کر دیا اور ملکی تاریخ کا پہلا مارشل لاء لگا دیا۔ لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات، راولپنڈی، ملتان اور میانوالی وغیرہ میں شیطانی ناچ ناچا گیا

بلکہ سیکولرزم کا ابلیس ننگا ہو کے ناچا اور سینکڑوں فدایانِ ختمِ نبوت خون میں نہلا دیئے گئے۔شہداءِ ختمِ نبوت کے خونِ ناحق سے مسجدیں، دفاتر، بازار، سڑکیں اور گلیاں لالہ زار ہو گئیں۔فوج کی نگرانی میں شہداء کو جلا کے ان کی راکھ چھانگا مانگا کی جھیل میں بہادی گئی۔کسی بیوہ اور کسی یتیم کا درد ٹیس بن کے ان سیکولر مُرداروں کے قلبِ تپاں میں نہ اٹھا۔راون کے تمام ساتھی پاکستان کی مساجد کی بے حرمتی کرتے رہے۔جوتوں سمیت مسجدوں میں گھس گئے۔انہوں نے قرآن کریم کو ٹھڈے مارے، حافظوں، قاریوں، مولویوں اور مذہبی عوام کی ڈاڑھیاں نوچیں، ان کے چہروں پہ تھوکا، مادرزاد برہنہ گالیاں بکیں اور کہا کہ تم سب انڈیا کے ایجنٹ ہو، تم پاکستان کے باغی ہو، سفاک سیکولرازم کے سفاک گماشتے، ختم نبوت کے نام لیواؤں کے گھروں میں گھس گئے، باعِصمت وعظمت خواتین کی بے حرمتی کی، فحش کلامی کی۔وہ کونسی گندگی ہے جو نہیں اچھالی گئی؟ وہ کونسی ناپاک حرکت ہے جو اُس وقت پاکستانی فوج اور پولیس سے سرزد نہیں ہوئی؟

آدمیت کے تھے قاتل آدمی
سر برہنہ بے اماں تھی زندگی

مجلس احرار اسلام کے دفاتر کے تالے توڑے گئے، انہیں لوٹا گیا، پچاس برس کا علمی، تاریخی ریکارڈ تباہ کیا گیا، صاف ستھرا کار آمد کاغذ ردّی میں بیچ دیا گیا، باقی ریکارڈ کو آگ لگا دی گئی، احرار کا ترجمان روزنامہ ''آزاد'' بند کر دیا گیا۔

ع......ظلم واستبداد تھا چاروں طرف

اور یہ سب کچھ اس پاکستان میں ہوا' جسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا، خلافت راشدہ قائم کرنے کے لیے جس سرزمین کو حاصل کیا گیا اور یہ اس جماعت کے مقتدر موذیوں نے کیا جس کا منشور قرآن تھا۔جو صرف اس لیے الگ سلطنت چاہتی تھی کہ اس کے بقول...... ''ہمارا سماجی سیاسی نظام ہندو سے الگ ہے، مسلمانوں کے رویّے اور قدریں ہندو کے رویّوں اور قدروں سے الگ ہیں۔

ہمارا کلچر ہندو کے کلچر سے الگ ہے'' ......مگر ہندو نے ہندوستان میں ختم نبوت کے نام لیواؤں کو یوں قتل نہیں کیا، ایسے تاراج نہیں کیا، ایسے نہیں لوٹا، ایسے نہیں جلایا اور مانگا جھیل میں ایسے نہیں بہایا...... یہ حساب ہم نے چکانا ہے' چاہے آخرت میں سہی!

انہی شہیدوں کے مرثیہ میں سیف الدین سیف نے لکھا تھا......

جو آئے تھے ختم نبوت میں کام
کہو ان شہیدوں پہ لاکھوں سلام

سلام' ان حق شناسوں، حق آگاہوں، حق پژوہوں کو' جنہوں نے جنگِ یمامہ میں شہید ہونے والے حق پرست صحابۂ رسول علیہم السلام کی ابدی سنت تازہ کی۔

سلام' ان وفا کیشوں کو' جنھوں نے محبتِ رسول میں سرمست وسرشار ہوکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منصبِ ختم نبوت کی حفاظت میں اپنی کڑیل جوانیوں کے نذرانے پیش کیے۔

سلام' اُن ابد بجاں جیالوں کو' جنہوں نے پاکستان کے طول وعرض میں خونِ دل دے کر محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا چراغ جلایا۔

سلام' اُن رہروانِ جادۂ ابدی کو' جو فنا کے گھاٹ اتر کر بقاء دوام پا گئے۔

سلام' ان جری اور جیالوں کو' جن کی پامردی واستقلال اور ایثار وشہادت نے جبر واستبداد اور مکر وارتداد کے بندوں کو خونِ وفا کی جھیل میں ہمیشہ کے لیے غرق کر دیا۔

سلام' خوددار ماؤں کے ان سپوتوں کو' جن کی انمول قربانیوں نے مرزائیت کے تمرّد کو ذلت ورسوائی کے گڑھے میں دفن کر دیا۔

سلام' صد ہزار سلام' ان مقدس روحوں کو' جو آج بھی پکار پکار کے کہہ رہی ہیں........

کسے کہ کشتہ نہ شد از قبیلۂ ما نیست

۶/مارچ...... یومِ شہداء تحریک تحفظ ختم نبوت (۱۹۵۳ء) ہے۔ انہی شہداء کی یاد میں' اس مہینے میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ملک کے مختلف شہروں میں ''شہداء ختم نبوت کانفرنسیں'' منعقد ہوتی ہیں اور میں سوچ رہا ہوں کہ اب پھر مسلم لیگ کی حکومت ہے اور یہ حکمران چاہیں تو خون کے یہ داغ دھل سکتے ہیں...... ورنہ

تو ہی اگر نہ چاہے بہانے ہزار ہیں

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

30 مارچ 2006ء
جمعرات بعد نماز مغرب

دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان

الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961

پروفیسر خالد شبیر احمد
سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان

افکارِ احرار، مفکرِ احرارؒ کے آئینہ خیال میں

مفکرِ احرار چودھری افضل حق رحمتہ اللہ علیہ (اللہ تعالیٰ اُنہیں جنت کی ہر نعمت نصیب فرمائے۔ آمین) دنیا سے وہ سرخرو گئے اور آخرت میں بھی یقیناً وہ سرخرو ہی ہوں گے۔ اُن کے قلم سے وہ جواہر پارے صفحۂ قرطاس پر ابھرے ہیں جن کو پڑھ کو احرار سرمست و سربلند ہو جاتے ہیں۔ ایمان میں تازگی، عزم میں استقامت اور اعتماد میں پختگی آجاتی ہے۔ دل سے بے ساختہ اُن کے لیے دعائیں نکلتی ہیں۔ انہوں نے جو کچھ کہا، جو کچھ لکھا اور جو کچھ کیا' وہ ہمارے لیے زادِ راہ بھی ہے اور نشانِ منزل بھی۔ احرار آج بھی اُن کی ان تحریروں کو ہی اپنا منشور بنائے اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہیں اور اس لحاظ سے ہم احرار اپنے آپ کو کامیاب جانتے ہیں کہ مجلس احرار اسلام نے اپنے سچے مؤقف میں' وقتی تقاضوں جن میں سچائی کی ذرہ بھر رمق نہیں' کے مطابق کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس لیے کہ احرار کو اپنے مؤقف کی صداقت پر لازوال یقین ہے اور جن کو یقین کی یہ دولت حاصل ہو جاتی ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ ہر ابتلاء میں ثابت قدم رہنے کا حوصلہ عطا فرما دیتے ہیں۔ آج کی اس تحریر میں میرا کچھ نہیں' سب کچھ مفکرِ احرار چودھری افضل حق مرحوم و مغفور کا ہے۔ اس لیے پڑھیے کہ یہ سب کچھ آپ کے ارادوں اور حوصلوں میں ایک نئی روح پھونک دے گا:

غیرت کو تیری پھر ملے پھولوں کی تازگی
تاریخ کی کتاب سے کردار' ڈھونڈیے
جس سے عدو لرزتا تھا خالدؔ بہ اہتمام
احرار کا وہ لہجۂ گفتار ڈھونڈیے

احرار، کانگریس اور مسلم لیگ:

''احرار کے دونوں جماعتوں کے انتہا پسندوں سے دل تنگ ہیں۔ کانگریس کے ادغام کلی اور لیگ کی اجتناب کلی کے درمیان مجلس احرار اسلام اعتدال کی ایک سچی اور سیدھی راہ ہے۔ احرار وطن کی آزادی کے لیے ان تھک سپاہی ہیں اور ساتھ ہی ایثار و قربانی کی بنا پر نہ صرف اقدام ہند بلکہ دنیا کی سرداری کے متمنی ہیں۔ کانگریس جب آزادی کی جنگ چھیڑے ہم مقدمۃ الجیش ہیں۔ جب صلح ہو ہم باندازۂ عقریانی حقوق کے طالب ہیں۔ اسی لیے جنگ آزادی کی شمولیت پر لیگی مسلمان احرار کو کانگریس کی ایک شاخ سمجھتا ہے اور حقوق طلبی پر ہندو ہمیں فرقہ پرست کہتا ہے۔ یہی تعریفیں بہترین تعریف

ہے۔ہم نے ''خذ ما صفا دع ما لدر'' کے پاکیزہ اصول پر کانگریس اور لیگ دونوں جماعتوں کی اچھائیوں کو اخذ کرلیا ہے اور برائیوں کو پرے پھینک دیا ہے۔نہ ہم مسلمانوں کے حقوق نظر انداز کرنے والے ہیں اور نہ حقوق کو بہانہ بنا کر آزادی کی جنگ میں لیگ کی طرح پہلو بچانے والے ہیں۔جس پالیسی پر ساری قوم ۱۹۲۰ء میں جمع ہوگئی تھی۔ہم اب تک اسی منصفانہ راہ پر قائم ہیں۔انگریز سے عدم تعاون اور اہل وطن سے موالات ہماری پالیسی کا خلاصہ ہے۔''

(خطبہ صدارت آل انڈیا مجلس احرار کانفرنس۔۱۹۳۹ء)

جنگ:

''مدت سے فلسطین اور وزیرستان سے مظلوموں کی دردناک صدائیں آرہی تھیں۔اب فلک پکارتا ہے کہ ظالموں کا یومِ حساب قریب آ گیا ہے۔کانگریس اور مہاتما گاندھی کی دانش مندی کا امتحان بھی ہونے والا ہے۔میدانِ جنگ میں پہلا گولہ گرنے سے پہلے برطانوی سرکار نیازمندی کا نمونہ بن کر ہندوستان کے سامنے آئے گی۔احرار شہنشاہیت کی مصیبت کو غلام کے لیے رحمت خیال کرتے ہیں۔اسی جنگ کو ہندوستان اور دنیائے اسلام کی آزادی کا بہترین موقع جانتے ہیں اور مہاتما گاندھی' کانگریس اور تمام خلافِ ملوکیت عناصر پر یہ امر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ انگریزی حکومت سے گفتگو میں ہندوستان کی آزادی اور دنیائے اسلام کے نفاذ کا یکساں خیال رکھا جانا چاہیے۔ورنہ احرار حکومت سے کیے گئے وعدوں اور فیصلوں کی پابندی کے لیے مجبور نہ ہوں گے اور اسلامی دنیا کے مفاد کو نظر انداز کرنے والے عناصر کے خلاف صف آراء رہیں گے۔''(خطبۂ صدارت آل انڈیا کانگریس۔۱۹۳۹ء)

مرزائیت:

''مرزائیت' عیسائیت کی توام بہن ہے۔یہ تحریک انگریزی حکمتِ عملی کی گود میں پل کر پھلی اور پھولی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی پلومر کی ٹانک وائن سے سرمست ہو کر ایک مکتوب میں اپنی نبوت کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کہہ کر برطانوی سرکار سے ناجائز تعلقات کی ساری کہانی بے خبری میں کہہ دی ہے۔اس دستاویزی ثبوت کے بعد کوئی عقل کا اندھا ہی مرزائیت کی راہ اختیار کر سکتا ہے۔تاہم عقل کے پیچھے لٹھ لے کر پھرنے والوں کی تعداد کی کوئی کمی نہیں۔تکمیل دین کے بعد اجرائے نبوت کے قائل مرزائی لوگ گویا تاج محل پر مٹی کا بھدا گھروندا تیار کر کے ذوقِ سلیم کی توہین کرنا چاہتے ہیں۔جس طرح فنِ تعمیر کے ماہر ایسے کورذوق لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔اسی طرح سچے مسلمان ایسے کورذوق مذہب کو قبول نہیں کر سکتے۔

دین اسلام میں خاتم النبیین ﷺ کا دعویٰ دراصل رحمت اللعالمین ﷺ کا ثبوت ہے۔قومیں نبیوں کے تسلسل سے زید گروہوں میں منقسم ہونے سے بچ گئیں' جب جغرافیائی حدود ناقابلِ عبور تھیں تب مختلف خطوں میں مختلف نبیوں کا آنا

سمجھ میں آتا ہے لیکن اب مختلف ممالک مسافت کی آسانیوں کے لحاظ سے بُعد میں شہر کے محلّہ سے بھی قریب معلوم ہوتے ہیں اور براعظم رسل و رسائل کے لحاظ سے ایک خطہ نظر آتے ہیں۔ تو اب نبیوں کا تسلسل قوموں میں بے ضرورت، افتراق کا باعث ہی ہوسکتا ہے۔ اس لیے ختم نبوت کا دعویٰ درحقیقت خدا کے رحم کا ثبوت ہے۔ اس طرح قومیں مزید گروہوں میں تقسیم ہونے سے بچ گئیں۔ لیکن غیر ملکی سیاست تخریب اسلام کے لیے مرزا صاحب کو استعمال کرنے پر تلی ہوئی تھی اور نہیں تو پچاس برس مسلمان اسی فتنہ کو فرو کرنے میں ہی لگے رہے۔ اب خدا نے مجلس احرار اسلام کو توفیق دی کہ اس دینی مصیبت سے مسلمانوں کو نجات دلانے کے لیے اپنی کامیاب خدمات پیش کرے۔

قادیانی نشے کے خلاف ہماری جدوجہد صبر آزما رہی ہے۔ ابتداء میں قوم نے سرگرمی کا اظہار کیا۔ اب صوبجاتی حکومت کے بعد ہماری مشکلات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ ادھر مسلمانوں نے اس محاذ سے دلچسپی لینا کم کردی۔ مرزائیوں کی حمایت میں سر سکندر حیات کی وزارت میں ہمارے کارکنوں کے خلاف اتنے مقدمے چلائے گئے ہیں کہ ہمیں وہم وگمان بھی نہیں تھا کہ برطانوی سیاست سر سکندر کی وزارت پر یوں غلبہ حاصل کر کے ہمارے لیے بیش از پیش مصیبتوں کا باعث ہوگی۔ پہلے ہمارے مقتدر کارکنوں کا قادیان میں داخلہ بند تھا اور اب ضلع بھر میں قدم رکھنا بھی ممنوع ہوگیا۔ لیکن قادیانی قتل وغارت میں بدستور مصروف ہیں۔ گو سر سکندر کی قادیان نوازی مرزائیت کی تاریخ کا مستقل باب بن کے رہ گئی۔ تاہم ہمیں خدا کی مہربانی پر بھروسہ ہے کہ احرار کا وسیع نظام باوجود مالی مشکلات کے دس برس کے اندر اندر اس فتنے کو ختم کر کے چھوڑے گا۔ باخبر لوگ جانتے ہیں کہ جانباز احرار نے کس طرح مرزائیت کو نیم جاں کردیا ہے۔ موجودہ وزارت کے بدلنے کے ساتھ ساتھ حالات بھی بدلیں گے۔ ملک میں انگریزی اثر ورسوخ جوں جوں کم ہوگا توں توں سرکار کا یہ خود کاشتہ پودا مرجھاتا چلا جائے گا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب سے مایوس ہوکر مرزائیت کے شجر خبیثہ کو سندھ میں لے جایا جارہا ہے۔ سندھ کے احرار کو ہوشیار رہنا چاہیے۔'' (خطبہ آل انڈیا احرار کانفرنس۔ اپریل ۱۹۳۹ء)

احرار اور تبلیغ:

''ہر احرار اللہ سے دعا مانگے کہ خدا ہمیں دین کی دولت ارزانی کر اور غیر مسلموں کو بھی اس دولت سے محروم نہ رکھ۔ بے شک تبلیغ کے سلسلے میں مالی امداد کی ضرورت ہے لیکن احرار کو خدا پر بھروسہ کرنے کے بعد اپنے خلوص اور محنت پر اعتماد کرنا چاہیے۔ پہلے یہ خود سمجھنا چاہیے کہ یہ مذہب کسی قوم، کسی ملک، نسل یا خاندان کے مفاد کا حامی نہیں۔ اسلام پوری انسانیت کے فائدے کا قانون ہے۔ جو شخص یا قوم اس قانون پر چلے گی' فلاح پائے گی۔ وہ لوگ جو پشت ہا پشت سے مسلمان ہیں مگر قانون اسلام پر عامل نہیں' نجات نہ پائیں گے۔ کل کے نومسلم اپنے حسن عمل سے جنت کے سردار کہلائیں گے۔ پس نسلی طور پر مسلمان ہونا ہمیں خدا کے قریب نہیں کرتا۔ قرب اسی کے لیے جو اسلام کی منشاء کو سمجھ کر خدا کی عبادت

اور مخلوق کی خدمت کا عہد کرتا ہے۔ دنیا کی اس سے بڑی خدمت کیا ہے کہ انسانوں کو اسلام کے نور کی طرف بلایا جائے کہ لوگ ظلم سے باز آئیں اور عدل وانصاف کے آئین کو قبول کریں، انسانوں کو برابر کا بھائی سمجھیں اور لوٹ کھسوٹ کو روا نہ رکھیں۔ یہ ذات برادری، یہ اونچ نیچ، یہ نسل اور قوم کی برتری کے تصورات اسلام میں داخل ہو کر خاک میں مل جاتے ہیں۔ پس اسلام تو بین الاقوامی حیثیت ہی میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ یہ غیر طبقاتی سوسائٹی ہے، یہ امن کا پیغام ہے۔ اس میں کوئی طبقاتی کشمکش نہیں۔ اس وقت دنیا مجبور ہو کر ایسے عالمگیر مذہب کی تلاش میں نکلی ہے۔ ہمیں آگے بڑھ کر متلاشیانِ حق کی خدمت میں حق پیش کرنا ہے۔ ہر احرار کو شعبہ تبلیغ احرار کا ممبر تصور کرنا چاہیے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ مبلغ بنے اور اپنے غیر مسلم دوستوں، پڑوسیوں اور اہل وطن کی خدمت میں سلامتی اور امن کے اس مذہب کا تحفہ پیش کرے۔ مرزائیت جیسے فتنوں کا سدِ باب بھی ضروری ہے۔ ساتھ ہی اشاعتِ اسلام عام صورتوں اور ضرورتوں سے پہلو تہی نہیں کی جاسکتی۔'' (خطبہ آل انڈیا احرار کانفرنس۔ اپریل ۱۹۴۱ء۔ دہلی)

پاکستان:

''پاکستان کے نعرے کی مخالفت نہ کرنا' یہ دکھے دلوں کی فریاد ہے۔ یہ غلام اچھوتوں یعنی ہندی مسلمانوں کی دردناک صدائے بازگشت ہے' جو دل کی گہرائی سے اوّل نکلی ہے اور دماغ کے گنبد سے ٹکرا کر واپس آئی ہے۔ ہندو سوسائٹی کا ماحول ایسا تنگ ہے کہ وہاں مسلمانوں کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ ہندو ذاتی حیثیت میں بہترین انسان ہیں لیکن عجب بد نصیبی ہے کہ یہی مرنجان افراد جب جماعتی حیثیت میں بیٹھتے ہیں تو مسلمان کی جان اجیرن ہو جاتی ہے۔ وہ ہمیشہ مسلمانوں سے علیحدہ رہ کر اور اسے علیحدہ رکھ کے سوچتے ہیں۔ ہندو یہ کبھی قیاس ہی نہیں کرتا کہ اس کے طرزِ عمل کا کوئی ردّعمل بھی ہوگا یا ہوسکتا ہے۔ علیحدہ انتخاب اور علیحدہ گھر تباہ نہ ہونے کا آخری چارہ کار ہے۔ جب اکثریت اپنی تنگ دلی سے دوسرے پر غربت کی کوئی راہ باقی نہ رکھے تو بوکھلا کر بھاگ کھڑا ہونے کے سوا چارہ کار کیا ہے۔ پاکستانی غریب دراصل ہندو سرمایہ دار سوسائٹی کے طرزِ عمل سے بوکھلا کر بھاگا ہوا مسلمان اچھوت ہے۔ چاہتا ہے۔ مرنے بھرنے کے لیے کوئی کونہ مل جائے' جہاں وہ آرام سے پڑا رہے۔ البتہ یہ قسمت کی ستم ظریفی ہے کہ وہ مسلمان سرمایہ دار کے ہتھے چڑھ گیا ہے جو ہندو سود خور سے چھڑا کر مسلمان جاگیرداری میں پھنسانا چاہتا ہے۔ ہندو دشمن بن کر لوٹتا ہے' یہ دوست بن کر گلا کاٹے گا۔ غرض اکھنڈ ہندوستان اور اس پاکستان دونوں جگہ مسلمان کا ''کونڈا'' ہوگا۔

جہاں امراء بھوک کو چورن سے بڑھاتے ہوں اور غریب غم کھاتے ہوں' جہاں ایک طرف ایک منہ کے لیے سینکڑوں نوالے اور ایک جسم کے لیے بیسیوں دوشالے ہوں اور دوسری جانب جہاں سردیوں میں لنگوٹی سے بھی مختصر لباس زندگی ہو اور دم کے آنے جانے پر ہی زندگی کا قیاس ہو' جنہیں آج کسی غریب ہمسایہ کی افسردہ صبحیں اور آزردہ شامیں

دیکھ کر مدد کرنے کا خیال نہیں۔ وہ کسی خطے کو صحیح معنوں میں پاکستان کیا بنائیں گے۔ پس احرار پاکستان کی مذمت کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ سرمایہ داری کی کار فرما روح کے مخالف ہیں جو غریب کو اپنا کر لوٹنا چاہتی ہے۔''

(خطبہ ڈسٹرکٹ مجلس احرار اسلام کانفرنس۔ قصور۔ دسمبر ۱۹۴۱ء)

مجلس احرار اسلام:

''مجلس احرار کسی ماحول یا وقت کا تقاضا نہیں کہ اس کا پروگرام جماعت بندی کا ہو بلکہ اس کے سامنے انسانیت کو امراء اور رؤسا کی غلامی سے نجات دلا کر دنیا میں حکومتِ الٰہیہ کا قیام ہے۔

بے شک مجلس احرار اسلام فرشتوں کی جماعت نہیں مگر اس میں مفلس اور مخلص کارکنوں کا اجتماع اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ سچی کامیابی اس کی قسمت میں رہے گی۔ ہمارا راستہ بے شک کٹھن اور دشوار ہے۔ علماء اور صوفیاء کا ایک گروہ شہنشاہیت اور امراء کے وجود کے جواز کا بروئے اسلام فتویٰ دے کر بڑی تکلیف کا باعث ہے۔ ان کی مدد سے امراء ننانوے فیصدی غریب آبادی کو تباہ حال رکھنے کا مزید سہارا پائیں گے۔ لیکن بے یار و مددگار غرباء کو سچے مذہب اور برحق دین کی تعلیم کا سہارا دے کر پھر بلند کرنا ہے اور بتانا ہے کہ اسلام کسی طبقے کا حامی نہیں ہے' وہ خدا کے بندوں کی برادری دیکھنا چاہتا ہے۔ خدائے پاک پر یہ ناپاک اتہام ہے کہ وہ شہنشاہوں اور رئیسوں کو عوام پر مسلط دیکھنا چاہتا ہے۔''

(آب رفتہ' جانباز مرزا۔ صفحہ ۱۵۲،۵۳)

پروگرام پر نگاہ رکھو:

''انتہا درجے کے تنگ دل اور متعصب فرقہ پرست تمہیں فرقہ پرست کہیں گے۔ ان کی پروا نہ کرو۔ کتوں کو بھونکتا چھوڑو، کاروانِ احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں نہ کانگریس کا اکھنڈ ہندوستان ہے بلکہ وہ سرزمین ہے جہاں:

(۱) سوسائٹی میں درجے بندی نہ ہو' بلکہ انسانیت ایک درجہ ہو۔ احرار کا وطن وہ ہے جہاں کوئی اچھوت نہ ہو جہاں انسانوں کو ذلیل سمجھنے والے خود ذلیل سمجھے جائیں۔

(۲) جہاں غریبوں کو لوٹنے والے لوٹ لیے جائیں اور لوگوں کو کام پر لگا کر ان کی ضرورتوں کے مطابق معیشت مہیا ہو۔

(۳) جہاں پر کوئی اپنے مذہب اور اپنی تہذیب کے مطابق ترقی کرنے میں آزاد ہو۔

(۴) جہاں نظامِ حکومت کامل مساوات پر قائم ہو اور جہاں سرمایہ دار نظام کی طرح قانون غریب کو چکی میں نہ پیس سکیں اور امیر قانون پر حکومت نہ کر سکے۔

جب تک اقلیت و اکثریت کا موجودہ مفہوم نہ بدلے گا۔ ملک میں امن قائم نہ ہوگا۔ لیگ کا طرزِ عمل کانگریس کی

موجودہ روش سرمایہ دارانہ ذہن کے پیش نظر حق بجانب ہے۔ جمعیت العلماء کے سب سے بڑے ذمے دار شخص کے خطبے کو دوبارہ پڑھ کر قیاس کرو کہ ایسی تنگ دل اکثریت کی غلامی کا جُوا کون قبول کرے۔ پھر بھلا پاکستان میں یہی ہندو اکثریت اقلیت میں کیسے مطمئن ہو سکتی ہے۔ خدا کرے کہ نہ کانگریسی سرمایہ دار اپنی ضد چھوڑے اور نہ لیگی سرمایہ دار اپنی وضع بدلے ۔کانگریسی سرمایہ دار احرار سے فضول امید رکھتا ہے کہ ہم پاکستانی مسلمان کی اٹھ کر کمر ہمت توڑیں اور اس طرح سرمایہ داری کے پاکھنڈ ہندوستان کا راستہ کانگریس کے لیے صاف کر دیں۔

احرار دوستو! اپنے ایمان کو مضبوط رکھو، جماعت کی وفاداری کو مقدم سمجھو۔ کوئی تمہیں سرمایہ دار لیگ کا ایجنٹ بن کر لیگ کی طرف جلائے گا۔ کوئی سرمایہ دار کانگریس کا ایجنٹ بن کر کانگریس کی دعوت دے گا۔ سب کی سن کر جماعت سے وفادار رہو، سرمایہ داری کے خطرے کو پہچانو، غریبوں کو سرمایہ داروں کی غلامی سے بچاؤ، انسانیت کو چھوت کی لعنت سے نجات دلاؤ۔ ہم غریبوں سے غداری کر کے سرمایہ داری کے نظام کو قبول نہ کریں گے۔ ہم مسلمانوں کی حکومت کے خواہاں نہیں۔ بلکہ خدا کی حکومت چاہتے ہیں۔ جس میں لوگ آسودہ ہوں۔ ہر شخص کو عدل وانصاف ملے۔ وہ عدل وانصاف نہیں جو موجود ہے بلکہ وہ جس کی بنیاد عرب کے یتیم (ﷺ) نے ڈالی۔ حکومت خدا کی، مخلوق خدا کی نہیں۔ نہ کوئی چھوت چھات بلکہ کامل سیاسی اور اقتصادی مساوات ہو۔ کیونکہ خدا کا یہ قانون سب قوانین سے بلند ہے۔ آؤ! اس کے لیے قربانیاں کرنا سیکھیں اور خدا کی خوشنودی حاصل کریں۔

پاکستانی بھی سن لیں، اکھنڈ ہندوستانی بھی سن لیں، ہم احرار ہیں۔ صرف اس کے طرفدار ہیں جو خدا کی حاکمیت قائم کرے۔ جہاں ہندو مسلمان آرام پائیں۔ جہاں دنیا امراء کی جنت اور غریبوں کا دوزخ نہ بنی رہے بلکہ قوم کی دولت پر افراد کا یکساں حق ہو۔ سوسائٹی میں درجے نہ ہوں۔ انسانیت ایک درجہ ہو، ہمیں پاکستان اور اکھنڈ ہندوستان کے دامِ فریب میں نہ پھنساؤ بلکہ احرار کی سیدھی بات کا سیدھا جواب دو۔'' (خطبہ ڈسٹرکٹ احرار کانفرنس۔ قصور۔ یکم دسمبر ۱۹۴۱ء)

علماء حق کا ترجمان
المیزان
ناشران وتاجرانِ کتب
دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ
دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762

عبدالرحمٰن باوا (لندن)

قادیانی ٹولے میں ٹوٹ پھوٹ

قادیانی جماعت اس وقت رو بہ زوال ہے۔ پچھلے کچھ عرصہ سے جماعت میں انتشار، ٹوٹ پھوٹ اور بغاوت کی خبریں تسلسل سے مل رہی تھیں۔ جرمنی میں مقیم عبدالغفار جنبہ نے مصلح موعود کا دعویٰ کیا تو ماریشس کے منیر احمد اعظم نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے وحی کے ذریعے اطلاع دی کہ ''تم کو محی الدین اور امیر المومنین'' کے مقام پر فائز کیا گیا ہے۔ اس نے ''جماعت احمدیہ المسلمین'' کے نام سے ایک نئے فرقہ کی بنیاد ڈالی اور سب سے پہلے جنوبی ہند کا سفر کر کے لوگوں کو اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کی۔ قادیانی سربراہ مرزا مسرور نے غالباً اس مسئلے کو سلجھانے کے لئے دسمبر ۲۰۰۵ء میں ماریشس کا دورہ کیا لیکن اندازہ یہ ہے کہ عبدالغفار جنبہ اور منیر احمد اپنے اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

کینیڈا میں مبشر ڈار قادیانی اور ان کا گروپ جو قادیانی جماعت میں جمہوریت رائج کرنے کے علمبردار ہیں اب پہلے سے کافی سرگرم نظر آرہے ہیں۔ ابھی جو رمضان المبارک گزرا ہے انہوں نے اس ماہ میں ''آپریشن احمدیہ فریڈم'' یعنی قادیانیوں کو خلفاء اور ملاؤں سے آزاد کرانے کی تحریک، اس تحریک کے تحت انہوں نے جو پہلا قدم اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ ''کینیڈین کو غلامی سے نجات دلوایئے'' کے عنوان سے ایک خط تحریر کیا، جسے کینیڈا کی پارلیمنٹ کے تین سوممبروں اور صوبائی اسمبلی کے ایک سوممبروں کو بھیجا گیا ہے۔ اس خط میں قادیانی جماعت کے بارے میں شکایت کی گئی ہے کہ کینیڈا کی قادیانی جماعت ملکی قانون کے تحت ایک چیریٹی رجسٹرڈ ادارہ ہے۔ اس جماعت کا نیشنل پریذیڈنٹ ملاں نسیم احمد جو گزشتہ بیس سال سے اس عہدے پر فائز چلا آرہا ہے اور وہ غیر منتخب ہے جبکہ کینیڈا میں ہر جگہ جمہوری نظام رائج ہے۔ جہاں امن وامان، آزادی اور مساوات ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق محفوظ ہیں لیکن ان اقدار کو شدید خطرہ ان لوگوں سے ہے جو کینیڈین سوسائٹی کا حصہ نہیں۔ ان لوگوں نے اپنی ذاتی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے قادیانی کمیونٹی کو برین واشنگ کے ذریعے غلط راستے پر ڈال دیا ہے جو کہ جمہوری اصولوں کے سراسر خلاف ہے۔

قادیانی خلیفہ ایسے خاندان سے ہے جن کا وطن پاکستان ہے۔ خاندان کا اپنا ذاتی بنایا ہوا ''الیکٹرول کالج'' (انتخاب خلیفہ کا ادارہ) غیر نمائندہ اور غیر منتخب ہے' جس کے تمام اراکین ملاؤں پر مشتمل ہیں۔ یہ لوگ صرف خاندان سے ہی خلیفہ منتخب کرتے ہیں اس لیے وہ غلط فیصلے نہیں کر سکتے۔ لہٰذا ان کی اطاعت اور فرمانبرداری ہر قادیانی کے لیے لازم ہے اور جو بھی نظام جماعت کی مخالفت کرتا ہے۔ اسے جماعت کی جانب سے مقرر کردہ سزاؤں مثلاً اخراج جماعت، بائیکاٹ وغیرہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان سزاؤں کے خوف سے لوگوں نے اپنی زبانوں کو بند کر رکھا ہے۔ ان ملاؤں کے پاس کارکن بھی ہوتے ہیں۔ اس جماعت کی کافی رقم چندے کی مد میں ہوتی ہے اور جسے قادیانی جماعت نے کینیڈا کے حکومتی انتخابات کے موقع پر استعمال کیا جو کہ غیر قانونی ہے۔

انہوں نے ممبران پارلیمنٹ سے درخواست کی کہ کمیونٹی کو اپنے فیصلے کرنے کی آزادی دلائیں اور اس جماعت میں جمہوری نظام رائج کرائیں۔ آپ قادیانی خلیفہ مرزا مسرور پر اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے ان پر دباؤ ڈالیں کہ نیشنل پریذیڈنٹ کو نامزد کرنے کی بجائے کمیونٹی اسے خود منتخب کرے۔ اگر ہم نے ملاں نسیم مہدی اور مرزا مسرور کے غیر قانونی ہتھکنڈوں کو نظر انداز کر دیا تو پھر اس کمیونٹی کا انجام اچھا نہیں ہوگا۔ اس لیے ممبران پارلیمنٹ سے مداخلت کی اپیل کی گئی ہے۔ یہ ہے مختصر خلاصہ اس خط کا۔ اس کے علاوہ مبشر ڈار گروپ نے اپنی ایک تحریر میں لکھا ہے کہ ''ہم نے آپریشن احمدیہ فریڈم کی جو تحریک شروع کی ہے' اس کا مقصد قادیانی کمیونٹی کو ہر قسم کی غلامی سے نجات دلانا ہے۔ انہوں نے ''مرزا فیملی'' پر الزام لگایا ہے کہ خلافت کو خاندان میں رکھنے کی خاطر ''الیکٹرول کالج'' کے ممبران کو تبدیل کرنا شروع کر دیا ہے اور منتخب افراد کی جگہ قادیانی ملاؤں کو جن کی وفاداریاں آزمائی جا چکی ہیں' مقرر کیا جا رہا ہے۔ یہ سراسر ناانصافی ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ ہر حال میں جماعت میں رائج ظالمانہ اور آمرانہ نظام کے خلاف قلم سے جہاد کریں گے۔ انہوں نے یہ پیشین گوئی کی ہے کہ ''جماعت کے آمرانہ نظام اور ہمارے درمیان ایک غلیظ قسم کی جنگ چھڑ سکتی ہے۔

صدر بش کو دہشت گردی کا نشانہ بنانا زندگی کا بہترین دن ہوگا: امریکی طالب علم

واشنگٹن (اے پی پی) دنیا بھر میں مسلمانوں کے دینی مدارس میں دہشت گردی کی تعلیم کا الزام عائد کرنے والے امریکی حکام کو اس وقت شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا جب امریکی ریاست رہوڈ آئی لینڈ کے علاقے ویسٹ واروک میں واقع جان ایف ڈیئرنگ مڈل سکول میں ساتویں جماعت کے طالب علم نے اساتذہ کی طرف سے دی گئی ایک اسائمنٹ (مشق) میں امریکی صدر جارج ڈبلیو بش کو دہشت گردی کا نشانہ بنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ساتویں جماعت کا طالب علم جس کا نام نہیں بتایا گیا کے اساتذہ نے ایک اسائمنٹ میں طلبہ کو ''اپنی زندگی کے بہترین دن'' کے عنوان پر مضمون لکھنے کو کہا تھا جس پر مذکورہ طالب علم نے اپنے ایک صفحے کے مضمون میں لکھا کہ اس کی زندگی کا بہترین دن وہ ہوگا جب وہ امریکی صدر اور متعدد امریکی اداروں کو دہشت گردی کا نشانہ بنانے میں کامیاب ہوجائے گا۔ سکول کے عملہ نے طالب علم کا نام اور اس کی عمر نہیں بتائی تاہم امریکی سکولوں میں ساتویں جماعت میں پڑھنے والے طلبہ کی عمریں عموماً ۱۱ سال سے ۱۳ سال کے درمیان ہوتی ہے۔ سکول کے عملہ نے طالب علم کے اقدام کو احمقانہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں ایسے خطرناک ارادے رکھنے والا طالب علم نہیں دیکھا۔ اگرچہ طالب علم کے خلاف مقامی پولیس میں کوئی مقدمہ درج نہیں کرایا گیا تاہم اس کا کیس خفیہ اداروں کے سپرد کر دیا گیا ہے جو وہ وجوہات جاننے کی کوشش کریں گے۔ (مطبوعہ: روزنامہ ''جنگ'' ملتان۔ ۵/فروری ۲۰۰۶ء)

اویس قادری: مولانا اختر رضا خان کا فتویٰ

کلچرل اسلام: اسلام کو تباہ کرنے کی نئی کوشش

اسلام کی آفاقیت کو مقامی ساز و رنگ سے بدلنے کی سازش

اب راگ رنگ، عقیدے اور دل کو بدلنے لگے ہیں

امریکہ اپنے نئے اہداف کے تحت ''کلچرل اسلام'' کی ترویج میں مصروف ہے۔اس مقصد کے لیے نئے ریڈیو ٹی وی اسٹیشن کھولے گئے ہیں۔اربوں روپے کی سرمایہ کاری کے ذریعے دین اسلام کو ایک ثقافتی مذہب کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے تاکہ اس دین کی تعلیمات کا وہ حصہ جو معاشرت اور حکومت سے بحث کرتا ہے اور جسے مغرب ''سیاسی اسلام'' کہتا ہے اور اسلام کا یہ سیاسی چہرہ اسے سخت ناپسند ہے۔اس چہرے کو تبدیل کرنے کی کوشش کا نیا نام ''اسلام کا ثقافتی چہرہ'' ہے۔منصوبہ کے تحت اسلام کو مغربی ثقافت میں رنگ کر پیش کیا جائے۔مثلاً دعاؤں اور مناجات کو گا بجا کر خدا کو یاد کیا جائے اور دعاؤں سے قلب کی کیفیات کو ختم کر دیا جائے۔ثقافتی اسلام کی چند شکلیں پاکستان میں بعض مذہبی تنظیموں کی بدعات ہیں۔مثلاً کیو ٹی وی کے ذریعے ایسی نعتیہ محفلیں جن میں آلات موسیقی استعمال نہیں ہوتے لیکن آوازوں کے تانے بانے اور زیر و بم کے ذریعے موسیقی کا آہنگ پیدا کرنا، اس قسم کی موسیقی کے خلاف حضرت مولانا اختر رضا خان صاحب نے بریلی سے فتویٰ جاری کیا ہے۔فتویٰ کا متن درج ذیل ہے۔

مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے پاس ایک فتویٰ کراچی سے عزیز محترم مولانا عبدالعزیز حنفی کا لکھا ہوا تصدیق کے لیے بھیجا گیا۔مصروفیات اور مسلسل سفر کی وجہ سے میں بروقت اس فتوے کی تصدیق کرنے سے قاصر رہا۔فتویٰ ایک کیسٹ سے متعلق ہے۔جس میں ذکر ہے کہ آواز اس طور پر سنائی دیتی ہے جیسے دف کے ساتھ ذکر ہو رہا ہو لیکن سوال میں بھی مرقوم ہے اور زبانی طور پر بھی معلوم ہوا کہ ذکر کرنے والوں نے دف کا استعمال نہ کیا بلکہ اپنے منہ سے وہ ایسی آواز نکالتے ہیں جو دف کے مشابہ معلوم ہوتی ہے۔یہ مسئلہ چونکہ قابل غور تھا۔اس لیے لوگوں سے کیسٹ منگوا کر سنا۔واقعتاً وہ آواز مشابہ دف معلوم ہوتی ہے۔

دف آلات لہو ولعب میں سے ہے جس کا استعمال اغلب احوال میں لہو ولعب کے لیے ہوتا ہے۔لہٰذا دف کے استعمال کی شرعاً اجازت نہیں۔دف بغیر جلاجل کی اباحت بعض احادیث سے مثلاً اعلنوا ھذا النکاح واضربوا علیہ

والدفوف وغیرہ سے معلوم ہوتی ہے لیکن اصولِ فقہ کا قاعدہ ہے کہ **اذااجتمع الحلال والحرام رجع الحرام** بنابریں ترجیح جانب حرمت کو ہے جس کی تائید سرکار ابدقرار ﷺ المدرار کی احادیث شریفہ مثلاً امرت **بحق المعازف بعثنی ربی عزوجل بمحق المعازف** وغیرہما ہیں۔قطع نظر اس کے حدیث مذکورہ **اعلنو هذا النكاح** میں اجازت استعمال دف کی بغرض اعلان مفہوم ہوتی ہے۔یہی لیا جائے کہ بعض احوال میں ملاہی کی اجازت ہے مگر اس زمانے میں جبکہ لوگ تصحیح نیت سے قاصر اور احکام شرع سے غافل اور لہوولعب میں منہمک ہیں۔سبیل اطلاق منع ہے۔**کما افادہ الامام جدی الهمام و الشیخ احمد رضا قدس سره فی رسالة المبارکة هادی الناس فی رسوم الاعراس قال فی الدر المختار بعد جکایته عن امامنا ابی حنیفة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه دلت المسئلة علی ان الملاهی کلها حرام** . یہ تو دف وغیرہ آلات لہو کے بارے میں تھا جو آواز ان آلات لہو کے مشابہ کسی طرح سے پیدا ہوتی کی جائے اور اس کا بھی وہی حکم ہے جو ان آلات لہو سے نکلنے والی آوازوں کا ہے۔اس کی نظیر گراموفون وغیرہ آلات سے نکلنے والی ان آوازوں کا حکم ہے جو قطعاً ان آلات لہو سے نکلنے والی آوازیں تو نہیں لیکن بلاشبہ یہ آوازیں ان آلات لہو کے آوازوں کی کاپیاں ہیں۔لہٰذا گراموفون وغیرہ میں ان ملاہی کی آوازیں بھرنا اور انہیں سننا حرام ہے جس طرح ان ملاہی کا استعمال سننے سنانے کے لیے حرام ہے۔سیٹی ایک مخصوص آواز نکالنے کا آلہ ہے اسی جیسی آواز اگر منہ سے نکالی جائے تو یہ بالعموم طریقہ فساق ہے اور ناجائز ہے لہٰذا ان مندرجہ بالا امور سے روشن ہے کہ دف جیسی آواز نکالنا اگر چہ بغیر استعمال دف ہو۔ناجائز ہے اور اگر یہ قصداً ہے تو یہ تلہی ہے جو مطلقاً حرام ہے اور اگر ایسی آواز منہ سے بلاقصد نکلتی ہے تو وہ صورۃ لہو کے مشابہ ہے لہٰذا اس سے بھی گریز چاہیے خصوصاً ذکرونعت میں اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ قصد لہو اور صورت لہو دونوں سے پرہیز کیا جائے۔دف کے استعمال کی رخصت نظر بہ بعض احادیث ثابت بھی ہے تو ان اشعار میں ہے جن کا تعلق ذکرونعت سے نہیں اسی لیے حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ کی اجازت سے حضور کی خدمت میں جب ایک گانے والی نے دف بجایا اور منجملہ اشعار کے یہ مصرع پڑھا:

وفینا بنی یعلم مافی غد

حضور ﷺ نے فرمایا: **قولی ما کنت تقولین**، یہ رہنے دو اور جو پڑھ رہی تھیں وہی پڑھتی رہو کہ صورت لہو پر نعت شریف پڑھنا شایان شان نہ تھا۔اب حکم مسئلہ صاف ہو گیا اور وہ یہ کہ ایسی آواز جو دف وغیرہ کے مشابہ ہو منہ سے نکالنا جائز نہیں کہ طریقہ فساق ہے اور ذکر وغیرہ میں اشدنا جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاله بفمه امر برقمه

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ النزیل بجرہ من اعمال فیض آباد

غناوآواز مزامیر و بہ انداز مزامیر ناجائز ہے نعت شریف میں اور خاص اسم جلالت کے ساتھ انداز صورت مزامیر اختیار کرنے میں نوع اہانت بھی ہے۔اس لیے اس کا عدم جواز شدید ہے۔اگر چہ نیت خیر ہو فالجواب صحیح و ہوتعالیٰ اعلم فقیر ضیاءالمصطفی قادری غفرلہ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم	الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم	االجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
محمد مظفر حسین قادری رضوی	محمد کمال	خواجہ مظفر حسین
مرکزی دارالافتاء،۸۲،سوداگران۔بریلی شریف		قاری محمد عبدالرحیم بستوی

جدید مغربی ثقافتی یلغار کا ایک نیا رخ راگ موسیقی کی شدت اور حدت کو نعتوں میں سمونا اور نعتوں کے اشعار کو ہندوستانی گانوں کی دھن اور قافیہ پیمائی میں تحلیل کرنا اور نعتوں سے روحانیت کو رخصت کر کے اسے گانوں کا متبادل بنانا ہے۔پی ٹی وی پر نعتیں اور حمد موسیقی کے ساتھ پیش کیے جا رہے ہیں لیکن دینی تحریکیں چپ ہیں،وہ دن دور نہیں جب پی ٹی وی پر کلام پاک بھی موسیقی پر نشر کیا جائے گا۔آغا شاعر قزلباش نے قرآن کا منظوم ترجمہ اکبرالہ آبادی کو تبصرے کے لیے بھیجا تو اکبر نے برجستہ لکھا تھا کہ اب اس کلام کو گا بجا کر سنوانے کا اہتمام بھی کر دو۔جاوید غامدی صاحب تو فتویٰ دے چکے ہیں کہ موسیقی حلال ہے اور پاکیزہ کلام موسیقی کے ساتھ سنا جائے تو روح کو طراوت ملتی ہے۔ملک نواز اعوان صاحب کا سوال تھا کہ کیا قرآن پاک موسیقی پر گایا جا سکتا ہے؟اس سوال پر جدید مفتی اعظم کے مدرسۂ فکر سے کوئی جواب نہیں ملا۔بعض مذہبی تنظیمیں دعائیہ الفاظ پر مشتمل مناجات کو گویّوں سے گوا کر اللہ سے اپنا تعلق مغنّیوں کے ذریعے استوار کر رہی ہیں۔اویس قادری جیسے نعت خواں ثقافتی اسلام کی ایک مثال ہیں۔یہ نعتیں ایک خاص آہنگ کے ساتھ پیش کرتے ہیں جس سے آلات اور لعب کی صدائیں پیدا ہوتی ہیں لیکن آلات استعمال نہیں ہوتے۔دارالافتاء بریلی شریف نے موسیقی کی اس نئی قسم کے کفر کا فتویٰ جاری کیا ہے لیکن اس کے باوجود اویس قادری اپنے کام میں مصروف ہیں۔جماعت اسلامی کی کالعدم شدہ تنظیم ''پاسبان'' جدید ثقافتی اسلام کا ایک نمونہ تھی جو اپنی خلاف شرع ثقافتی سرگرمیوں کے ذریعے غیر سنجیدہ لوگوں کو مذہبی دائرے میں سمیٹنے کا کام کر رہی تھی۔نعمت اللہ خان کے صاحبزادے کی دعوت ولیمہ میں پاسبان لیاری کے بعض فن کاروں نے سنت نبوی کے اتباع میں منعقدہ ولیمہ کی اس تقریب میں شریک شرکاء کو اپنی تمسخر انگیز حرکتوں سے بہت دیر تک محظوظ کیا تھا۔پاسبان نے انتخابی مہم موسیقی کی دھنوں پر چلائی تاکہ موسیقی کے ذریعے اسلام کی دعوت کو ممکن بنایا جائے،لیکن جماعت اسلامی ایک راسخ العقیدہ جماعت اور ماخذات دین پر یقین رکھنے والی تحریک ہے لہٰذا جماعت اسلامی نے پاسبان پر پابندی عائد کر کے اپنی راسخ العقیدگی کا اعلان کر دیا۔امریکی ثقافتی اسلام کا تازہ منصوبہ اسلام کو آفاقی مذہب کے بجائے مقامی ثقافت کے دائرے میں محصور کر رہا ہے۔ان مقاصد کے حصول کے پہلے مرحلے میں گلوکاروں کا ایک گروپ ترتیب

دیا گیا ہے جو نا کام ہو گیا ہے، لیکن امریکی محکمہ اطلاعات اسلام آباد کا ترجمان ''خبر ونظر'' کلچرل اسلام کی کامیابی کا دعویٰ کرتا ہے دعویٰ کے دلائل ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔(اس نئے امریکی اسلام سے بچنا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔)

گلوکاری میں ریپ(rap)انداز مکمل طور پر امریکی انداز ہے اور ہر عمر کے لوگوں میں مقبول ہے ۔ یہ تین نوجوان واشنگٹن ڈی سی کے مضافات سے تعلق رکھتے ہیں اور نوجوان مسلمانوں کو اپنے فن کے ذریعے ان کے عقیدے پر عمل کرنے کی طرف راغب کرتے ہیں ۔Native Deen نامی اس گروپ کی آواز اور موسیقی امریکی نوجوانوں میں نہایت پسند کی جاتی ہے لیکن ان کے نغمات میں منشیات اور تشدد کے بدنام موضوعات کے بجائے نیکی کا پیغام ہوتا ہے۔ یہ گروپ اسلامی کانفرنسوں، عطیات جمع کرنے کی تقریبات، شادی بیاہ اور چھٹی کی تقریبات میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ کہیں بھی اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں جہاں مذہبی تفریح کی ضرورت ہو۔ وہ نائٹ کلبوں، شراب خانوں اور ڈسکو اور ایسی جگہوں پر جانے سے گریز کرتے ہیں جہاں اسلام میں ممنوعات جیسے شراب نوشی رقص وسرور اور موسیقی کی بہت سی دوسری اقسام موجود ہوں ۔ ان کے اکثر نغموں کے موضوعات امریکا میں پلنے بڑھنے والے مسلمان، صبح کی نماز اور عبادت کو یاد رکھنے کی تلقین اور مادی آلائشوں سے پرہیز کرتے ہوئے اپنے مذہب کی پیروی کرنے کے متعلق ہوتے ہیں ۔ تینوں گلوکاروں نے یہ گروپ ۲۰۰۰ء میں تشکیل دیا اور اس سے پیشتر وہ اکٹھے یا الگ الگ مسلم یوتھ آف نارتھ امریکا کی تقریبات میں اور دیگر مذہبی مواقع پر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے تھے۔ گزشتہ چند ماہ کے دوران وہ شہرت کی نئی بلندیوں پر پہنچ گئے ہیں ۔اس شہرت کے لیے وہ ریڈیو کے ایک پروگرام آن دی سین ود ینٹو ڈین کے مرہون منت ہیں جو مقامی ریڈیو اسٹیشن سے ہر جمعہ کی شام ہوا کے دوش پر بکھرتا ہے اور اسلامک براڈ کاسٹنگ نیٹ ورک کی ویب سائٹ کے ذریعے دنیا بھر میں بذریعۂ ویب سائٹ نشر کیا جاتا ہے ۔ اس گروپ کے ایک اہم کارکن سلام کہتے ہیں کہ نوجوانوں پرستاروں کے شوق اور حوصلہ افزائی سے ہمیں بڑی ڈھارس ہوتی ہے ۔ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ کس طرح ان نغموں سے انہیں نویں جماعت میں کامیابی یا کس طرح ان نغمات کو سن کر اپنے عقیدے اور وجود باری تعالیٰ کی یاد آئی اور ان کی زندگی یکسر بدل گئی ۔Native Deen سے امریکا میں مسلمان یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی اپنی موسیقی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ اب ہم اپنی تقریبات میں بھی تفریح کر سکتے ہیں اور یہ عربی نوعیت کی نہیں ہے ۔ ہماری موسیقی امریکی ہے اور ہر ایک اس میں اپنائیت محسوس کرتا ہے (مصنف فلس میکن توش واشنگٹن میں مقیم ایک فری لانس رائیٹر ہیں)۔(بشکریہ: ماہنامہ ''خبر ونظر''۔امریکی شعبۂ تعلقات عامہ اسلام آباد جولائی ۲۰۰۵ء)

(مطبوعہ: ''ساحل''۔کراچی دسمبر ۲۰۰۵ء)

عینک فریمی

زبان میری ہے بات اُن کی

❑ شانِ رسالت ﷺ میں گستاخی۔مصنوعات کے بائیکاٹ پر سعودیہ کے خلاف کارروائی ہوگی۔(یورپین کمیشن)

● الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے!

❑ انٹرپول سے ڈرانے والے، بھٹو خاندان کی تاریخ سے واقف نہیں۔(بے نظیر)

● یہی کہ بھٹو کو پھانسی ہوئی، دو بیٹے ہلاک کیے گئے، بیوہ اور بیٹیاں جلاوطن۔

❑ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔(شہزادہ بندر بن سلطان)

● جسے کمزور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

❑ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کو مائی لارڈ کی بجائے جناب والا یا جناب عالی کہا جائے۔

(چیف جسٹس آف پاکستان کو پاکستان لائرز فورم کا مراسلہ)

● سرکاری زبان ''اردو'' کی بے بسی ملاحظہ ہو!

❑ چینی کے نرخوں میں بے چینی۔قیمت ۴۲ روپے کلو تک پہنچ گئی۔(ایک خبر)

آٹا مہنگا ہویا تے کی ہویا — لوگو! شور مچاؤن دا حق کوئی نہیں
تے میرے ملک وچ کسے غریب نُوں وی — چینی چاء وچ پاؤن دا حق کوئی نہیں

❑ صدر پرویز کی سربراہی میں ملک درست ٹریک پر جارہا ہے۔(اسحاق خاکوانی)

● مگر ریلوے کی گاڑیاں غلط ٹریک پر جارہی ہیں۔

❑ بی بی سی نے گستاخانہ خاکے چلادیئے۔(ایک خبر)

● کیا آزادیٔ اظہار، مسلمانوں کی دل آزاری کا نام ہے؟

❑ شاہ عبداللہ کے استقبال کے لیے اپوزیشن کے کسی رکن کو نہیں بلایا گیا۔(پروفیسر غفور)

● جمہوریت کا صحیح طریقہ یہی ہے۔

❑ صدر بش کو دہشت گردی کا نشانہ بنانا زندگی کا بہترین دن ہوگا۔(طالب علم vii کلاس، جان ایف ڈیئرنگ مڈل سکول، ویسٹ وارڈک۔ریاست رہوڈ آئی لینڈ۔امریکہ۔روزنامہ ''جنگ'' ۵۔فروری ۲۰۰۶ء)

● دینی طلباء کو دہشت گرد کہنے والے ممالک، پہلے اپنے گریبان میں جھانکیں!

محمد الیاس میراں پوری

پروفیسر محمود الحسن قریشی......دوست نما استاد

کیا تیرا بگڑتا جو نہ مرتا کوئی دن اور

مجھے ایم اے اردو کرنے کا خیال اُس وقت آیا جب میں نے ایف اے کا امتحان پاس کیا۔ میں دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان میں رہائش پذیر تھا۔اسی کالونی میں میرے ایک محترم استاد رہتے تھے۔ہم دونوں اللہ کے زیر سایہ آباد تھے۔مسجد کے اِس طرف میں اور اُس طرف استادِ محترم۔اِدھر اذان ہوئی' اُدھر پروفیسر صاحب نماز کے لیے تشریف لے آئے۔باقی نمازوں کے بعد تو وہ جلدی گھر چلے جاتے۔لیکن نمازِ عصر کے بعد وہ مسجد کے قریب جہاں ہمارا دفتر ہے' تھوڑی دیر کے لیے بیٹھتے اور گپ شپ کرتے۔گپ شپ کیا ہوتی۔کبھی اشعار سنائے جا رہے ہیں تو کبھی پھبتیاں کسی جا رہی ہیں۔ کبھی لطائف کا سیلاب ہے تو کبھی مباحث کا ''سونامی''۔غرض جتنی دیر بیٹھتے' محظوظ کرتے۔ایک مجلس گرم رہتی لیکن کبھی گفتگو کی نوبت پایۂ ثقاہت تک نہ پہنچتی۔وہ مجھے ''علامہ میراں پوری'' پکارتے۔بروزنِ ''نیاز فتح پوری''، ''علی عباس جلال پوری'' (ان شخصیات کے ساتھ میری کوئی نسبت نہیں بنتی لیکن وہ یقیناً چاہتے تھے کہ میں بھی پڑھ کر مستقبل میں کچھ بنوں)۔ یہ اُن کی محبت کا ایک خوبصورت اور دلکش رنگ تھا' جس میں وہ یکتائے روزگار تھے۔

وہ ایسے شگفتہ انداز میں گفتگو کرتے کہ جی چاہتا' ان کی باتیں دیر تک سنی جائیں۔اُن کے پاس مشکل سے مشکل مسئلے کا حل بھی موجود ہوتا۔وہ لطیفہ، واقعہ یا ضرب المثل سنا کر اس مشکل کا حل بیان کر دیتے اور مشکل واقعی حل ہو جاتی۔ جب میری اُن سے پہلی ملاقات ہوئی تو میں نے ایف اے کا امتحان پاس کیا ہوا تھا اور میں سوچا کرتا تھا کہ اُن میں یہ ساری شگفتگی اردو کا استاد ہونے کی وجہ سے ہے۔جبکہ ان کی بیشتر گفتگو بالعموم سرائیکی اور بالخصوص ''رچناوی سرائیکی'' میں ہوتی ہے۔پھر بھی میں اسے اردو کا کرشمہ سمجھتا رہا۔میں نے سوچا کہ طبیعت میں شگفتگی کے لیے ایم اے اردو بہت ضروری ہے۔ جو بعد میں غلط ثابت ہوا۔ہر چند جب میں نے بی اے کر لیا تو اس وقت ایم اے سرائیکی کی سہولت بھی موجود تھی لیکن میں نے اردو کو ترجیح دی۔اس کی وجہ میرے استادِ محترم پروفیسر محمود الحسن قریشی مرحوم تھے۔جو مجھے اس شفقت اور محبت سے سول لائنز کالج میں لے کر آئے جیسے وہ ہمیں کسی سیر گاہ میں لے کر جا رہے ہوں۔میں نے کالج آنا شروع کیا تو انہوں نے علالت کی وجہ سے آنا چھوڑ دیا تھا۔انہیں کالج میں نہ دیکھ کر میں اکثر یہ قطع گنگناتا تھا:

ہم زباں کوئی نہیں اور ہم سخن کوئی نہیں
رات گہری ہے چراغ انجمن کوئی نہیں
الفت و شوق کی تجدید کے داعی سب ہیں
پر وہ استاد ، وہ ''محمودحسن'' کوئی نہیں

جناب محمود الحسن قریشی مرحوم کی شخصیت نے مجھے بہت متاثر کیا۔انہوں نے ہمیشہ میری رہنمائی فرمائی۔یہی وجہ ہے کہ آج میں ایم اے اردو کا طالب علم ہوں۔

محمود صاحب کی شخصیت ایک کتاب کی سی ہے جس کا ہر باب عمل کی اُس روشنائی سے لکھا گیا' جس کا نام وضع داری ہے اور اُس قلم سے تحریر ہوا ہے' جسے دیانت داری کہتے ہیں۔اس پوری کتاب کا مطالعہ کریں تو ہمیں محسوس ہوگا کہ کہیں اس میں فرض شناسی کی عبارت ہے، کہیں اس میں احساس ذمہ داری کی سطور ہیں، کہیں اس میں صبر ہے، کہیں شکر ہے، کہیں ایثار ہے۔میں جب بھی محمود صاحب سے ملا تو مجھے ہمیشہ یہ محسوس ہوا کہ جیسے میں کسی عہدے سے نہیں، کسی منصب سے نہیں بلکہ ایک کردار سے مل رہا ہوں۔وہ ایک شاگرد دوست قسم کے استاد تھے۔وہ اپنے شاگردوں کو غم زدہ اور دکھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔میں نے کبھی بھی انہیں کسی سے لڑتے یا الجھتے نہیں دیکھا۔اُن کی شخصیت صدرنگ پھولوں جیسی تھی۔ جس کا ہر رنگ خوشنما اور ہر رنگ میں ایک خوشبو اور یہ رنگ اور یہ خوشبو صحرا کو گلستان بنا دیتی۔

استادِ گرامی جناب پروفیسر محمود الحسن قریشی کی شخصیت کے کئی پہلو تھے۔ہر پہلو اپنے اندر ایک جامعیت رکھتا تھا۔کامیاب استاد کی طرح انہوں نے ہمیشہ اپنے طالب علموں کے دلوں پر راج کیا۔دورانِ تدریس وہ اپنی شگفتہ بیانی سے لیکچر میں ایسی دلچسپی پیدا کرتے کہ وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوتا۔

محمود صاحب کی شخصیت مرنجاں مرنج، بذلہ سنج، شگفتہ مزاجی اور برجستہ گوئی جیسی صفات سے متصف تھی۔وہ ملتان کی ادبی محفلوں کی جان تھے۔پوری محفل پر قابو پانا انہیں خوب آتا تھا۔لطیفوں، پھبتیوں، جگت اور بذلہ سنجی میں انہیں مہارتِ تامہ حاصل تھی۔وہ اکثر اوقات مزاح کرتے ہوئے اپنی ذات کو بھی شاملِ حال کر لیتے۔پطرس بخاری اور ان میں یہی قدرِ مشترک ہے۔گو وہ بخاری صاحب جیسے مزاح نگار اور ان کے ہم عصر نہیں تو لیکن ان جیسی شگفتہ طبیعت ضرور پائی۔

وہ ہر وقت خوش رہتے۔میں نے انہیں کبھی بھی رنجیدہ خاطر نہیں پایا۔سنجیدہ سے سنجیدہ بات کو بھی اس پیرائے میں بیان کرتے کہ اس میں لطیف کیفیت پیدا ہو جاتی۔کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا ہونے کے باوجود وہ خوش طبع ہی رہے یہ اور بات ہے کہ بیماری نے انہیں نڈھال کر دیا تھا لیکن جب بھی وہ کوئی بات کرتے' اس میں شگفتہ پن، بذلہ سنجی کا کوئی نہ کوئی پہلو ضرور ہوتا تھا۔

پروفیسر محمود قریشی صاحب بنیادی طور پر مزاح نگار اور خاکہ نگار تھے۔وہ نکتہ چینی اور نقطہ آفرینی کے فن میں اتارو تھے۔وہ جس شخص کا خاکہ لکھتے یا جس پر مزاح کے تیر و نشتر چلاتے زخم خوردہ ہونے کے باوجود وہ داد ضرور دیتا جس پر وار کرتے وہ داد پہلے دیتا تھا اور پانی بعد میں مانگتا تھا۔انہوں نے جس شخصیت پر بھی خاکہ لکھا اُس کے محاسن ومعائب کو بڑے خوبصورت اور دلکش پیرائے میں بیان کیا۔

پروفیسر محمود صاحب نے ایم اے اردو بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے کیا۔ڈاکٹر انوار احمد اُن کے استاد تھے۔ایک دفعہ ڈاکٹر صاحب کسی بات پر کلاس سے ناراض ہو گئے اور تین مہینے کی چھٹی لے کر گھر بیٹھ گئے۔جب وہ دوبارہ

یونیورسٹی آئے تو کلاس کے سب لڑکوں نے انہیں منایا۔اس موقع پرمحمود صاحب نے اپنی کیفیت اس طرح بیان کی ہے:

''ہم نے اندر کے دردوکرب کے جذبات چہرے پر لانے کی کوشش کی، منہ بسورا، رونے کی لاکھ کوشش کی۔ وہ تمام حربے استعمال کیے جوتعزیتی پروگراموں میں کیے جاتے ہیں مگر دیدے ایسے بے حیا ثابت ہوئے کہ نم ہونے کا نام نہیں لیتے تھے اور یہ پہلا موقع تھا جب مجھے اپنے سُنی ہونے پر غصہ آ رہا تھا۔''

محمود قریشی صاحب نے جب ڈاکٹر انوار احمد کا خاکہ لکھا تو اس کا بڑا چرچا ہوا تھا اور یہ خاکہ مختلف رسائل وجرائد میں بھی شائع ہوا۔وہ لکھتے ہیں:

''انوار احمد ہمارے ملک کا ابھرتا ہوا افسانہ نگار ہے جو گزشتہ بیس سال سے مسلسل ابھرنے کی کوشش کر رہا ہے۔''

پروفیسر حافظ اللہ یار فریدی کے خاکہ اپنے اندر مزاح کے تمام پہلو لیے ہوئے ہے:

''فریدی صاحب میرے والد صاحب کی قل خوانی پر اس قدر محبت وخلوص اور ذوق وشوق سے تشریف لائے کہ قل خوانی والے دن چچا حضور کا جنازہ انہوں نے ہی پڑھایا۔پچھلے دنوں مجھے فرمانے لگے آپ کے گاؤں چلنا ہے۔میرا دل دھک سے رہ گیا۔میں نے عاجزی سے گزارش کی کہ حضور کے قدوم میمنت لزوم کی برکت ہے'اب کوئی قابل ذکر بزرگ نہیں بچا اور وہ بزرگ جو بچ گئے ہیں'ان کو ہم آپ کا نام لے کر ڈراتے ہیں۔''

''فرزندِ ملتان'' نامی کتاب پرمحمود صاحب نے جہاں اور بہت ساری خوبصورت شخصی حوالہ جات سے مزاحیہ انداز میں جوحقائق بیان کیے ہیں'ان میں سے ایک جملہ سارے مضمون میں مذکورہ فرزندِ ملتان کی شخصیت کا پول کھول دیتا ہے:

''میں فرزندِ ملتان کو محکمہ تعلیم کا ایسا ماہر چوب تراش سمجھتا ہوں جس نے اپنی صلاحیتوں کا رندا جب بھی چلایا ذاتی مفاد کی کرسی ہی وجود میں لایا۔''

محمود صاحب اپنی شادی کا حال کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں:

''ہم شیروانی زیب تن کیے، سلیم شاہی جوتا پہنے، مکھڑے پہ سہرا ڈالے خراماں خراماں سٹیج کی طرف بڑھ رہے تھے تو ہماری یہ خوشی بھی ایک ستم ظریف کے اس جملے نے اچک لی ''کیا خوبصورت ذوالجناح جا رہا ہے۔''

محمود صاحب نے اپنے ایم فل کا مقالہ بعنوان ''اردو افسانے میں پاکستانیت''مکمل کیا تو یونیورسٹی نے اسے کافی سراہا اور اب اسے کتابی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔محمود صاحب کو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے بڑی محبت تھی۔وہ شخصیات جنہوں نے شاہ جی کو قریب سے دیکھا اور سنا تھا'محمود صاحب نے اُن سے رابطہ کر کے شاہ جی کے بارے میں معلومات حاصل کرتے۔یہی وجہ ہے کہ وہ اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ بھی سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے حوالے سے تحریر کر رہے تھے۔جس کا عنوان تھا:''اردو ادب اور خطابت کی روایت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خدمات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ''۔محمود صاحب نے مقالہ کے دو ابواب لکھے تھے کہ کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو گئے اور بیماری نے صحت یاب ہونے کی مہلت ہی نہ دی۔باقی مواد تقریباً مکمل ہو گیا تھا مگر موت نے ترتیب کی مہلت نہ دی۔

محمود صاحب نے مختلف ادبی جرائد اور اخبارات میں بھی مضامین لکھے۔ احمد ندیم قاسمی کے زیرِ ادارت شائع ہونے والے ادبی جریدے ''فنون'' میں اُن کا ایک مضمون ''غلام عباس کا اچھوتا تجربہ'' آنندی'' شائع ہوا تو قاسمی صاحب نے اسے کافی سراہا۔

آج ہم میں محمود صاحب موجود نہیں۔ آج سول لائنز کالج اُن کی شگفتہ باتیں سننے کے لیے بے چین اور اُداس ہے۔ شعبہ اردو ویرانی کا سا منظر پیش کر رہا ہے۔ اساتذہ اپنے ساتھی اور پیارے دوست کے بچھڑنے پر مضمحل زدہ اور آزردہ خاطر ہیں۔ لیکن ان کی یادوں کا انمول خزینہ قلوب واذہان کو مسرت وانبساط بہم پہنچا رہا ہے۔ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ وہ اتنی جلدی ہمیں داغِ مفارقت دے جائیں گے۔

عجب مسافتِ بے اعتبار ہے دنیا
کسے خبر کہ کہاں کون چھوڑ جائے گا

محمود صاحب کوئی ڈیڑھ سال قبل بیمار ہوئے۔ ایسا عارضہ لاحق ہوا اور کچھ ایسی صورتحال پیدا ہوگئی کہ یکا یک تین آپریشن کرانا پڑے۔ اس کڑے امتحان میں وہ بڑے صبر اور جواں مردی سے گزرے۔ وہ صحت یاب بھی ہو رہے تھے اور کالج میں بھی آتے رہے کہ یکا یک بیماری پھر عود کر آئی۔ انہوں نے بحالی صحت کے لیے بڑی تگ ودو کی۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں سے علاج کرایا۔ لیکن ملک الموت کو ضد تھی کہ جاں لے کے ٹلوں۔ دوائیں بیکار، دعائیں سپر انداز۔

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا

۲۴ر جنوری ۲۰۰۶ء بروز منگل صبح ۹ بجے طویل علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اُن کی نمازِ جنازہ دارِ بنی ہاشم ملتان میں ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری نے پڑھائی۔ انہیں آبائی گاؤں ''غوث پور (ضلع خانیوال) میں اپنے والد مرحوم کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔ جنازے کے موقع پر ہر شخص غم زدہ واداس تھا۔ اُن کے دوست احباب، رشتہ دار سب اُن کی جدائی پر اشکبار تھے۔ کچھ دوست ایسے بھی تھے جو دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ مجھے اس موقع پر امیر خسرو کا وہ مرثیہ بہت یاد آیا جو انہوں نے غیاث الدین بلبن کے بیٹے شہزادہ محمد (جو حاکم ملتان تھا اور جسے تیمور خان کے حملے میں قتل کر دیا گیا تھا) پر لکھا تھا اور شہزادے کے غم نے مرثیہ اتنا پر اثر بنا دیا تھا کہ کچھ عرصے بعد اسی غم میں غیاث الدین بلبن فوت ہو گیا تھا۔ اس مرثیے کا ایک شعر یہ ہے:

بسکہ آبِ چشم خلقی شد رواں در چار سو
پنج آب دیگر اندر مولتاں آمد پدید

یعنی ''لوگوں کی آنکھوں کا پانی (آنسو) اتنی روانی سے بہہ رہا ہے جیسے ملتان میں پانچ دریاؤں کا پانی آگیا ہو۔''

ادارہ

مجلس احراراسلام پاکستان کی سرگرمیاں

اخبارالاحرار

امریکہ وبرطانیہ کاڈنمارک کی حمایت کرنا''دہشت گردی'' کے خلاف ''فرنٹ لائن سٹیٹ'' بننے والوں کے منہ پرطمانچہ ہے:(ملتان میں احتجاجی مظاہرے سے قائدِاحرار سید عطاءالمہیمن بخاری کا خطاب)

ملتان (۱۰رفروری) مجلس احراراسلام کے زیراہتمام ڈنمارک اوردیگرممالک میں شائع ہونے والے گستاخانہ خاکوں کے خلاف ملک گیراحتجاجی مظاہرے کیے گئے۔

ملتان میں احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے مجلس احراراسلام پاکستان کے امیر سید عطاءالمہیمن بخاری نے کہا کہ یہودونصاریٰ کی مسلم دشمنی اب ڈھکی چھپی نہیں رہی۔امریکہ وبرطانیہ کاڈنمارک کی حمایت کرنا''دہشت گردی'' کے خلاف فرنٹ لائن سٹیٹ بننے والوں کے منہ پرطمانچہ ہے۔انہوں نے کہاہے کہ آج مسلم امہ بیدار ہوچکی ہے اورغازی علم الدین شہید کے جانشین تقدیس رسالت (ﷺ) پرجان نچھاورکرنا اپنادینی فریضہ سمجھتے ہیں۔مجلس احراراسلام اپنی درخشندہ روایات کی طرح اس موقع پربھی تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) کے لیے مطالبات کی منظوری تک اپنی پرامن جدوجہدجاری رکھے گی۔

سید محمد معاویہ بخاری نے کہا کہ ہم مغربی مصنوعات کا استعمال کرکے یورپی ممالک کی معیشت کومستحکم کررہے ہیں۔ابھی مسلمانوں میں دینی غیرت وجرأت زندہ ہے اوروہ اپنے نبی ﷺ کی عزت کے تحفظ کے لیے اپناتن، من، دھن قربان کرنا بخوبی جانتے ہیں۔یہودی معیشت صرف مسلمانوں کی وجہ سے مستحکم ہے۔جب تک ہم یہودی مصنوعات کا عملی طور پر بائیکاٹ نہیں کرتے تب تک کفارومشرکین اپنے مذموم مقاصد کے لیے ایسے گھناؤنے اقدام کرتے رہیں گے

مظاہرے میں ڈنمارک کے پرچم کوپاؤں تلے روندکرجلایاگیااورامریکی صدربش کاپتلا نذرِآتش کیاگیا۔مظاہرے سے احراررہنماؤں سردارعزیزالرحمٰن سنجرانی اورمیاں محمداویس نے بھی خطاب کیا۔

کراچی میں مولانا احتشام الحق اورشفیع الرحمٰن احرار، لاہور میں قاری محمد یوسف، چیچہ وطنی میں عبداللطیف خالد چیمہ، چناب نگر میں مولانا محمد مغیرہ، فیصل آباد میں محمداشرف علی، میر ہزارخان (مظفرگڑھ) میں سید محمد کفیل بخاری، حاجی عبدالرزاق، ڈاکٹر عبدالحمید، محمد اصغرلغاری، ٹوبہ ٹیک سنگھ میں حافظ محمداسماعیل، رحیم یارخان میں حافظ عبدالرحیم نیازاوردیگرشہروں میں بھی احراررہنماؤں کی قیادت میں احتجاجی مظاہرے کیے گئے۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے غیرت وحمیت کا جودرس دیا، وہ قیامت تک اہل ایمان کے لیے مینارۂ نور رہے سانحۂ کربلا یہودانِ خیبراورمنافقین عجم کی دہشت گردی کانتیجہ تھا

(بتیسویں سالانہ''مجلس ذکرحسین'' سے مقررین کا خطاب)

ملتان (۱۰رفروری) دشمن کی تمام ترسازش اس بات کے لیے ہے کہ مسلمانوں کے جسدِملّی کوکمزوراور مضمحل

کیا جائے اور ملت واحدہ کو حسینی عقائدوافکار اوراسوۂ ازواج واصحابِ رسول علیہم الرضوان سے دور کر دیا جائے ۔ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے دارِ بنی ہاشم ،ملتان میں بتیسویں سالانہ ’’مجلس ذکر حسین ‘‘ کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ سیدنا حسینؓ امن کے داعی اور اسلامی حکومت کے استحکام کے علمبردار تھے ۔وہ یہود ونصاریٰ کی اسلام دشمن سازش کا شکار ہوئے ۔انہوں نے شہادت قبول کر لی مگر اُمت کو غیرت وحمیت کا لاثانی درس دے گئے ۔سیدنا حسینؓ کا اجتہاد حق تھا۔انہوں نے اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوئی بھی کوشش نہیں کی بلکہ وہ حکومت کی اصلاح کر کے مثالی اسلامی ریاست بنانا چاہتے تھے۔انہوں نے کہا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو ابن سباء کی ذریت البغایا نے دھوکہ دے کر کربلا میں شہید کیا اور یہودانِ خیبر کا انتقام لے کر امت مسلمہ کو لخت لخت کیا۔انہوں نے کہا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ شہیدِ غیرت ہیں ۔انہوں نے غیرت وحمیت کا جو درس دیا،وہ قیامت تک اہل ایمان کے لیے مینارۂ نور ہے۔

مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ مقام ومنصب صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن کی نص ہے ۔تمام صحابہؓ گواہانِ نبوت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور نجات ومغفرت کے سند یافتہ ہیں ۔وہ اسلام کی پہلی مکمل سوسائٹی کے قدسی صفت انسان ہیں ۔انہوں نے کہا کہ تاریخ اسلام میں سب سے پہلی دہشت گردی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف یہود ونصاریٰ نے کی ۔سانحہ کربلا بھی یہودانِ خیبر اور منافقین عجم کی دہشت گردی کا نتیجہ تھا۔انہوں نے کہا کہ آج بھی یہود ونصاریٰ اسی دہشت گردی کو جاری رکھتے ہوئے مسلمانوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنا رہے ہیں ۔انہوں نے کہا کہ ہم خارجیوں ،سبائیوں اور ناصبیوں پر لعنت بھیجتے ہیں ۔ہمارا مسلک وہی ہے جو لختِ حسین سیدنا زین العابدین ،سیدنا عبداللہ بن عمر ،سیدہ زینب ،حضرت امام ابوحنیفہ ،حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ،حضرت نانوتوی اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا تھا۔انہوں نے کہا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور ہم حق کے ساتھ ہیں ۔

ابن ابوذر حافظ سید محمد معاویہ بخاری نے کہا کہ امامت ونبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر مکمل ہو چکی ہے ۔اب کسی نئے امام اور نبی کا تصور انکارِ ختم نبوت کے مترادف ہے ۔یہود ونصاریٰ اور مجوسی براہِ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے عقیدۂ ختم نبوت پر حملہ آور ہوئے اور امتِ مسلمہ کے عقائد تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ اسے انتشار وافتراق میں مبتلا کیا۔شہادتِ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے اس سازش کو سمجھنے کا درس ملتا ہے ۔انہوں نے کہا کہ امامتِ معصومہ کا اجراء دراصل ختم نبوت کے مقابلے میں نیا عقیدہ ہے ۔اس عقیدے کا بانی عبداللہ ابن سباء منافق تھا۔جسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔شہادتِ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے پس منظر میں سبائی سازش کارفرما ہے ۔انہوں نے کہا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت کے پیغام کو محو کر کے اسلام کے الہامی وآفاقی عقائد کو بگاڑنے کی اجازت ہرگز نہیں دی جائے گی۔

مجلس ذکر حسینؓ سے مولانا محمد فواد رحیمی ،حافظ محمد اکرم احرار ،مولانا محمد اکمل اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔

☆......☆......☆

میر ہزار خان (۱۱رفروری) مجلس احرار اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی خالق اور مخلوق کے درمیان سب سے عظیم اور آخری رابطہ ہے ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ’’وہ اگر چاہتا تو

کرۂ ارضی پر تمام انسان ایمان لے آتے‘‘ یعنی کسی ذریعے کے بغیر بھی منشاءِ خداوندی انسانوں تک پہنچ سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضور خاتم النبیین ﷺ کو مبعوث فرما کر بنی نوع انسان پر احسان کیا اور دین اسلام انہی کے ذریعے انسانوں تک پہنچایا۔ سید محمد کفیل بخاری مسجد احرار میر ہزار خان (مظفر گڑھ) میں اجتماعِ جمعہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا کے یہود و نصاریٰ کی سازش ہی یہ ہے کہ امتِ مسلمہ کی حضور ﷺ سے محبت وعقیدت کا رشتہ توڑ دیا جائے تا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عطا کردہ عقائد و اعمال اور اخلاق و اقدار کا سارا نظام درہم برہم کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ نبی خاتم ﷺ سے لافانی محبت ہی امتِ مسلمہ کے ایمان کی بقا کی ضامن ہے۔

بعد نمازِ جمعہ مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ایک پر امن احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ شرکاء جلوس نے ڈنمارک، ناروے اور دیگر یورپین ممالک کے اخبارات میں حضور ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع کرنے کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ جلوس کی قیادت مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری اور مقامی احرار رہنماؤں حاجی عبدالرزاق، ڈاکٹر عبدالحمید اور محمد اصغر لغاری نے کی۔ سید محمد کفیل بخاری اور محمد اصغر لغاری نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ ایک شرانگیز، شرمناک اور توہین آمیز اقدام ہے اور ہم بحیثیت مسلمان اس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ڈنمارک اور ناروے سے سفارتی تعلقات ختم کیے جائیں اور وہاں کی حکومتوں کی معافی تک تعلقات بحال نہ کیے جائیں۔ نیز یہ مطالبہ کیا گیا کہ حکومت پاکستان ڈینش مصنوعات کی درآمد بند کرے اور مکمل اقتصادی بائیکاٹ کرے۔ عوام سے بھی اپیل کی گئی کہ گستاخ ممالک کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ آخر میں شرکاء جلوس پر امن طور پر منتشر ہو گئے۔

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کرنے والے ممالک مسلمانوں سے معافی مانگیں: سید عطاء المہیمن بخاری

ملتان (۱۷ فروری) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ حکومتِ پاکستان توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کرنے والے ممالک کا مکمل تجارتی بائیکاٹ کرے اور ڈنمارک و ناروے کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کر کے فوری طور پر پاکستانی سفیر واپس بلایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک حکومت ہمارے مطالبات تسلیم نہیں کرتی تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت جاری رہے گی۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام مختلف شہروں میں احتجاجی اجتماعات اور مظاہرے ہوئے جن میں مطالبہ کیا گیا کہ فتنہ خیز، شرانگیز اور توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کرنے والے ممالک مسلمانوں سے معافی مانگیں اور اپنے ملکوں میں مقدس شخصیات کے احترام کے قانون کو نافذ کریں۔

شجاع آباد میں قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری، چناب نگر میں مولانا محمد مغیرہ، چنیوٹ میں پروفیسر خالد شبیر احمد، ملتان میں سید محمد کفیل بخاری، چیچہ وطنی میں عبداللطیف خالد چیمہ، لاہور میں قاری محمد یوسف احرار، میاں محمد اویس، رحیم یار خان میں حافظ عبدالرحیم نیاز، ٹوبہ ٹیک سنگھ میں حافظ محمد اسماعیل، کراچی میں مولانا احتشام الحق معاویہ، شفیع الرحمٰن احرار اور مولانا عبدالغفور نے مختلف احتجاجی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک کے دوران مختلف شہروں میں تشدد کے واقعات سے دینی جماعتوں کے کارکنوں کا کوئی تعلق نہیں۔ تشدد ہوا نہیں بلکہ سازش کے تحت کرایا گیا ہے۔ تا کہ پہلے مرحلے میں ہی تحریک کو سبوتاژ کر دیا جائے۔ اس کی ذمہ دار حکومت ہے۔

مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری، قاری محمد یوسف احرار اور میاں محمد اویس نے گزشتہ ماہ لاہور میں جماعت الدعوۃ کے امیر حافظ محمد سعید، امیر حمزہ، جماعت اسلامی کے قیم سید منور حسن اور حافظ محمد ادریس سے تحریک تحفظ ناموسِ رسالت کے حوالے سے ملاقات اور مشاورت کے بعد اپنے بیان میں کہا ہے کہ تحریک کو پرامن رکھنے اور چلانے کے لیے منظم منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے دینی رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف کریک ڈاؤن کی شدید مذمت کی۔

☆......☆......☆

شجاع آباد (۱۷ فروری) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے شاہی مسجد شجاع آباد میں جمعہ کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کفر ہمارے ایمان پر حملے کے بعد ہماری زبان کو بھی روکنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے حکمرانوں نے افغانستان بارے نرم پالیسی اختیار کر کے طالبان حکومت ختم کرائی اور آج کفر کھلے عام شعائر اسلام کی تضحیک کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ القاعدہ کے نام پر دنیا بھر میں مسلمانوں کو دہشت گردی کا طعنہ دے کر ذبح کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کے نام پر دنیا بھر میں پانچ کروڑ لوگ ذبح کیے گئے جبکہ اسلامی انقلاب میں پیغمبر اسلام ﷺ کے دور میں انتہائی کم لوگ مارے گئے۔ انہوں نے مجلس عمل سے اپیل کی کہ وہ اسمبلی میں بھرپور احتجاج کریں' ورنہ استعفیٰ دے کر باہر آ جائیں۔ عوام انہیں خراجِ تحسین پیش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ معیشت کی بہتری کا راگ الاپنے والی حکومت نے زلزلہ زدگان کو بے سہارا چھوڑ دیا ہے۔ صرف الرشید ٹرسٹ ہی بے سہارا لوگوں کی دستگیری کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اقوام متحدہ کے ذریعے قانون بنوائے کہ مقتدر شخصیات کی توہین کی سزا' سزائے موت ہو۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سرکاری سطح پر گستاخ ممالک کی مصنوعات کا فوری بائیکاٹ کیا جائے، بش کا دورہ پاکستان منسوخ کیا جائے، ڈنمارک سے پاکستانی سفیر کو فوری واپس بلوایا جائے، ملک کو مزید نقصان سے بچانے کے لیے پرویز مشرف استعفیٰ دے دیں۔

☆......☆......☆

کراچی (۱۷ فروری) مجلس احرار اسلام کراچی نے ''پاسبان'' کی اپیل پر توہین رسالت کا مجرمانہ کردار ادا کرنے والے صحافیوں کے خلاف احتجاج کو سو فیصد کامیاب قرار دیتے ہوئے پاسبان کے صدر الطاف شکور اور دیگر دینی جماعتوں کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ الحمدللہ امتِ مسلمہ بیدار ہے۔ جامع مسجد عائشہ صدیقہ نارتھ کراچی میں انٹرنیشنل ختم نبوت کے مولانا عبدالرشید انصاری، جامعہ محمدیہ مہران ٹاؤن کے مولانا عبدالغفور مظفر گڑھی، جامعہ فاروقیہ ناظم آباد کے مفتی فضل اللہ الحمادی، مسجد معاویہ شریف آباد کے قاری شبیر احمد صدیقی، اقصیٰ مسجد لیاقت آباد کے قاضی شاہ زمان، مولانا اللہ بخش احسان پوری، مفتی عطاء الرحمٰن قریشی، مولانا محمد عمر قریشی، ابو محمد عثمان احرار، قاری عبید الرحمٰن، قاری محمود احمد، عبدالستار اور دیگر علماء کرام نے کراچی کی مختلف مساجد میں توہین رسالت کے مجرموں کی دل آزار شیطانی حرکت کی بھرپور مذمت کی اور مجرموں کو مسلمانوں کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ آج امریکہ پنجۂ یہود کی گرفت میں بے بس ہے اور پوری دنیا کے عیسائی امریکہ کے ذریعے بلیک میل ہو رہے ہیں۔ توہین رسالت کے ذریعے امریکہ نے یورپ کو عالم اسلام کے خلاف متحد کرنے کی سازش کی ہے مگر الحمدللہ عالم اسلام نے ناموسِ رسالت کے تحفظ کے لیے متحد ہو کر اہل کفر کو مخمصہ میں ڈال دیا ہے۔ مغرب کو یہ توقع نہ تھی کہ

مسلمان اب کسی نقطہ پر متحد ہو سکتے ہیں۔پیغمبر اسلام ﷺ کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہر مسلمان کے دین و ایمان کا مسئلہ ہے جس سے وہ کسی قیمت دستبردار ہونے کو تیار نہیں ہیں۔مجلس احرار اسلام کراچی کے رہنماؤں اور کارکنوں نے تمام احتجاجی اجلاسوں، ریلیوں اور جلسوں میں بھرپور شرکت کی۔احرار رہنماؤں نے اہل کراچی کی طرف سے تاریخی ہڑتال اور ریلی پر انہیں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

توہینِ رسالت پر مبنی خاکوں کے خلاف ہڑتال کی کامیابی پر مجلس احرار اسلام کا اظہار تشکر

لاہور (۲۰ر فروری) مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی وصوبائی رہنماؤں ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری، پروفیسر خالد شبیر احمد، عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری، میاں محمد اویس، چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ، ملک محمد یوسف، قاری محمد یوسف احرار اور دیگر رہنماؤں نے یورپی میڈیا میں توہینِ رسالت ﷺ پر مبنی خاکوں کی اشاعت کے خلاف احتجاجی ہڑتال کو بھرپور اور مکمل طور پر کامیاب بنانے پر تاجروں اور عوام کا شکریہ ادا کیا ہے اور مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ لاہور اور گردونواح میں مکمل شٹر ڈاؤن سے اہل ایمان نے پیغمبر اسلام ﷺ کی عزت وناموس کے معاملہ میں سمجھوتے کے امکان کو یکسر رد کر دیا ہے۔یہ یورپی ممالک اور پاکستان کے حکمرانوں کے لیے پیغام ہے کہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کی جائے گی۔حضور ﷺ کی شان کے خلاف گستاخانہ خاکوں کی اشاعت عالم اسلام کی توہین ہے۔یہ ملی غیرت کا معاملہ ہے۔اس لیے جب تک یہ ناپاک حرکت کرنے والے ممالک معافی نہیں مانگتے اور کارٹونسٹ اور اخبارات کے خلاف کارروائی نہیں کی جاتی' اس وقت تک ان تمام یورپی ممالک کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔یورپی مصنوعات کی درآمد اور استعمال بند کی جائے اور ان سے تمام تر سفارتی تعلقات منقطع کیے جائیں۔

احرار رہنماؤں نے کہا کہ اگر حکمرانوں نے ان ممالک کے خلاف پورے ایمانی جذبے کے ساتھ راست اقدام نہ کیا اور ان کا بائیکاٹ نہ کیا تو ان شاءاللہ ناموسِ رسالت کے تحفظ کے لیے یہ احتجاجی تحریک جاری رہے گی۔احرار رہنماؤں نے ہڑتال کے موقع پر بعض عناصر کی طرف سے توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ کی کارروائیوں کی شدید مذمت کی اور کہا کہ ہڑتال کے دوران نقص امن پیدا کرنے والے ہمارے مخلص ساتھی نہیں ہو سکتے۔

اسلامی تعلیمات دہشت گردی کی ضد ہیں۔امریکہ کے جبر نے پوری دنیا کو دہشت گردی میں مبتلا کر رکھا ہے (مولانا قاری محمد عمران جہانگیری)

چیچہ وطنی (۲۸ر جنوری) برطانیہ کے ممتاز عالم دین اور ورلڈ اسلامک فورم کے رہنما مولانا قاری محمد عمران خان جہانگیری نے کہا ہے کہ اسلام کی عالمگیریت کے سامنے کوئی نظریہ نہیں ٹھہر سکتا۔ہم فکر و نظر کے اعتبار سے تو پختہ ہیں لیکن کردار و عمل کے اعتبار سے بہت کمزور ہیں۔یہ کمزوریاں اگر دور کر لی جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارا راستہ نہیں روک سکتی۔مولانا قاری محمد عمران خان جہانگیری جو آج کل آزاد کشمیر اور پاکستان کے دورے پر ہیں' چیچہ وطنی میں مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ سے خطاب کر رہے تھے۔اس موقع پر اُم المدارس فیصل آباد کے مہتمم مولانا مقبول الرحمٰن انوری، مولانا محمد خبیب حمید، مولانا احسان الرحمٰن انوری اور قاضی ممتاز الرحمٰن (مری) بھی ان کے ہمراہ تھے۔انہوں نے کہا کہ امریکہ و یورپ کے حکمران عالمی استعمار کا روپ دھار کر اسلام اور مسلمانوں

کے درپے ہیں اور ظلم کی انتہا یہ ہے کہ ہم سے ہمارا عقیدہ بھی چھینا جا رہا ہے اور عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ برطانیہ میں تعلیمی اور فکری کام کی رفتار پہلے سے بہتر ہوئی ہے اور نائن الیون کے بعد پوری دنیا میں اسلامی تعلیمات کے بارے میں آگاہی کا گراف بھی بڑھا ہے۔ تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوان نسل کی نظریاتی تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے اور حدود میں رہتے ہوئے دینی مدارس میں میڈیا کے حوالے سے اپ ڈیٹ شعبے قائم کیے جائیں کہ لڑائی کا میدان یہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک کے مسلمان اپنے اپنے قوانین کا احترام کرتے ہوئے ایسے ادارے قائم کریں جن میں دینی وعصری تعلیم کا اہتمام کیا جائے تو یہ خلا جلد پورا ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی تعلیمات دہشت گردی کی ضد ہیں۔ ہم دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں، امریکہ کے جبر نے دنیا کو دہشت گردی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اس وقت حکمت اور تدبر کے ساتھ مسلم حکمرانوں کو امریکہ کے حصار سے نکلنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے محاذ پر مجلس احرار اسلام اور دیگر جماعتوں نے جو خدمات سرانجام دی ہیں، وہ ہمارا اثاثہ ہیں۔ آج پھر ایک اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ضرورت ہے جو استعمار کا پوری جرأت سے راستہ روکے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے کفر کو اسلام کے نام پر متعارف کروا کر پوری دنیا کو دھوکہ دے رہے ہیں اور ایم ٹی اے (M.T.A) قادیانی چینل چوبیس گھنٹے لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی جماعتوں کو دنیا کے بدلتے ہوئے حالات اور قادیانی دجل وفریب کی تباہ کاریوں کو ملحوظ رکھ کر اپنی حکمتِ عملی میں تبدیلی لانی چاہیے۔ بعد ازاں انہوں نے عبداللطیف خالد چیمہ اور قاری محمد قاسم کے ہمراہ جامعہ رشیدیہ میں مولانا کلیم اللہ رشیدی، قاری سعید ابن شہید اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی جنرل سیکرٹری قاری عبدالجبار سے ملاقات اور تبادلہ خیال کیا۔

مولانا سید اسعد مدنی عظیم دینی وقومی رہنما تھے (مولانا امداد الحسن نعمانی)

چیچہ وطنی (۱۱رفروری) مولانا سید اسعد مدنی نہ صرف ایک متبحر عالم دین اور دینی رہنما تھے بلکہ قومی وسیاسی لیڈر کے طور پر بھی انہوں نے ہندوستانی مسلمانوں کے دینی اور سیاسی حقوق کے لیے ایک طویل اور صبر آزما جدوجہد کی وہ بین الاقوامی حالات کے تناظر میں جمعیت علماء ہند کے پلیٹ فارم سے موثر کردار ادا کرتے رہے۔ ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے دفتر میں برطانوی عالم دین اور ختم نبوت ایجوکیشن سنٹر برمنگھم کے ڈائریکٹر مولانا امداد الحسن نعمانی کی زیر صدارت منعقدہ ایک تعزیتی اجلاس میں علماء کرام نے کیا۔ اجلاس میں مولانا محمود احمد قادری (بورے والا)، مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء (کمالیہ)، احرار رہنما عبداللطیف خالد چیمہ، قاری حبیب اللہ انور (کمالیہ)، قاری محمد قاسم، حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر، مولانا منظور احمد، محمد ارشد چوہان، مسعود الحسن نعمانی اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔ دینی رہنماؤں نے جمعیت علماء ہند کے سربراہ مولانا سید اسعد مدنی کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایک متحرک رہنما کے طور پر مولانا مرحوم کا موثر کردار ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مولانا امداد الحسن نعمانی نے کہا کہ مولانا کو خراجِ تحسین پیش کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم سب عالمی استعمار کی سازشوں کا ادراک کریں اور مظلوم اقوام کے حقوق کی جدوجہد کو منظم کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تمام مشکلات کا حل قرآنی وآسمانی تعلیمات میں مضمر ہے اور یہی پیغام مولانا اسعد مدنی ساری عمر عام کرتے رہے۔ علاوہ ازیں دار العلوم ختم نبوت جامع مسجد میں مولانا اسعد مدنی کی مغفرت کے لیے اجتماعی دعا بھی کرائی گئی۔

برٹش ایمپائر کے خلاف سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم، ان کے رفقاء اور احرار کارکنوں نے ایثار و قربانی اور جرأت و بہادری کی ایک نئی تاریخ رقم کی تھی (قاضی حسین احمد)

چیچہ وطنی (۱۲ر فروری) متحدہ مجلس عمل کے صدر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ مجلس احرار اسلام کی تابناک تاریخ کے ساتھ ہماری گہری یادیں وابستہ ہیں اور یہ یادیں بھی ہمارا لہو گرم رکھنے کا موجب بنتی ہیں۔ وہ اسلام آباد میں تحفظِ حرمتِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سلسلہ میں ''قومی مجلس مشاورت'' کے موقع پر مجلس احرار اسلام کے ارکانِ وفد عبداللطیف خالد چیمہ، قاری محمد یوسف احرار اور چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ سے گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ برٹش ایمپائر کے خلاف سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم، ان کے رفقاء اور احرار کارکنوں نے ایثار و قربانی اور جرأت و بہادری کی ایک نئی تاریخ رقم کی تھی۔ تب برطانوی استعمار کا قبضہ تھا اور آج امریکی استعمار نے پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امت کے تمام طبقات اس گھمبیر صورتِ حال کا حقیقی ادراک کر کے حکمت و تدبیر کے ساتھ آگے بڑھیں اور کفر و استبداد کا راستہ روکیں۔ جمعیت اتحاد العلماء کے صدر شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک (ایم این اے) نے اس موقع پر کہا کہ مجلس احرار اسلام سید عطاء المہیمن بخاری کی قیادت میں جو کام کر رہی ہے۔ خصوصاً تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر جو خدمات انجام دے رہی ہے، ہم اس کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ امت میں اتفاق و اتحاد بڑھے اور کفر و الحاد نا کام و نامراد ہو۔

☆......☆......☆

چیچہ وطنی (۱۷ر فروری) ممتاز برطانوی عالم دین اور ختم نبوت ایجوکیشن سنٹر برمنگھم کے ڈائریکٹر مولانا امداد الحسن نعمانی نے تحریک تحفظِ ناموسِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سلسلہ میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام مرکزی مسجد عثمانیہ چیچہ وطنی میں بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ برداشت اور مکالمے کا پُر فریب نعرہ لگانے والا یورپ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی پر اتر آیا ہے۔ ہم تو سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) تک سب کے نوکر اور غلام ہیں اور یہ ہمارے عقیدے کا حصہ ہے کہ توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قانون پر موثر عمل درآمد کرایا جائے اور قادیانیوں کو نکیل ڈالی جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران چند روزہ اقتدار کے لیے عالم کفر کے ایجنٹ بن کر مسلمانوں کے مفادات کو ذبح کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یورپی ممالک کی طرف سے فتنہ انگیز اور توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور متعلقہ حکومتوں کی طرف سے ان پر اصرار و اعادہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اعلانیہ دہشت گردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالم اسلام کے خلاف صحافتی جارحیت اور دریدہ دہنی کی انتہا ہو گئی ہے۔ اس صورتحال کے تدارک کے لیے مسلم ممالک، او آئی سی اور صحافیوں کو اپنا موثر کردار ادا کرنا چاہیے۔ مجلس احرار اسلام کے رہنما عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ لاہور سمیت مختلف شہروں میں پُر تشدد واقعات کا موجودہ تحریک سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ سب کچھ تحریک کو سبوتاژ کرنے کے لیے ''کرایا'' گیا ہے اور اس کی ذمہ داری براہِ راست سرکاری انتظامیہ پر ہے۔ اجتماع میں ایک قرارداد کے ذریعے عوام سے یورپی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کی پُر زور اپیل کی گئی۔ بعد ازاں دفتر احرار جامع مسجد چیچہ وطنی میں احرار کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا امداد الحسن نعمانی نے کہا کہ پاکستانی حکمران قادیانیوں سمیت ہر دین دشمن لابی کو پرموٹ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ میں

(ایم ٹی اے) قادیانی چینل چوبیس گھنٹے اپنے کفر وارتداد کو اسلام کے نام پر متعارف کرا رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ میڈیا کے محاذ کو منظّم کیا جائے۔ علاوہ ازیں مولانا نعمانی نے مراکزِ احرار کا دورہ بھی کیا اور مجلس احرار اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کی دینی و تعلیمی اور تحریکی سرگرمیوں کو سراہا۔ دریں اثناء مولانا امداد الحسن نعمانی نے احرار کارکنوں حافظ حبیب اللہ رشیدی، ابومعاویہ محمد ابراہیم اور محمد ارشد چوہان کے ہمراہ رحمان سٹی ہاؤسنگ سکیم اوکانوالہ روڈ چیچہ وطنی میں چوتھے مرکز احرار ''مسجد ختم نبوت اور ختم نبوت سنٹر'' کے لیے مجوزہ جگہ دیکھی اور دعا کرائی۔

☆......☆......☆

چیچہ وطنی (۱۹؍فروری) مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام جامع مسجد چیچہ وطنی میں ایک بڑا مشترکہ احتجاجی جلسہ شیخ الحدیث مولانا محمد ارشاد کی زیرِ صدارت اور خان محمد افضل کی زیرِ سرپرستی منعقد ہوا۔ جس میں مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، مرکزی انجمن تاجران کے صدر شیخ محمد حفیظ، سماجی رہنما شیخ عبدالغنی، چیچہ وطنی پریس کے سرپرست شیخ اسلم، حافظ عابد مسعود ڈوگر، پی ایم اے کے حافظ ڈاکٹر عطاء الحق، جماعت اسلامی کے خان حق نواز درانی، مولانا عثمان محمود، مولانا عثمان حیدر، مسلم لیگ (ق) کے راؤ محمد اسلم، جمعیت اہل حدیث کے مولانا محمد اسماعیل اور عتیق الرحمٰن عزیز، صوفی محمد شفیق عتیق، حافظ حکیم محمد قاسم، قاری شوکت علی، محمد اسلم، جماعت الدعوۃ کے ابوسعید، چودھری خادم حسین ایڈووکیٹ نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ پاکستانی حکومت نے عوام میں پائے جانے والے غیظ وغضب کا دانستہ ادراک نہیں کیا اور حالات بگاڑنے کا موجب خود حکمران بنے ہیں۔ مقررین نے کہا کہ حکومت نے ایک سازش کے تحت تحریک کو تشدد کے راستے پر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ مقررین نے کہا کہ حکومت امریکی مفادات کی غلام بن کر رہ گئی ہے اور مسلمانوں کے فکر وعقائد اور مفادات کو بے دردی سے ذبح کیا جا رہا ہے۔ مقررین نے کہا کہ تحفظِ ناموسِ رسالت (ﷺ) مسلمانوں کی مضبوط ترین قدرِ مشترک ہے اور اس کا دفاع سب کچھ قربان کر کے بھی کیا جائے گا۔ مقررین نے کہا کہ فوج اور ملک کی نظریاتی اساس کو جہاد سے ہٹا کر ملک کی جغرافیائی سرحدوں کو بھی خطرے میں ڈالا جا رہا ہے۔ سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالم کفر نے امریکہ کی قیادت میں طے کر لیا ہے کہ امتِ مسلمہ کے جسد سے روحِ محمد ﷺ نکال دی جائے۔ اصل میں ہمیں تولا جا رہا ہے لیکن مسلمان ناموسِ رسالت (ﷺ) کے ساتھ کمٹمنٹ جانے دے کر بھی ختم نہیں ہونے دیں گے اور عالم اسلام کے خلاف صحافتی جارحیت کا ہر حال میں مقابلہ کیا جائے گا۔ دنیا کی دولت تو آنی جانی ہے۔ ایمان کی دولت کو بچالو۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ مضبوط کرسی اور بھاری مینڈیٹ والے بھی نہ رہے‘ ان حکمرانوں کا انجام بھی اچھا نہ ہوگا۔ کانفرنس میں قراردادوں کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ فتنہ انگیز خاکے شائع کرنے والے یورپی ممالک سے تجارتی وسفارتی تعلقات ختم کیے جائیں۔ عوام سے قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ متعلقہ یورپی ممالک کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ تمام مکاتبِ فکر اور سیاسی زعماء کے فقید المثال اجتماع کا اختتام پیر جی عبدالجلیل اور مولانا احمد ہاشمی کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ عظیم الشان اجتماع کے بعد زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں امریکی و یورپی ممالک کے خلاف سخت نعرے بازی کی گئی۔ شرکاء نے ڈینش پرچم نذرِ آتش کیے۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ جامع مسجد روڈ پر ڈینش پرچم پینٹ کر کے بے

پناہ ہجوم نے اوپر سے گزر کے اپنے جذبات اور نفرت کا اظہار کیا۔امن وامان کے لیے پولیس کی بھاری نفری موجود تھی۔تاہم کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا اور مظاہرہ پرامن طور پر منتشر ہوگیا۔علاوہ ازیں غازی آباد میں انجمن تاجران اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام راجہ نصیراحمد، حکیم محمد رفیق، محمد طاہر اور مولانا شاہد محمود احمد کی زیرقیادت زبردست احتجاجی جلوس نکالا گیا جو بعدازاں جلسہ عام کی شکل اختیار کر گیا۔بورے والا چیچہ وطنی روڈ پر منعقد جلسہ سے مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا ظہور احمد، مولانا فقیراللہ، ڈاکٹر مختار احمد، غازی ابوسعید مسئول جماعت الدعوۃ ضلع ساہیوال میں مبلغ ختم نبوت مولانا منظور احمد، مولانا شاہد محمود احمد اور مفتی محمد عثمان نے خطاب کیا۔مقررین نے کہا کہ ہمیں جنرل مشرف نہ وردی میں قبول ہے نہ بغیر وردی کے۔عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ ناموسِ رسالت (ﷺ) امت کی شہ رگ ہے اور پوری امت توہین آمیز اور فتنہ خیز خاکوں کے خلاف سراپا احتجاج ہے۔اس راستے کی تمام مشکلات کو ہم چوم کر آگے بڑھنے کے جذبے سے میدان میں آئے ہیں۔انہوں نے اسلام آباد میں ریلی کو روکنے اور قائدین مجلس عمل دیگر رہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاریوں، نظر بندیوں اور تشدد آمیز کارروائیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے ریاستی دہشت گردی قرار دیا اور کہا کہ حکومت ہوش کے ناخن لے اور مسلمانوں کے جذبات کی نمائندگی کرے یا حکومت سے الگ ہوجائے۔

☆......☆......☆

شاہ پور چاکر (۷ارفروری) مجلس احرار اسلام کراچی کے رہنما مولانا احتشام الحق احرار نے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کے مجرم اور توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے ڈنمارکی اور یورپی صحافی ناقابل معافی ہیں۔وہ جامع تاج المساجد شاہ پور چاکر ضلع سانگھڑ (سندھ) میں جمعہ کے احتجاجی اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔انہوں نے کہا کہ جب تک ڈنمارک اور ناروے کی حکومتیں مسلمانوں سے معافی نہیں مانگتیں اس وقت تک امت مسلمہ کا احتجاج جاری رہے گا۔انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی توہین کی جسارت دراصل امت مسلمہ کی دینی غیرت وحمیت کو چیلنج ہے۔اجتماع کی صدارت حضرت مولانا محمد حسن عباسی مدظلہ (خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ) نے فرمائی۔حضرت مولانا نے مسلمانوں سے اپیل کی گستاخ ممالک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی محبت نجاتِ اخروی کی ضمانت ہے۔مولانا احتشام الحق نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموسِ رسالت مجلس احرار اسلام کا نصب العین اور مشن ہے۔احرار اپنی تمام توانائیاں اس مقدس مشن کے لیے وقف کیے ہوئے ہیں۔

☆......☆......☆

اوکاڑہ (۲۰رفروری) مجلس احرار اسلام اوکاڑہ کے رہنماؤں شیخ نسیم الصباح، شیخ مظہر سعید محمود الحسن اور مولانا کفایت اللہ نے اپنے مشترکہ بیان میں توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے یورپین اخبارات کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ذلیل حرکت امت مسلمہ کے عقائد اور دین اسلام پر براہِ راست حملہ ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومتِ پاکستان ڈنمارک، ناروے اور دیگر گستاخ یورپین ممالک کا اقتصادی بائیکاٹ کرے اور اُن سے سفارتی تعلقات منقطع کرے۔احرار کارکنوں کے ایک اجلاس میں حضرت مولانا سید اسد مدنی کے انتقال پر گہرے صدمے کا اظہار کیا گیا اور ان کی دینی خدمات پر خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔

’’قومی مجلس مشاورت‘‘ میں احرار رہنماؤں کی شرکت

اسلام آباد: تحریک تحفظِ ناموسِ رسالت کے سلسلے میں ملک کی تمام دینی وسیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے اسلام آباد میں دو مرتبہ ’’قومی مجلس مشاورت‘‘ منعقد کی۔ پہلا اجلاس ۱۲رفروری اور دوسرا ۲۰رفروری ۲۰۰۶ء کو منعقد ہوا۔ ان اجلاسوں میں مرکزی سیکرٹری اطلاعات جناب عبداللطیف خالد چیمہ، مرکزی ارکانِ عاملہ جناب چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ اور قاری محمد یوسف احرار نے شرکت کی۔ انہوں نے تحریک تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کے سلسلے میں مجلس احرار اسلام کی تجاویز پیش کیں اور ہر محاذ پر بھرپور تعاون کا اعلان کیا۔ علاوہ ازیں مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری، میاں محمد اویس اور قاری محمد یوسف احرار نے ۱۶رفروری کو مرکز جماعت الدعوۃ قادسیہ مسجد لاہور میں جناب حافظ محمد سعید، مولانا امیر حمزہ اور جماعتِ اسلامی کے مرکز منصورہ میں جناب سید منور حسن، جناب حافظ محمد ادریس، جناب حافظ سلمان بٹ، جناب عبدالوہاب نیازی اور جناب عمران ظہور غازی سے ملاقاتیں کیں۔

مسافرانِ آخرت

☆ مجلس احرار اسلام کے معاون محترم ڈاکٹر عبدالقیوم کے نوجوان بیٹے عبدالماجد (بستی اسلام آباد، علاقہ بدلی شریف، رحیم یار خان) گزشتہ ماہ انتقال کر گئے۔

☆ مجلس احرار اسلام اوکاڑہ کے ناظم شیخ مظہر سعید صاحب اور پروفیسر شیخ زاہد صاحب کی بھتیجی اور شیخ حسین اختر لدھیانوی کی پوتی انتقال کر گئی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت اور حسنات قبول فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

قارئین سے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

● کتاب: نقش سرسید　　　مصنف: ضیاءالدین لاہوری

ضخامت: ۲۶۴　　قیمت: ۱۵۰ روپے　　ناشر: دارالکتاب غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

تبصرہ: جاوید اختر بھٹی

جناب ضیاءالدین لاہوری ایک درویش صفت شخص ہیں۔ان کی علم دوستی اور گوشہ نشینی ہمیشہ ساتھ رہی ہے۔ مجھے ان کی لائبریری اور بیڈروم دیکھنے کا اتفاق ہوا۔یہ دونوں چیزیں دراصل ایک ہی کمرے میں ہیں اور یہ کمرہ ان کی علمی کائنات ہے۔اپنی درویشی میں ایسی سرشاری کم ہی دیکھنے کو ملتی ہے۔لاہوری صاحب نے طے کیا ہے کہ وہ عمر بھر ایک ہی شخص سے دل لگائیں گے اور اس شخص کا نام سرسید احمد خان ہے۔وہ سرسید کی وجہ سے ہی جانے جاتے ہیں۔سرسید کی وہ کون سی تحریر ہے کہ جو لاہوری صاحب کی نظر سے نہیں گزری اور یہ بھی حقیقت ہے کہ سرسید اتنا تو علی گڑھ والوں کو یاد نہیں جتنا کہ لاہوری صاحب کو ازبر ہے۔کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ لاہوری صاحب سرسید کے مخالف ہیں مگر لاہوری صاحب سرسید کے بارے میں ایک بات بار بار کہتے ہیں کہ سرسید سچے آدمی تھے جو سوچتے تھے وہ کہہ دیتے تھے۔منافقت نہیں کرتے تھے۔اپنے نظریات گول مول انداز میں پیش نہیں کرتے تھے۔

''نقش سرسید'' اس لیے بھی ایک اہم کتاب ہے کہ یہ سرسید کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔یہ کتاب سولہ ابواب پر مشتمل ہے: (۱) سرسید علماء کشمکش اور انگریزی تعلیم (۲) سرسید، میکالے اور زبان ذریعہ تعلیم (۳) سرسید، مشرقی علوم اور پنجاب یونیورسٹی (۴) سرسید اور تعلیم نسواں (۵) علی گڑھ کالج کے چند اہم مقاصد (۶) سرسید کی تعلیمی تحریک اور طبقاتی محور (۷) سرسید اور سن ستاون (۸) سرسید کی انگریز نوازی اور وقت کا تقاضا (۹) سرسید، مرزا قادیانی اور انگریزی حکومت (۱۰) سرسید کا فلسفہ جمہوریت اور کانگریس (۱۱) سرسید اور دوقومی نظریہ (۱۲) سرسید کا نظریہ قومیت بھارتی دانش وروں کی نظر میں (۱۳) سرسید کا نظریہ قومیت اور مولوی عبدالحق (۱۴) تذکرہ ہائے سرسید میں تضاد اور بددیانتی کی چند مثالیں (۱۵) سرسید کے عقائد کے بیان میں جعل سازیاں (۱۶) ولیم میور، دیانند سرسوتی اور سرسید

لاہوری کا فرمایا ہوا اس لیے بھی مستند ہے کہ ان کی تحریروں کا ماخذ سرسید کی اپنی تحریریں اور ان کے بارے میں لکھی گئی کتب ہیں۔لاہوری صاحب الحقائق میں مقیم ہیں۔اس لیے حقائق کی تلاش میں رہتے ہیں۔ایسے شخص کو سرسید دشمن تصور نہیں کرنا چاہیے۔سرسید کی تحریروں کی تفہیم کرنے والے دراصل ان کے دوست ہیں جو سرسید کے نظریات اور مقاصد کو آلودگی سے پاک کر کے پیش کرتے ہیں۔لیکن کیا کریں کہ آلودگی ہمارے اندر رچ بس گئی ہے۔

البتہ یہ ایک الگ موضوع ہے کہ آج سرسید کے نظریات کا پالن کرنے والے کتنے لوگ باقی ہیں۔ کیا ان کی کتب کو پڑھ کر رہنمائی حاصل کی جاتی ہے؟ کیا کسی کو یاد ہے کہ وہ کیا کہتے ہوئے اس دنیا سے گئے؟ ہمیں تو بس ایک بوڑھے شخص کی صورت یاد ہے جس کے چہرے پر داڑھی ہے اور سینے پر خیر خواہ سرکار انگلشیہ کے تمغے لگے ہیں۔ ہمیں تو یہ بھی یاد نہیں کہ اس رئیس قلم اور رئیس زمانہ کا جنازہ اس کے اپنے گھر سے نہیں ایک دوست کے گھر سے نکلا اور ایسے مہادیو کو اس کے بیٹے نے آخری عمر میں گھر سے نکال دیا پھر اسے کبھی اپنے گھر واپس آنا نصیب نہ ہوا۔

سرسید کے حوالے سے ایک اور کتاب لکھی جانی باقی ہے۔ اس کا نام ہونا چاہیے ''مظلوم سرسید'' اور اس کے مصنف بھی ضیاء الدین لاہوری ہوں تو حق ادا ہو جائے گا۔

''نقش سرسید'' کا مطالعہ اس لیے بھی مفید ہے کہ اس کے مطالعہ سے ہماری کچھ خوش گمانیاں اور غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں۔

● کتاب: تذکرۃ المصنفین تالیف: مولانا مفتی ابوالقاسم محمد عثمان القاسمی بہ اہتمام و نگرانی: مولانا محمد امداد اللہ قاسمی

ضخامت: ۵۰۹ صفحات قیمت: ۲۵۰ روپے ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

مؤلف نے اس کتاب کو نصابی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے تالیف کیا ہے۔ لیکن یہ کتاب اس کے علاوہ بھی اہمیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں بہت سے علماء کا تذکرہ ان کے خصوصی موضوع کے حوالے سے ہے۔ اس لیے اس کتاب کی ایک مستقل حیثیت قائم ہوتی ہے۔ جس سے ہر طالب علم فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ (علم کی راہوں پر گامزن ہر شخص طالب علم ہی ہوتا ہے خواہ وہ کتنی بلندیوں پر پرواز کر رہا ہو) اس کتاب کا نقش اوّل مولانا عبدالقیوم حقانی، پیش لفظ مولانا محمد عمر قریشی اور حرف آغاز مولانا محمد امداد اللہ القاسمی نے تحریر کیا ہے۔ زیر نظر کتاب اس لیے اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں صرف ،نحو، بلاغت، کلام فقہ، علم الفرائض، مناظرہ، منطق، فلسفہ، ہندسہ، حساب، ہیئت الجبراء، ادب عربی، تاریخ و جغرافیہ اور فارسی ادب کے عظیم علماء اور مصنفین کا مفصل تذکرہ و تعارف شامل کیا گیا ہے۔

ان شخصیات نے اپنے اپنے عہد میں ایسا لازوال نام پیدا کیا کہ آج برسوں اور صدیوں بعد بھی ہم ان کے نام اور کام کو فراموش نہیں کر سکتے۔ بلکہ ان کے علمی کارناموں پر رہنمائی اور روشنی حاصل کرتے ہیں۔

مفتی صاحب نے نہایت محنت سے اس کتاب کی تالیف کی ہے۔ علمی حلقوں میں ان کے اس علمی کارنامے کو احترام حاصل ہے۔ مولانا محمد عمر قریشی لکھتے ہیں:

> ''جتنا علم ضروری ہے اتنا ہی کتب کا وجود ضروری ہے۔ خدا کی رحمتیں ہوں ان نفوس قدسیہ پر جنھوں نے احوال کتب مع تذکرۃ المصنفین تحریر فرما کر ہم جیسے مبتدی لوگوں پر احسان عظیم فرمایا کہ بکھرے ہوئے علمی مواد کو یکجا فرما دیا۔ یہ بات اہل علم ہی جانتے ہیں کہ یہ کتنا مشکل کام ہے۔''

یقیناً یہ ایک قابل قدر اور قابل توجہ کتاب ہے ہر اہل علم کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ یہ ان کتابوں میں سے ایک جو مطالعہ کرنے والے کی علمی استعداد میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔

● کتاب: عالم برزخ کے عبرت انگیز واقعات مصنف: حافظ مومن خان عثمانی
ضخامت: ۳۴۸ صفحات قیمت: ۱۵۰ روپے ناشر: دارالکتاب کتاب مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
تبصرہ: ابوالادیب:

آج کل مادیت کا دور ہے کہ میت کو دفنانے کے بعد قبر کو خوب سجایا جاتا ہے۔ گنبد بنا کر ماربل، ٹائل، چاردیواری، روشنی کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ بائیس بائیس گز کی چادر چڑھائی جاتی ہے۔ قبر کے گنبد کو سونے کے کلس سے سجایا جاتا ہے اور یہ سمجھ ہی نہیں کہ قبر والے کو اس تصنع، نمائش اور دکھاوے کا کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس کے اعمال اس کا ساتھ دیتے ہیں۔ یا بعد میں اس کے عزیز واقارب، دوست احباب اگر اس کے لیے ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ نفل، قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ تو اس کے لیے وہ نفع بخش ہے۔ مرنے کے بعد قبر والے پر کیا گزرتی ہے۔ کتاب ھذا میں وہ عبرت انگیز واقعات یکجا کر دیئے گئے ہیں جو قبر والے پر گزرتے ہیں۔ مختلف حوالوں سے برزخ کے واقعات ترتیب دیئے گئے ہیں۔ ان میں اگرچہ بعض واقعات کا تعلق کشف وکرامات اور خوابوں سے ہے۔ حالانکہ کشف وکرامات اور خواب، شرعی مسائل کے ثبوت میں حجت نہیں ہوتے۔ تاہم ترغیب وترہیب کے لیے ان میں عبرت کا سامان ضرور پایا جاتا ہے۔ قبر عبرت کی جا ہے۔ بقول جوش ملیح آبادی:

جا کسی تربت پہ نظر ڈال بہ عبرت کھل جائے گی تجھ پر تری دنیا کی حقیقت
عبرت کے لیے ڈھونڈ کسی شاہ کی تربت اور پوچھ کدھر ہے وہ تیری شانِ حکومت
کل تجھ میں بھرا تھا جو غرور، آج کہاں ہے اے کاسۂ سر بول تیرا تاج کہاں ہے

اس حوالے سے یہ کتاب قابلِ مطالعہ ہے۔ دنیا کی رنگینیوں کے ساتھ ساتھ ایسی کتاب کا پڑھنا بھی بہت ضروری ہے کہ موت یاد رہے اور موت سے بڑھ کر اور کون سی چیز زیادہ نصیحت آموز ہوسکتی ہے۔

معیاری پرنٹنگ کے ساتھ ساتھ کتاب کا رنگین ٹائٹل جاذبِ نظر ہے۔

● کتاب: حضرت حاجی عبدالرحمٰنؒ مرتب: شبیر احمد خان میواتی
ضخامت: ۹۴ صفحات قیمت: ۵۰ روپے ناشر: ندوۃ المبلغین، بلال پارک بیگم پورہ لاہور
ملنے کا پتا: دارالکتاب، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

بارہ سال کے ایک ہندو بچے (مکندارام) کے مسلمان ہونے کی ایک دلچسپ کہانی...... میوات کے ایک عظیم نومسلم کے ایمان افروز اور روح پرور حالاتِ زندگی، جن کی پُرحکمت تبلیغی جدوجہد سے دو ہزار کے قریب غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ مولانا محمد منظور نعمانی، قاضی محمد حسین دہلوی، جناب سرور میواتی، مولانا محمد زکریا کاندھلوی، حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری، قاری محمد طیب قاسمی، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (رحمتہ اللہ علیہم) جیسے رجالِ کبار کی زبانی مکندارام کے احوالِ زندگی جو رسولِ پاک ﷺ کی زیارت پر مسلمان ہونے کے بعد حاجی عبدالرحمٰن کے نام سے مشہور ہوئے۔ ایک

ایسے ستارے کی داستان جومیوات کے افق سے طلوع ہوااوراطرافِ عالم میں روشنی پھیلانے کے بعدآخربستی نظام الدین میں غروب ہوگیا۔

● کتاب:تسہیل فارسی تالیف:مولانا مشتاق احمد

ضخامت:۱۱۲صفحات قیمت:درج نہیں ناشر:المیزان۔الکریم مارکیٹ اردو بازارلاہور

جدید اساتذہ کرام میں فارسی کا ذوق بہت کم ہے۔خاص طور پر ایم اے اردو کرلینے کے بعدآدمی سمجھتاہے کہ میں اردو کا ماسٹر ہوگیا ہوں حالانکہ اردو کے بہت سارے الفاظ وتراکیب فارسی سے مستعار ہیں۔کئی نام نہاد اساتذہ کو''خوش آمدید'' کی جگہ''خوش آمدِ یدٗ'' ہی کہتے سنا گیا ہے۔فاضل مؤلف نے کتاب ھٰذا میں بڑی محنت وکاوش سے فارسی گرامر کے قواعد جمع کردیئے ہیں اورآسان انداز میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔امید ہے کہ یہ کتاب فارسی کے طلباء واساتذہ کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

● کتاب:تحفہ سیدالابرارﷺ مرتب:محمد سیف اللہ خالد

ضخامت:۱۷۶صفحات قیمت:۱۰۰روپے ناشر:گوشۂ علم وادب بستی مٹھو خاص تحصیل شجاع آباد(ملتان)

مادیت والحادیت کےاس تاریک دور میں جبکہ ہرطرف باطل پرستی کا شوروغوغا ہے،کفروشرک کی آندھی چل رہی ہے۔امن وسکون نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔دلوں کی بستیاں اجاڑ ہیں۔ایسے میں اذکارواستغفار خاص طور پر جوسرورِ کائناتﷺ کی زندگی کا معمول رہے۔دلوں کوراحت وسکون کا سامان فراہم کرتے ہیں۔مرتب نے کتاب زیرنظر میں آپﷺ کے معمولات کی دعائیں یکجا کردی ہیں،جوایک مسلمان کے لیے بے شک راہ نجات کا کام دیتی ہیں۔اللہ تعالیٰ مرتب کی اس کاوش کوشرف قبولیت سے نوازے۔

● کتاب:مولانا سیدمحمد یوسف بنوری،سوانح وافکار مرتب:مولانا محمداسماعیل شجاع آبادی

ضخامت:۴۳۲صفحات قیمت:۲۰۰روپے ناشر:مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

تبصرہ:محمد عمرفاروق:

محدث العصرحضرت مولانا سیدمحمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی دینی وعلمی خدمات اس عہد کی تاریخ کا روشن باب ہیں۔اُن کی ہمہ جہات شخصیت کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ وہ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر قادیانیت کے خلاف اسلام کی شمشیرِ جگرداد تھے۔انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کی پشتیبانی اپنے استاد،محدثِ کبیرحضرت علامہ سیدمحمد انورشاہ کاشمیریؒ سے دینی وراثت کے طور پر پائی تھی۔جب حضرت علامہ انورشاہ کاشمیریؒ نے ۱۹۳۰ء میں انجمن خدام الدین لاہور کے اجتماعِ عام میں حضرت مولانا سیدعطاءاللہ شاہ بخاریؒ کو''امیرشریعت'' کا اعزاز بخشا اوراُن کے ہاتھ پر بیعت کی تو اُن کے بعد دوسرے نمبر پر مولانا ظفرعلی خان جب کہ تیسرے نمبر پر حضرت امیرشریعت کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا اعزاز مولانا محمد یوسف بنوریؒ کو حاصل ہوااورشیخ بنوریؒ نے تحفظ ختم نبوت کا یہ عہد تادمِ آخر نبھایا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حضرت بنوری کے سوانح وافکار کو عنوانِ بالا کے تحت مرتب کیا ہے۔ کتاب ان چھے ابواب پر مشتمل ہے:

(۱) سوانح وافکار (۲) حضرت بنوریؒ کے خطبات (۳) مقالاتِ شیخ بنوریؒ (۴) انٹرویوز (۵) مکتوبات (۶) منظوم خراجِ عقیدت

مرتبِ کتاب نے مختلف نام ور شخصیات کے مضامین وتاثرات اور منظومات کو مجتمع کر کے حضرت بنوری کے عقیدت مندوں پر احسان کیا ہے۔ کتاب قادیانیت کی سرکوبی کے لیے حضرت کی خدمات اور مساعی سے بھرپور واقفیت دلاتی ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن پر دادِ شجاعت دینے والے کارکنوں اور رہنماؤں کے لیے حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کے اس سوانح وافکار کا مطالعہ بہر طور لازم ہے۔

کتاب کے صفحہ ۵۲ پر درج یہ عبارت قابل توجہ ہے: ’’گویا وہ بیعت جو آپ نے انجمن خدام الدین کے اجلاس میں امیر شریعت کے ہاتھ پر کی تھی، وہی آپ کو امیر شریعت کی خلافت وجانشینی تک کھینچ لائی۔‘‘ ہمیں امید ہے کہ اس عبارت سے فاضل مرتب کی مراد حضرت امیر شریعت کی حقیقی خلافت اور جانشینی نہیں بلکہ محض اُن کے مشن کی انجام دہی کے لیے اُن کی نیابت کا تذکرہ ہی اُن کا مقصود ہے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ کے خلیفہ مجاز تھے۔ شاہ جی نے عام مسلمانوں کی اصلاح وتربیت کے لیے انہیں بیعت ضرور کیا مگر اپنا خلیفہ مجاز کسی کو نہیں بنایا۔ آپ کے انتقال کے بعد آپ کے فرزند اکبر حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ کو جیّد علماء نے آپ کا جانشین بنایا۔ حضرت ابوذر بخاری رحمہ اللہ بھی حضرت رائے پوری رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز تھے۔

کتاب کی طباعت عمدہ اور کمپیوٹر کتابت دیدہ زیب ہے۔ فاضل مرتب کی یہ قلمی محنت قابلِ داد ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسی طرح اکابر کے افکار اور سوانح کو منظر عام پر لانے کی مزید توفیق دے اور اُن کی اس خدمت کو قبولِ عام نصیب فرمائے۔ آمین

تحریک تحفظ ختم نبوت 1953ء کے شہداء کی یاد میں

دو روزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

30 جمعرات بعد نمازِ عشاء

31 قبل از نمازِ جمعہ

مارچ 2006ء

جمعرات جمعہ

زیرِ صدارت

ابن امیر شریعت

حضرت پیر جی سیّد عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

زعمأ احرار کے علاوہ تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام دینی جماعتوں کے رہنما اور دانشور خطاب فرمائیں گے۔ ان شأاللہ تعالیٰ

جنوبی پنجاب کے احرار کارکن اور عوام کانفرنس میں شریک ہو کر اسے کامیاب بنائیں

✆ 061-4511961, 0300-6326621

شعبۂ نشریات

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرار اسلام ملتان

تحریک تحفظ ختم نبوت 1953ء کے شہداء کی یاد میں

شہدائے ختم نبوت کانفرنس

12 مارچ 2006ء اتوار بعد نماز مغرب

زیر صدارت

قائدِ احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

دفتر احرار

69/c

حسین سٹریٹ

وحدت روڈ

نیو مسلم ٹاؤن

لاہور

سالانہ ختم نبوت کانفرنس

جامع مسجد بلاک نمبر 12

چیچہ وطنی

23 مارچ 2006ء

جمعرات بعد نمازِ عشاء

زعمائے احرار کے علاوہ تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام دینی جماعتوں کے رہنما اور دانشور خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

احرار کارکن اور عوام بھرپور شرکت فرما کر کانفرنس کو کامیاب کریں

042 - 5865465

040 - 5482253

شعبۂ نشریات تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرار اسلام پاکستان

ہمدرد
صُدوری
Tough on Cough
کھانسی خشک ہو یا بلغمی، صُدوری اپنے نباتاتی اجزا
کی بدولت فوری اثر دکھاتی ہے اور سینے کی جکڑن دو
کر کے کھانسی کی تکالیف سے مکمل نجات دلاتی ہے۔
FOR COUGH & COLD
Suduri®
Hamdard
Manufactured by: Hamdard Laboratories (Waqf) Pakistan
صُدوری
120
خشک اور بلغمی کھانسی کا شربت
تیارکنندہ: ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان
ہمدرد
ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاک
شوگر فری میں بھی

Monthly"Naqeeb-e-Khatm-e-Nabuwwat"Multan.Regd.M.No.32

تحفظ ختم نبوت کانفرنس

(28)
اٹھائیسویں
سالانہ دوروزہ

11
12
ربیع الاوّل 1427ھ

جامع مسجد احرار چناب نگر

زیر صدارت

ابن امیر شریعت حضرت پیرجی

سیّد عطاء المہیمن بُخاری مدظلہ

امیر مجلس احرار اسلام

قائدینِ احرار اور دیگر رہنما بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ عقیدت و محبت پیش کریں گے

11 ربیع الاوّل

پہلی نشست: بعد ظہر تا عصر
دوسری نشست: بعد از عشاء

12 ربیع الاوّل

درسِ قرآن کریم: بعد نمازِ فجر
تقاریر: 11 بجے تا ظہر

جلوس

حسب سابق بعد از ظہر: سرخ پوشانِ احرار کا عظیم الشان جلوس مسجد احرار سے روانہ ہوگا
دوران جلوس مختلف مقامات پر زعماء احرار بصیرت افروز خطاب فرمائیں گے

شعبۂ نشر و اشاعت تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرار اسلام پاکستان

رابطہ:۔ چناب نگر: 047-6211523 ملتان: 061-4511961 لاہور: 061-4511961 چیچہ وطنی: 040-5482253 کراچی: 0300-2862820

Designed by 0300-7345096